رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تیس سال تک خلافت رہے گی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی : سلسلۂ احادیث صحیحہ ۱۳۹۸

خلافت اور کربلاء

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور

قاطع النواصب

مولانا اسحاق رح کے

خطبے سے ماخوذ

Notice

خطبہ مکمل نہیں ہے اور نہ ہی مکمل لفظ بہ لفظ ہے، کچھ کمی بیشی ہے اور کچھ اپنے الفاظ ہیں، البتہ حوالوں میں ان شاء اللہ کوئی غلطی یا کمی بیشی نہیں ہو گی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين ، المبعوث رحمة للعالمين، محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

واجب الاحترام سامعین کرام ہجری سن کاآخری مہینہ اور چند دن باقی ہیں اور نیاسال شروع ہونے والا ہے، اسلامی مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ محرم الحرام کا ہے اور یہ مہینہ اپنے اندر ایسی یاد رکھتا ہے جس کے بارے میں عالم اسلام کے بڑے جلیل القدر فرزند فوت ہو گئے ، ایسی ہستیاں دنیا میں بہت کم پیدا ہوتی ہیں، اسلام کے داعی تھے پوری دنیا کا وزن محسوس کرتے تھے، سید ابوالحسن علی ندویؒ وہ اپنی کتاب المرتضٰی کے اندر لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے ساتھ مسلمانوں کے چہرے پر ذلت چھاگئی ہے ، ایسا برا سلوک کیا ہے مسلمانوں نے اولاد رسول ﷺ کے ساتھ ، کہ جس کو سن کہ ہر شخص مسلم ہو یا غیر مسلم یہ کہنے پر مجبور ہے کہ جو بھی ہو پیغمبر خدا کے کندھے پر سواری کرنے والا اور رسول اللہ ﷺ جس کو بوسہ دیتے تھے اس کے ساتھ یہ بدسلوکی ؟ اور قتل پر بس نہیں کیا ان کا سر مبارک کا گشت کروانا اور بال بچوں کو شہروں میں پھرانا ، ایک ایسا سمجھو برا کارنامہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہوا جس کی وجہ سے سوائے شرمندگی اور رسوائی کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔

تو اس واقعہ کا وسیع پس منظر ہے یہ کوئی خواہ مخواہ ویسے نہیں ہوگیا ،بہت پیچھے سے بات شروع ہوئی ، مگر بدقسمتی یہ کہ لوگوں نے اسے دین کا حصہ نہ سمجھا۔ پڑھے لکھے لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یار ! ایک بندہ حکومت میں آیا دوسرے نے پسند نہیں کیا ٹکرائے مارے گئے ، بات اتنی نہیں ہے ! اللہ کے رسول ﷺ نے حسینؓ کی شہادت کی خبر جو ہمیں دی ہیں اور شہادت کے بعد صحیح حدیثیں جن کا حضور ﷺ پر اثر ہوا اور ان چیزوں کو سامنے رکھا جائے تو جس طرح باقی دین ہے یہ بھی دین ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے خبر دی ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ بلکہ ایک ایسا فرشتہ کہ جب سے زمیں اور آسمان بنے ہیں کبھی بھی نہیں آیا لیکن امام حسینؓ کی شہات کی اطلاع دینے حضور ﷺ کے پاس آیا یہ کوئی معمولی بات تھی ؟ مگر سیاسی جھگڑوں اور فرقہ ورانہ باتوں میں پڑ کہ کچھ لوگوں نے اسے کمائی کا ذریعہ بنالیا کہ رونا دھونا کرو اور مجلسیں کرو کماؤ۔ دوسروں نے شخصیتوں کا لحاظ کرکے کہ بڑے بڑے لوگ اس کے اندر آتے ہیں پردہ ڈالو بات کو سمجھنے کہ کوشش نہ کی۔

اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں جن لوگوں نے حسینؓ کا واقعہ نہیں سمجھا انہیں اسلام کہ سمجھ نہیں آئی۔ یہ صاف بات ہے۔

حسینؓ حسینؓ ہے؟ ایک آدمی کی بات ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اور نبی جس بات کو لے کر آئے وہ خلافت اسلامیہ کا قیام ہے وہ کوئی نماز روزہ نہیں ہے کہ ہم داڑھی رکھیں نماز پڑھیں روزہ رکھیں اور سمجھیں کا اسلام مکمل ہو گیا ہے۔ اللہ نے پیغمبر ﷺ کو جو کتاب دی ہے اس کو دنیا میں چلانا چاہتے ہیں ایک حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالی نے سورہ حدید میں فرمایا میں نے کتاب بھی اتاری **وانزلنا الحدید** **آیت ۲۵** اور لوہا بھی اتارا یعنی پاور!! ۔ حکومت کے بغیر تو اسلام بالکل ایک یتیم ہے وہ وعظ و نصیحت ہے جس کی مرضی ہے مانے جس کی مرضی نہ مانے ، خلیفۃ المسلمین رسول اللہ کا نائب ہے ، وہ حکمران نہیں صرف کہ بجٹ بناؤ سرحدوں کی حفاظت کرو جنگیں لڑو ، اسنے وہ سارے فرض انجام دینے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں سرانجام دیئے ، دین کی حفاظت کرنی ہے ، دین کے اندر اعلیٰ نمونہ ہوتا ہے ، نبی کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے ، وہ امام ہے دین کے اندر وہ امام ہے کہ ایسا بندہ جس کو دیکھ کے لوگ اپنا آپ درست کرے ، کہ خلیفۃ المسلمین جو کرے ساری امت کرے۔اس کے اندر ٹیڑھ آئی بالکل ساری عمارت ٹیڑھی ہو کر رہ جاتی ہے اور اس کا نتیجہ ہے ہم دن بدن اسلام سے دور ہو رہے ہیں اور آج تک رو رہے ہیں کہ ایسے حاکم ہم پر مسلط ہیں ، بدتر دن آیں گے !! کیونکہ جب یہ موڑ موڑا جا رہا تھا اس وقت بد قسمتی لوگوں نے فرزند رسول ﷺ کا ساتھ نہیں دیا ، اس وقت ساتھ دے دیتے ادھر ہی کام رک جاتا ، مگر چپ ہو گئے اس کے نتیجے میں ایک سے ایک بد معاش تخت پر آیا اور یہ بات ہی بن گئ ہے کہ کلمہ گو حاکم جو چاہے مرضی کرے چپ کر جاؤ ، دین کی تحریف ہو گئ۔

اس لئے حضرت حسینؓ کا واقعہ کہانی نہیں ، یہ اسلامی نظام قانون کو سمجھنے کے لئے ہے کہ شریعت کا قیام !! غلبہ اسلام !!! اور پوری دنیا پر اس کو قائم کرنا ہے ، وعظ و نصیحت نہیں قائم کرنا **لیظھرہ علی الدین کلہ** سورہ صف آیت ۹ یہ مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

تا نخیزد بانگ حق از عالمی
گر مسلمانی نیاسائی دمی

علامہ اقبالؒ

ہمارے لئے چھٹی نہیں ہے۔ کہیں چھٹی نہیں ہے مسلمان کے لئے ، جب سے کلمہ پڑھا جب تک ساری دنیا پر اسلام کے جھنڈے نہیں لہراتے ہماری لئے آرام کرنے کی اجازت نہیں ہے ، ہماری نمازیں روزے سب منہ پر دے ماری جائیں گیں کہ اللہ کا دین پیروں تلے روندھا گیا اور کفار اپنی حکومتیں کرتے رہے؟ علامہ اقبالؒ نے بڑے پیارے انداز میں سمجھایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

ساری زمیں میرے لئے مسجد بنا دی گئ ہے : صحیح بخاری

ہم روتے بابری مسجد پر، اینٹوں کی عمارت پر روتے ہیں کہ ادھر کوئی کافر داخل ہوا قیامت آجاتی ہے۔ زمین ساری مسجد ہے!! اور وہ کافر سنبھالے پھرتے ہیں، ادھر ان کا قانون چل رہا ہے دنیا کی سپر پاور ہے، مسلمان ان کے پیروں تلے گرے ہیں۔ مسجد پر قبضہ ہے پوری زمین مسجد۔

الامان از گردش نہ آسمان

مسجد مومن بہ دست دیگران؟

توبہ توبہ یا اللہ ایسا دن دکھایا کہ مسلمانوں کی مسجد زمین!!! اور قبضہ کافروں کا، یہ نماز روزے میں لگے ہیں کہ تبلیغ کرو، حسینؓ کو سمجھیں گے تو تمہیں پتہ لگے گا نا، انہوں جان ویسے دی ہے؟ بڑھاپے کو پہنچا داڑھی میندی سے رنگی ہوئی حضور ﷺ کی گود میں کھیلا انہیں نہیں پتہ؟ بیس سال ہوگئے حکومت دوسرے ڈگر پر چل رہی ہے میرے پاس کونسی فوج ہے ہے؟ میرا باپ بے بس ہوگیا حسنؓ بے بس ہوگیا آج میرا ساتھ کس نے دینا ہے؟ مگر حالات اس نہج پر چل گئے کہ سوائے قربانی کے اور کوئی چارا نہیں، کہ تبدیلی نہیں ہو سکتی، اس تیز رفتار انجن کو روکا نہیں جاسکتا مگر مسلمان امت کے اندر یہ لو لگا دینی چاہئے کہ جو کچھ ہو رہا غیر آئینی ہے یہ اسلام نہیں!! کرتے رہیں!!! حکومت کر رہے ہم روک نہیں سکتے مگر مسلمانوں کے دلوں کے اندر یہ آگ لگی رہنی چاہئے کہ جب بھی موقع ملے ہمیں واپس لوٹنا ہے اور اسلامی حکومت قائم کرنی ہے، اسلامی!!! مسلمانوں کی نہیں، اسلامی!!! یہ وہ قیمتی سبق ہے جو امام حسینؓ نے دیا۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں اس سے بڑے قیامت کونسے آنی ہے کہ مومن کی مسجد!!! اور قبضہ کافروں کا، ساری زمیں پہ اور جدھر جدھر ہمارے ملک ہیں ادھر بھی، ہمارے نہیں، حکومت وہ کر رہے ہیں، جو وہ اشارہ کرتے ہیں ہم کرتے ہیں۔

سخت کوشد بندہ پاکیزہ کیش

تا بگیرد مسجد مولای خویش

مسلمان جہاد کرتا ہے تبلیغ کرتا ہے کس لئے؟ دن رات کھپ رہا ہے طرح طرح سے، کہ مدرسے بناؤ کتاب شائع کرو، جہاد کرو تاکہ اپنے آقا کی مسجد کو کافر کے قبضے سے چھڑائی جائے، قبضہ کفار کا؟ ایک چپہ پر بھی اگر کافر کہیں حکومت کر رہا ہے اسلام ہمیں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ رعایا بن کر رہیں حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ سورہ توبہ آیت ۲۹ کافر مرنا چاہے بے شک مرے، ظلم نہیں کرنا گرجے بناؤ کرو اپنی پوجا پاٹ، ہم حفاظت کریں گے، ذمی!! گارنٹیڈ ہے!!! اسلام تمہیں ظمانت دے گا کہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا مگر ہمارے زیر سایہ رہو امن کا نظام دیکھو تم بھی اسے دیکھو اچھا لگے مان لو اچھا نہ لگے نہ مانو، حکومت اسلامی ہو گا، اللہ کا نظام۔ سبق ہی بھول گیا اور اتنا بھولا کہ لوگوں کو یہ سیاسی بات نظر آتی ہے کہ توبہ توبہ چھوڑو یار، توبہ کرلو!!! باز آجاؤ، خدا کی قسم دین کو سمجھو کہ دین نام ہے غلبے کا، مغلوب

آدمی کا دین کوئی دین نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالی نے جو لوگ کفار کے ملکوں میں جو کلمہ پڑھ رہ رہے تھے انہیں فرمایا یا ہجرت کرو یا ادھر انقلاب کے لئے کوشش کرو ورنہ تم لوگ منافق مروگے سورہ نساء ۹۷ کے اندر آیا جو صحابہ مکہ کے اندر مرے ہجرت نہیں کی جب ان کی جانیں قبض کرنے لئے فرشتے آئے انہیں مارا اور کہا فِيمَ كُنْتُمْ یہ کونسا اسلام ہے؟ مکہ خدا کا شہر ادھر خدا کا قانون نہیں چلے گا بیٹھے ہیں، كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ہم ادھر بے بس تھے۔فرشتوں نے کہا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا اللہ کی زمین تنگ ہو گئی تھی؟ نکل جاتے غاروں کی طرف نکل جاتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے یہ بے غیرتی ہے کی جسے تم خدا کی کتاب سمجھتے ہو وہ الماریوں میں بند ہے اور بندے اپنے قانون چلا رہے ہیں؟

اس لئے لوگوں اسلامی حکومت اور خلافت کو سمجھنے کی فکر کرو کیونکہ اس کے بغیر دین نام کی کوئی شہ نہیں ہے۔ شرک اور توحید کو مسئلہ ہے۔ شرک سے کم نہیں کہ بندہ حکومت کرے ۔ فرعون نے تو منہ پہ کہا نا أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ سورہ نازعات ۲۵ حالانکہ وہ رب کیا ہے؟ حکمران ہے واقعی وہ بڑا حکمران تھا مصر کا غلط نہیں کہا مگر اس لئے طاغوت ہے کہ حکومت تو واقعی اللہ تعالی نے تجھے دی ہے اور مصر کا تو فرماں رواں اعلیٰ ہے ، جھوٹ نہیں بول رہا مگر تو رب کا ماتحت ہے ، اللہ نے تجھے امانت دی ہے اس کے حکم کے تحت کر!!! ادھر سرکش ہو گیا، گناہ یہ ہے ، ویسے تو عربی زبان میں رب حاکم وقت کو کہا جاتا ہے غلط نہیں ہے مگر جب آزاد ہو جاتا ہے خدا کے قانون سے پھر وہ طاغوت ہو جاتا ہے اپنی حد پار کر گیا کہ تو بندہ بن کے راج کر۔ بندہ جس وقت نہیں رہتا پھر وہ حکمران حکمران نہیں بت بن جاتا ہے اور جو لوگ اس کو مانتے ہیں وہ مجرم بن جاتے ہیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں کلمہ کی کیا بات ہے یہ جو علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ امام حسینؓ کلمہ کی بنیاد ہے۔او! کلمہ کو تمھیں پتہ ہوگا تو تم سمجھوگے نا۔ تم لوگ تو سمجھتے ہو کلمہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ قبروں کی پوجو نہ کرو۔ تمیں یہ نہیں پتہ کو قبروں والے ہمارا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ، وہ تو بے وقوف لوگ مانتے ہیں۔، یہ زندہ جو یزید اور فرعون ہے نہ ان کے پاس ہتھکڑیاں ہیں جیل ہیں پھانسیاں ، فوج اور لشکر ہیں ان کے پاس ، یہ اسی وقت آجائیں گے کہ چلو مولوی صاحب!!!۔اس لئے اس وجہ سے ہم ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بیٹھے ہیں ، ان کی پوجا کر رہے ہیں۔اس لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تو کیا سمجھتا ہے کہ حسینؓ کی موت عام بات ہے؟

بر زمین کربلا بارید و رفت

انہوں نے تو میدان کربلاء اندر

نقش الا اللہ بر صحرا نوشت

لاالٰہ اللہ لکھا ہے۔اس وقت اپنے خون کے ساتھ سمجھایا ہے کہ توحید خدا کے دین کو قائم کرنے کا نام ہے اگر کلمہ گو بھی اسلامی حکومت نہیں چلا رہا بت ہے۔ تم لوگ آرام سے بیٹھو ہو بالکل شرک ہے نماز روزوں کا کیا کرنا ہے۔

تو یہ پیچھے سمجھنا چاہئیے کہ اچانک کیسے ہو گیا کہ لوگ اتنے ڈھیٹ ہو گئے ، کہ امام حسینؓ جیسے بندے کو شہید کر دیا گیا اور انکا سر کاٹ کر پھرایا گیا اور امت اس طرح چپ ہو گئی کہ کوئی بولا ہی نہیں۔ یہ کیوں اتنا گونگا بنا دیا گیا؟ جب ہم دیکھتے کہ حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ اگر میں ٹیڑھا ہو گیا تو میرا کیا کرو گے؟ ایک ادنٰی آدمی نے کھڑے ہو کر تلوار لہرائی کہ اس کے ساتھ تجھے سیدھا کر دیں گے ، آپؓ نے کہا ہوش کے ساتھ بات کر تو کس کے سامنے کہہ رہا ہے ، صرف جنجھوڑا کہ امت کے اندر روح ہے کہ مر گئی۔ اس نے کہا پتہ ہے ہمیں تو خطاب کا بیٹا ہے تو اونٹ چراتا تھا دوپہر تک شام کو تیرا باپ ڈنڈا لے کر پھرتا تھا یہ اسلام کی برکت ہے کہ تو ہمارا حکمران ہے کسی غرور میں نہ آؤ، ٹیڑھا ہو گیا تو سیدھا کر دیں گے آپؓ نے فرمایا الحمد للہ۔ یہ سپرٹ کیوں ختم ہو گئی؟ لوگ کیوں چپ کر گئے؟

بہت دیر تک لوگوں کو چپ کرایا گیا ہے پیسے نے چپ کرایا ہے تلوار نے چپ کرایا ہے

اس امت پہ وہ ظلم ہوا ہے جس کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا: خلافت کے بعد ملک عضوض ۔دیکھئیے صفحہ ۱۰ تا ۱۳ ، حدیثوں کے دفتر بھرے پڑے ہیں، کہ ظالم کیا کر رہے ہیں شیخ الحدیث اور دوسرے ، کہ یہ شیعہ سنی جنگ ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ کے حدیث کے دفتر، کہ ظالم بادشاہت آجانی ہے

خلافت کے بعد ملک عضوض : فتح الباری شرح صحیح البخاری ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

خلافت راشدہ کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت

الحديث ٤٣٥٩
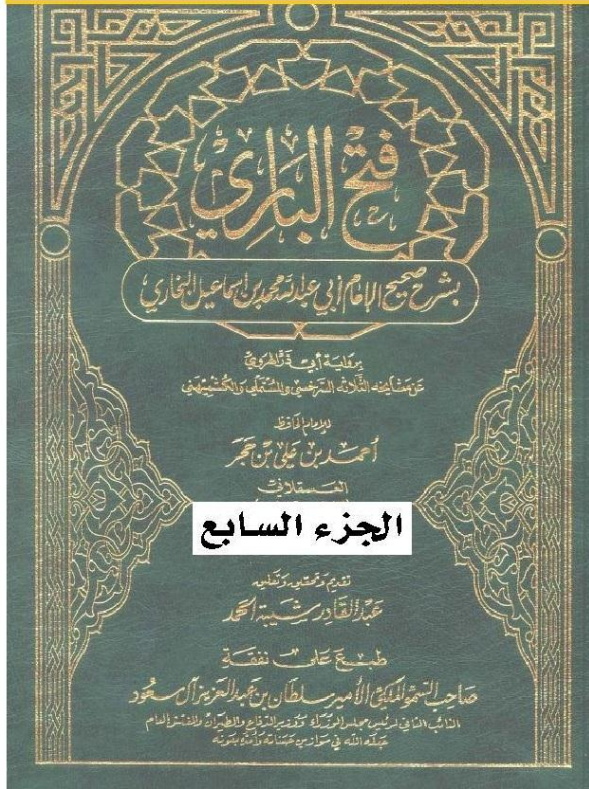
فكان أحد ملوك اليمن وهو من حمير أيضا ، ولم
حديث الباب ، وكانا عزما على التوجه إلى المدينة
هاجرا فى زمن عمر .

قوله (لئن كان الذى تذكر من أمر صاحبك
« لقد مر على أجله » جواب لشرط مقدر ، أى إن
الكتب القديمة لأن اليمن كان أقام بها جماعة من اليه
فى قوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ لما بعثه إلى اليمن
سمع من بعض القادمين من المدينة سرا ، أو أنه
الدال ، وقد تقدم تفسيره بأنه الملهم . قلت : وس
على ما أخبره به جرير من أحواله ، ولو كان ذلك م
الأولين خبر محض والثالث وقوع شيء فى النفس ع
جرير فى هذه القصة قال « قال لى حبر باليمن »

قوله (فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا

قوله (فلما كان بعد الخ) لعل ذلك كان لما
له أن ذا الكلاع كان معه اثنا عشر ألف بيت مر
فقال ذو الكلاع : هم أحرار فأعتقهم فى ساعة وا
يستنفر أهل اليمن إلى الجهاد فرحل ذو الكلاع و
جميلا ، فكان إذا دخل مكة يتعمم . وشهد ص

قوله (تآمرتم) بمد الهمزة وتخفيف الميم أى تشاورتم ، أو بالقصر وتشديد الميم أى أمّرتم أميرا منكم عن رضا منكم أو عهد من الأول .

قوله (فإذا كانت) أى الإمارة **(بالسيف)** أى بالقهر والغلبة **(كانوا ملوكا)** أى الخلفاء ، وهذا دليل على ما قررته أن ذا عمرو كان له اطلاع على الأخبار من الكتب القديمة ، وإشارته بهذا الكلام تطابق الحديث الذى أخرجه أحمد وأصحاب السنن وصححه ابن حبان وغيره من حديث سفينة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال « الخلافة بعدى ثلاثون سنة ثم تصير ملكا عضوضا » قال ابن التين : ما قاله ذو عمرو وذو الكلاع لا يكون إلا عن كتاب أو كهانة ، وما قاله ذو عمرو لا يكون إلا عن كتاب . قلت : ولا أدرى لم فرق بين المقالتين والاحتمال فيهما واحد ، بل المقالة الأخيرة يحتمل أن تكون من جهة التجربة

غَزْوَةُ سَيْفِ البَحْرِ

وهم يتلقَّون عيراً لقُريش ، وأميرُهم أبوعبيدة بن الجراح

[٤٣٦٠] ٤١٩١ – نا إسماعيلُ قال نا مالكٌ عن وَهب بن كَيسانَ عن جابر بن عبدالله أنه قال : بعثَ رسولُ

خلافت کے بعد ملک عضوض : مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ
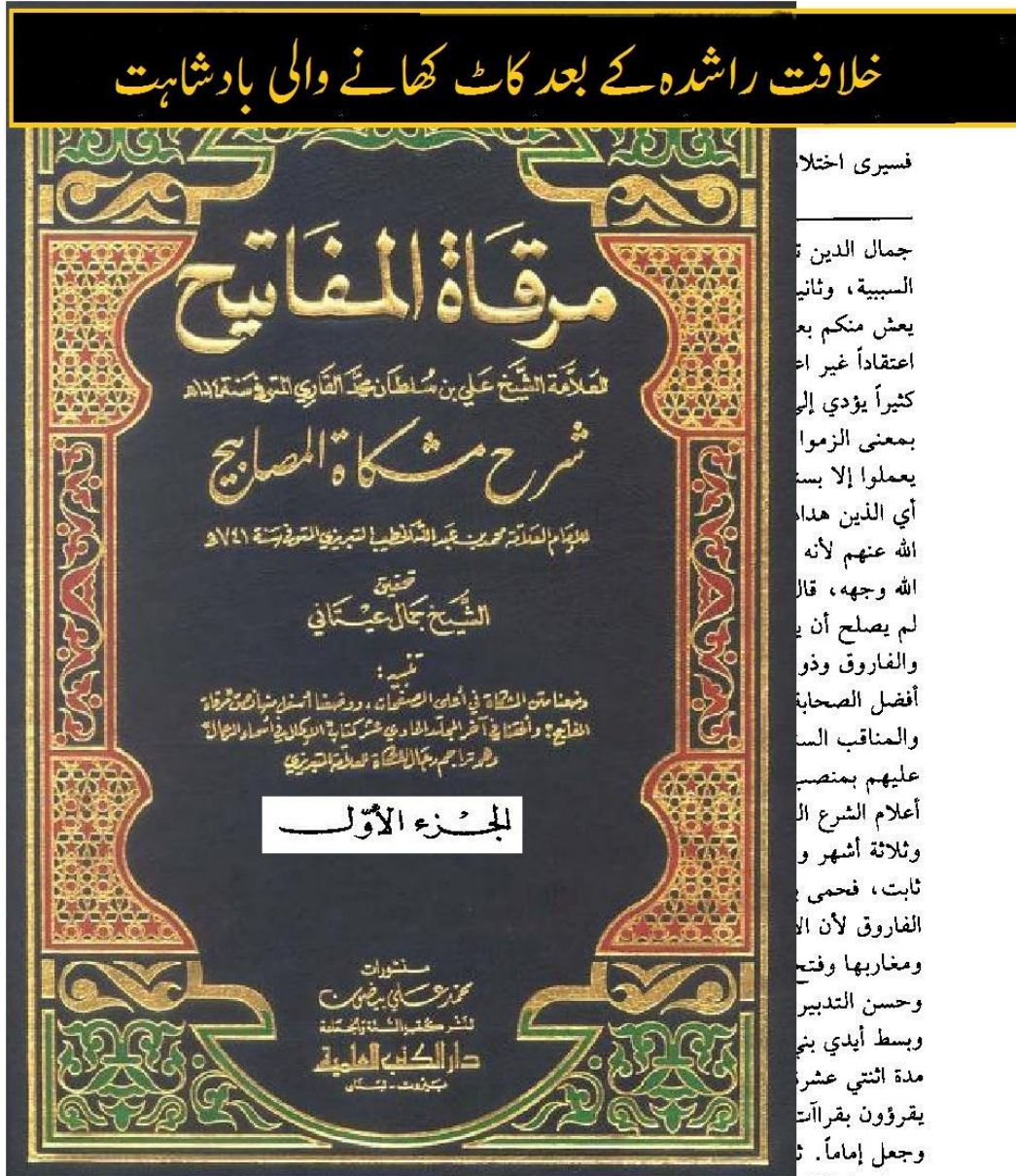
فسيرى اختلا
جمال الدين
السببية، وثاني
يعش منكم بع
اعتقاداً غير ا
كثيراً يؤدي إل
بمعنى الزموا
يعملوا إلا بسن
أي الذين هدا
الله عنهم لأنه
الله وجهه، قال
لم يصلح أن ي
والفاروق وذو
أفضل الصحابة
والمناقب الس
عليهم بمنصب
أعلام الشرع ا
وثلاثة أشهر و
ثابت، فحمى
الفاروق لأن ا
ومغاربها وفتح
وحسن التدبير
وبسط أيدي بني
مدة اثنتي عشر
يقرؤون بقراآت
وجعل إماماً. ث

رسول الله ﷺ، فلو لم تقع الخلافة على الترتيب المذكور لحرم واحد من ذلك المنصب المشكور؛ ولا يخفى إن هذا من جملة معجزاته عليه الصلاة والسلام الدال على صدق نبوّته لأنه استبد بذكر هذا الغيب وقال: «الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم تكون ملكاً عضوضاً»[1] ووقع كما قال، قال التوربشتي: وأما ذكر سنتهم في مقابلة سنته لأنه علم أنهم لا يخطئون فيما يستخرجون من سنته، أو أن بعضها ما اشتهر إلا في زمانهم وليس المراد انتفاء الخلافة عن

ملک عضوض شدید ہوتا ہے جس میں آمریت اور تشدد ہوتا ہے

(١) الترمذي الحديث رقم (٢٢٢٦). وملك عضوض شديد فيه عسف وعنف.

خلافت کے بعد ملک عضوض : مجموع فتاوی ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ ھ

خلافت کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت

وفي السنن من حديث سفينة[١] عن النبي ﷺ أنه قال: «خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يصير مُلْكاً عَضُوضاً»[٢].

فالمحكى عن أبى حنيفة يقتضى أن قول الخلفاء الراشدين حجة وما يعلم لأهل المدينة عمل قديم على عهد الخلفاء الراشدين مخالف لسنة الرسول ـ صلى الله ـ تعالى ـ عليه وسلم.
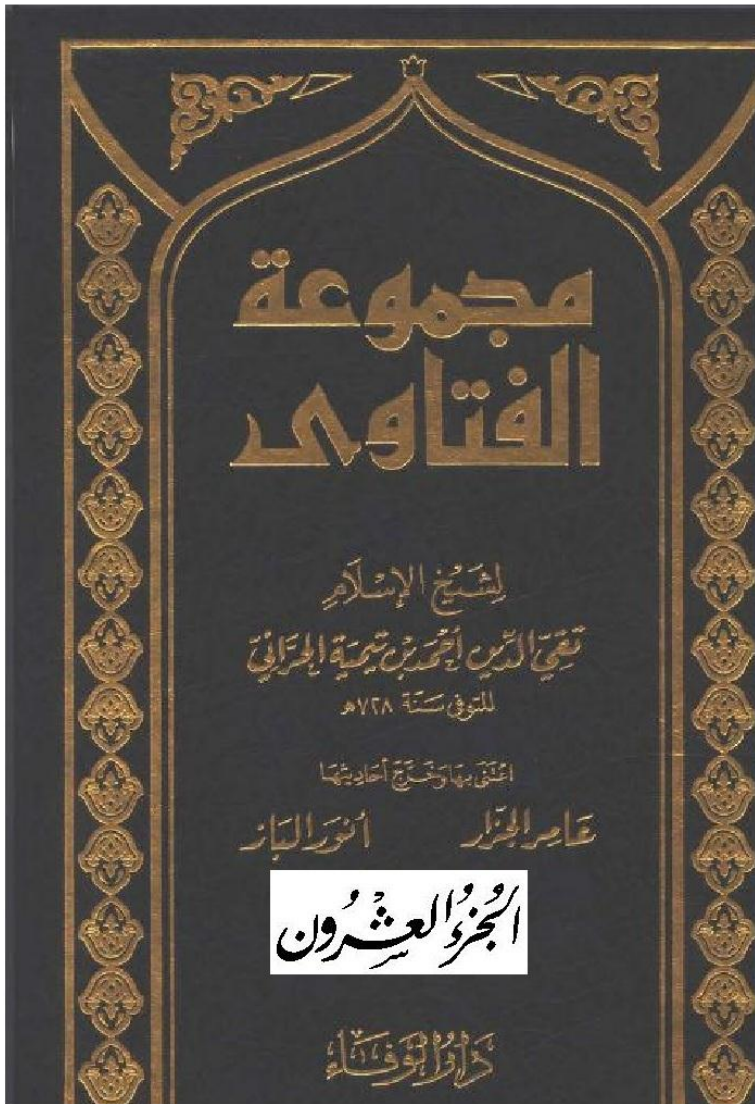
والمرتبة الثالثة: إذا ت
وأحدهما يعمل به أهل ا
المدينة. ومذهب أبى حنيف

ولأصحاب أحمد وج
يرجح، والثانى ـ وهو ق
عن أحمد. ومن كلامه ق
على مذهب أهل / المدينة
على مذاهب أهل الحديث
وأبى ثور، ونحوهم من ف
الزهرى ونحوه. وأبو مص
بسنة، سنة اثنتين وأربعين
أهل الرأى، ويقول: إنهم

فهذه مذاهب جمهور ا

وأما المرتبة الرابعة: فهي
لا؟ فالذى عليه أئمة الناس
وغيرهم. وهو قول المحقق
كتابه «أصول الفقه» وغير
مالك، وربما جعله حجة ب
بل هم أهل تقليد.

مجموعة الفتاوى

لشيخ الإسلام

تقي الدين أحمد بن تيمية الحراني

المتوفى سنة ٧٢٨هـ

اعتنى بها وخرج أحاديثها

عامر الجزار — أنور الباز

الجزء العشرون

دار الوفاء

---

(١) اختلف فى اسمه، فقيل: م
سلمة زوج النبى ﷺ، كان
سفينة؛ لأنه كان معه فى سف
أشياء فقال النبى ﷺ له: «أنت
(٢) أبو داود فى السنة (٤٦٤٦) و

١٧١

۲۷۳

أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

دوسری فصل

۵۳۷۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری یہ اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر شدید عذاب نہیں ہو گا' دنیا میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

۵۳۷۵ - (۵)، ۵۳۷۶ - (۶) وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»۔

۵۳۷۵، ۵۳۷۶: ابوعبیدہ اور مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوّت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوّت کے قائم مقام) ہو گی اور (اُمت پر) رحمت ہو گی۔ بعد ازاں بادشاہت ہو گی (جس میں) ظلم و تشدد ہو گا' پھر قہر اور تکبر ہو گا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے' عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال گردانیں گے۔ باوجود ان (عیوب) کے انہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: اس حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپؐ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے' اس لحاظ سے معاویہؓ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہؓ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے' یزید اور اس کے بعد آنے والے جبر و قہر کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارتاً اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) "آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں' جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی" تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۳ - ۱۰۷)

۵۳۷۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ۔ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ: يَعْنِي الْإِسْلَامَ۔ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِي الْخَمْرَ۔

مشکاۃ المصابیح : ولی الدین الخطیب المتوفی ۷۴۱ ھ

، یہ ان کا دفاع کرتے ہیں کہ نہیں۔اور جھگڑا کیا ہے؟ فلانی شخصیت آتی ہے۔

میں اس پر تمہیدا دو چار باتیں عرض کروں گا کہ اس بڑا کوئی شرک نہیں ہے کہ فلاں آدمی اس کے اندر آتا اس لئے اس کا ذکر نہ کرو، یہ بے ایمانوں نے جرم چھپانے کے لئے ہمیں دھوکہ دیا کہ بہت عظیم شخصیت ہے یار حضور ﷺ کا صحابی ہے، کس دین نے کہا ہے کہ صحابی پر تنقید نہ کرو؟ قرآن و حدیث نے کہا ہے؟ آدمؑ سے بڑا ہے صحابی؟ نبی نہیں خدا کا؟ اللہ نے کہا اس گندم کے دانے قریب یا اس درخت کے قریب نہ جا! گیا! اللہ نے قرآن میں فرمایا وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ سورہ طہ آیت ۱۲۱ آدم نے رب کی نافرمانی کی اور بھٹک گیا، اللہ نے کہا ظالم ہو گئے معافیاں مانگنی پڑی، قرآن نہیں ہے؟ ہر عالم نہیں سناتا؟ یہ آدمؑ کی توہین یا ان کی نبوت کا انکار ہے؟ خدا کے بندوں کیوں تم لوگوں نے مذاق بنایا ہوا ہے کہ وہ بندہ جو ہے اس کی بات نہ کرو، چھین لو کہ غلط کام ہوئے، چھپانے کا عجیب طریقہ ہے کہ نا!!! نا!!! ان کی تو بڑی شان ہے، او! شان کا کون منکر ہے؟ آدم کی شان کا کوئی منکر ہے؟ نبی ہے جنتی ہے مگر ان کا غلط کام جو ہے قرآن نے بیان کیا ہے، جگہ جگہ بیان کیا ہے۔ معافی مانگنی پڑیں۔

اس لئے کوئی دین ہمیں مجبور نہیں کرتا کہ کسی صحابی کی وجہ سے اس کے غلط کام نہ ذکر کرو، وہ غلطی ہے، وہ جنتی ہے شہید ہے حضور کا ساتھی ہے کوئی شک نہیں، وہ حدیثیں ٹھیک ہیں، آدمؑ کے بار میں شک ہے؟ نوحؑ کے بارے میں شک ہے؟ قرآن نہیں پڑھتے؟

إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ سورہ ھود آیت ۴۶ بیٹے کے لئے دعا کی اللہ نے فرمایا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں جاہلوں میں سے نہ ہو، اس وقت معافی مانگی اگر تو رحم نہیں کرے گا میں تباہ ہو جاؤں گا۔

ابراہیمؑ اللہ کے نزدیک خلیل ہے باپ کے لئے دعا کی، اللہ نے ٹوک دیا تیرے سارے کام ٹھیک ہیں یہ نہیں ٹھیک۔ کیوں مشرک باپ کے لئے دعا کی؟۔ س لئے قرآن لاؤ کہ تسبیح سوائے خدا کے کسی کی نہیں ہے۔ یہ یاد رکھو رسول اللہ ﷺ کو بھی ہم نہیں کہہ سکتے پیر مہر علی شاہؒ نے ٹھیک کہا کہ ظالموں!!! سبحان النبی نہیں کہہ سکتے!! سبحان اللہ ہی کہہ سکتے ہو۔ تسبیح اللہ نے اپنے لئے رکھی ہے کہ جدھر کوئی بھی ذرہ برابر ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ نہیں ٹھیک وہ صرف اللہ ہے۔ پیغمبروں کا معاملہ ہے تو انہیں علماء لغزش کہتے ہیں، خلاف اولی کہتے ہیں وہ ادب کی وجہ سے نرم کہتے ہیں بات تو وہی ہے کہ یہ کام نہیں کرنا چاہیئے تھا کیوں کیا؟

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو نہیں کہا یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ سورہ تحریم آیت ا جو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے اس کو اپنے اوپر کیوں حرام کیا؟ سورت اتری تحریم۔ منافقین کے بہانے سن کے آپ ﷺ نے اجازت دے دی سورہ توبہ کے اندر آیا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ سورہ توبہ ۴۳ اللہ تجھے معاف کرے آپ ﷺ نے کیوں اجازت دی؟ان کے بہانے نہیں سننے تھے۔ جانا تو پھر بھی نہیں انہوں نے

۔اس لئے سبحان صرف اللہ ہے، یہ شرک ہوگا کہ ہم کہیں کہ فلاں آدمی کی غلطی کیا بیاں نہ کرو یہ شرک ہے، بالکل تنقید کرو مگر تنقید اور سب وشتم میں فرق ہے، بے ادبی گالیاں بے وقوفی ہے۔، عام آدمی کو نہیں کہہ سکتے پھر اتنے بڑے لوگ ! پیغمبر ہیں یا صحابہ کرام ہیں اولیاء ہیں سب و شتم کون بے وقوف کرتا ہے؟ یہ تنقید یا پرکھنا جو ہے کہ یہ کام اس کا ٹھیک نہیں جس صحابی کو زنا ہو گیا آپ لوگ بیان نہیں کرتے ؟ جس نے شراب پی صحیح بخاری میں واقعات نہیں پڑتے ؟ کیا ڈرامہ ہے کہ حکمران کو تحفظ دے دو کہ ان کے غلط بھی ہوں بولو نہیں۔ یہ شرک کہ قسم ہے تمھیدا کہہ رہا ہوں واقعات آنے ہیں حدیث کی مدد سے اور کچی ایک بھی نکلی میں آگ لگا دوں گا، احادیث کے دفتر بھرے پڑے ہیں، کیوں امت کو نہیں سمجھاتے کہ کونسا پوائنٹ آیا جس کی وجہ سے موڑ مڑ گئے اور دن بدن پھر گرتے ہی چلے گئے۔ نہیں سیدھے رہے۔ یہ کوئی یزید کی بات نہیں یا حسینؓ کی وہ بندے دونوں چلے گئے مگر یہ دونوں علامت ہیں کہ اسلامی حکومت کے دفاع کے لئے جان دی ادھر ظالم حکمران مسلمانوں کا سربراہ بنا، اس لئے کوئی بھی ہو، میرے دور کا وہ بھی یزید ہے۔

اسلامی خلافت کے لئے دلوں میں قدر پیدا کرو۔ شریعت کے اندر جس طرح نماز روزہ کے ابواب ہیں اسی طرح صحیح بخاری میں ابواب الاحکام ہیں کہ حکومت کس طرح بنتی ہے کب تک ان کی بات ماننی ہے کب تک نہیں، وہ پھر حصے ہی ختم ہو گئے ان کا پڑھنا پڑھانا بند ہو گیا۔، اس لئے غلامی قبول کر لی کہ جو مرضی آئے کنجر۔ اس طرح حال ہے تو پھر روس آجائے دو سو سال تک انگریز کی طرح سلام کرینگے، یعنی وہ تصور نکل گیا کہ توحید یہ ہے کہ کسی بندے کو اپنے اوپر حکومت نہ کرنے دو خدا کا قانون حکومت کرے، وہ ذہنوں سے نکل گیا !!! اور بڑی محنت سے نکلی کہ یار مسلمان تو امن پسند آدمی ہے جو آئے اس کو سلام کرو، توبہ توبہ مسلمان ایسا ہے؟

نقش الا الله بر صحرا نوشت سطر عنوان نجات ما نوشت

اقبالؒ فرماتے ہیں کربلاء کو کربلاء نہ کہو !! کربلاء کی ریت پر حسینؓ کے خون نے لاالٰہ الااللہ لکھا ہے اور مسلمانوں کے نجات کی سطر لکھی ہے ۔کہ مسلمانوں ! اگر بہتری چاہتے ہو نہ تو ادھر آؤ !! جان دے دے مگر بے غیرتی کی زندگی نہ گزار۔ کیوں ہوا؟

ایک تو آدمؑ اور کچھ انبیاء علیہم السلام کا ذکر میں نے کیا تاکہ کچھ غلط فہمی دور ہو کہ پیغمبروں کی غلطیاں قرآن بیان کرتا ہے اور کوئی توہین نہیں سمجھا جاتا اور کوئی بے ایمان انہیں برا نہیں کہہ سکتا وہ نبی ہے خدا کا۔ مگر غلطیاں ! ! اللہ فرماتا ہے نہیں ! ! غلطی ہوئی اور دیکھو و کتنا برا نتیجہ نکلا، جنت سے نکلنا پڑ گیا۔ اس لئے غلط کام کا غلط نتیجہ نکلتا ہے چاہے بڑے سے بڑا ہو۔

جنگ احد کے اندر پچاس جو کھڑے تھے درے پر وہ کوئی چھوٹے لوگ تھے ؟ صحابہ کرام تھے مگر غلطی ہو گئی قرآن نے کہا **عصیتم الرسول** تم لوگوں نے رسول کی نافرمانی کی اللہ نے وعدہ پورا کر دیا تم لوگ جیت گئے قتل کر رہے تھے، مگر جب رسول کا حکم چھوڑا تو کیا نتیجہ نکلا؟ رسول کی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام زخمی ہو گئے ستر صحابہ شہید ہو گئے بالکل نتیجہ الٹ نکلا زخمی ہو گئے سارے۔ اللہ نے سورہ آل عمران میں تبصرہ کیا ہے، لوگوں قرآن کی طرف آجاؤ ! ! ! یہ کہا ناکہ صحابہ کی باتیں چھوڑو، تو قرآن کو دریا برد کرو، قرآن بھرا ہے کہ جب غلطی ہوئی سورت اتری۔

جنگ احد کے اندر غلطی کی قرآن نے ڈٹ کے سورہ آل عمران میں کئی رکوع میں کہا کہ جو تم لوگوں نے کیا ہے اس کا صلہ ملا ہے، غلط کام کروگے کب اچھا نتیجہ نکلے گا؟ اور سورہ توبہ کے اندر اللہ نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے موقع پر بعض صحابہ کے منہ سے نکلا گیا کہ جب ہم تھوڑے تھے اس وقت ہمیں کوئی ہرا نہ سکا اب کون ہرا سکتا ہے؟ اللہ نے فرمایا تمہاری کثرت نے تمہیں کوئی فائدہ دیا؟ بھاگنے کا راستہ نہیں ملا کدھر گئی تماری کثرت؟ تمہیں پتہ نہیں کہ مدد اللہ کرتا ہے۔ ٹوکا ! !۔ رسول کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے قافلہ تجارت کا آگیا صحابہ چلے گئے ۱۲ رہ گئے۔ قرآن پاک میں نہیں ہے؟ ہر جمعہ کو حضور بدل بدل کر پڑھتے تھے سورہ جمعہ **وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا** سورہ جمعہ آیت ۱۱ ڈرایا کہ کتنا غلط کیا کہ نبی وعظ کر رہا تھا اور تم سودے خریدنے بھاگ گئے۔ قرآن کے اندر ! !

اس لئے اللہ کی قسم یہ جھوٹے لوگ ہیں سارے گروہ جھوٹے ہیں کہ بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ غلطی کیا ہوئی جس کو درست کیا جائے انہوں نے نزاعی اور جھگڑے کی بات بنالی۔ برا بھلا کہنا نہیں ! ! ! اس پر لعنت جو برا بھلا کہے کم بختو ! ! ! نبیوں کو کوئی برا بھلا کہتا ہے؟ علیہم السلام قرآن میں ان کی غلطیاں۔ صرف اللہ یہ سمجھانا چاہتا ہے غلط کام کا کبھی اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ قانون خداوندی کی پابندی کرو، جگہ جگہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ دیکھیئے صفحہ ۷ نے جاسوسی کر دی رسول اللہ کا راز فتح مکہ، حضور چاہتے تھے کہ ادھر اس طرح پہنچے تاکہ جنگ نہ ہو خدا کا شہر ہے۔ چٹھی لکھ کر عورت کو دے دی کہ کہ کافروں کو بتا دے کہ حضور چڑھائی کرنے والے ہیں جاسوسی ! ! ! اور پکڑے گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اجازت دیں یا رسول اللہ ﷺ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ سورہ ممتحنہ اتری کہ تم لوگ ایمان والے ہو کر کافروں کے ساتھ دوستیاں کرتے ہو؟

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کی جاسوسی کا واقعہ

اُسد الغابہ — 497 — جلد دوم

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبیداللہ بن حمید بن زبیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انہوں نے ان کو مکاتب [1] کردیا تھا انہوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کردیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء. الآیہ (الممتحنہ:۱) ''اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''

اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب ؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے اس خط کو اس سے لے کر میرے پاس لے آؤ۔

چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ اس مقام میں پہنچ گئے وہ بڑھیا ہمیں ملی ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا کہ تجھے یقیناً خط نکالنا ہوگا۔ ورنہ ہم تجھے برہنہ کریں گے۔ حضرت علی ؓ کہتے تھے یہ سن کے اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول اللہؐ کے پاس لے آئے اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھے۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے انہیں نبیؐ کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں عجلت نہ فرمایئے۔ (اصل بات یہ ہے کہ) میں ایک شخص ہوں کہ قریش میں مل گیا ہوں درحقیقت قریش سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو اور مہاجرین ہیں مکہ میں ان کی قرابتیں ہیں جن کی وجہ سے اپنے گھر والوں کی اور مال کی (جو مکہ میں ہے) حفاظت کرتے ہیں پس جبکہ ان میں میری کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میں کچھ احسان ان پر کروں جس کی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کریں (اسی غرض سے میں نے یہ خط لکھا تھا) میں نے کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہو کر یہ کام نہیں کیا۔

پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردوں رسول اللہؐ نے فرمایا (نہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہے لہٰذا اس نے فرما دیا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ''تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔۱۲'' حضرت علی ؓ کہتے ہیں کہ انہیں کے حق میں یہ سورت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ اس حدیث کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے اس خط کا واقعہ یوں ہے کہ نبی نے جب سال فتح مکہ میں مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انہیں رسول اللہؐ کے ارادہ جہاد سے خبردار کرنے کے لئے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کردیا چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ کو اور زبیر کو بھیجا اور اس کا یہی واقعہ ہوا

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تم اس قدر روپیہ مجھے دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اس کو بدل کتابت کہتے تھے۔

او بھائی قرآن نے لحاظ نہیں کس نبی یا صحابی کا، یہ شرک ہے۔ صرف گالیاں دینا بے ادبی گستاخی جو کرتا ہے اس کے منہ پر لعنت ہے۔ سمجھنے کی کوشش کرو کہ غلط کام اللہ کو نہیں پسند !! اس کا نتیجہ نہیں ٹھیک۔

اس لئے یہ بات کہ غلطیوں کا بیان قرآن و حدیث کے اندر بیان ہوا اور جو اسے برا سمجھتا ہے یہ اس کی اپنی نالائقی ہے یہ، برا نہیں ہے۔

دوسری بات جو قرآن نے کہی ہے کہ بعض نبیوں کو ہم نے دوسرے نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ سورہ بقرہ ۲۵۳ ہیں سارے خدا کے رسول۔، مگر ان کے درجوں میں فرق ہے۔

اسی طرح خلیفوں میں، کہ دو خلیفے پہلے جن کی خلافت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب منصب امامت۔ دیکھیے صفحہ ۱۹ میں لکھا خلافت محفوظہ، یہ قدرتی فرق ہے جس طرح اللہ کے رسولوں میں فرق ہے، کہ عمرؓ اور ابو بکرؓ جیسے کوئی نہیں پیدا نہیں ہوا ، سیدھی بات ہے ان کے جیسے حکومت کسی نہیں کی، خلافت راشدہ ہے اور محفوظہ، بالکل ٹھیک ہے اور صحیح ہے خلل نہیں پڑا۔

دوسری دونوں خلافتیں اس میں ایک خلیفہ بالکل ٹھیک ہے اس نے کوشش کی سردے کے فتنے کو روکنا مگر کام خراب ہو چکا تھا، مگر یہ دور خلافت مفتونہ ہے، فتنہ پیدا ہو گیا خرابی پیدا ہو گئی وہ نہیں رہا جیسے پہلی دو خلافتوں میں تھا۔

خلافت محفوظہ اور خلافت مفتونہ : منصب امامت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ المتوفی ۱۸۳۱ء

منصبِ امامت

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

(۱) خلافت مُنتظمہ کی قسمیں یا خلافت محفوظہ خلافتِ مُنتظمہ کا انتظام کبھی کمال تک پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ خلیفہ راشد کا اپنی خلافت کے زمانے میں مسلّم ہونا اور خاص و عام میں اس کی عزّت ہونا ہے۔ کسی کو اس کے تسلّط سے رنج و ملال نہیں پہنچتا اور نہ کسی کو اس کی لیاقت میں کلام ہوتا ہے۔ ہم اسے خلافت محفوظ کہیں گے۔

(۲) خلافت مفتونہ اور کبھی اہل زمانہ خلیفۂ راشد کے تسلّط سے رنج اُٹھاتے اور اس پر طعن و ملامت کی زبان دراز کر دیتے ہیں لیکن حفاظتِ ربانی اور تائیدِ آسمانی کے باعث ان کی ردّ و قدح بغاوت اور خروج تک نہیں پہنچتی۔ اور ان کا ملال قلبی خلعِ بیعت کی نوبت نہیں لاتا۔ اور خلافت

کا انتظام بظاہر خلیفۂ راشد کے حسب مرضی چلتا ہے اگرچہ اس کے احکام بعض اہل زمانہ کے دلوں پر شاق گزریں۔ اِسے ہم خلافتِ مفتونہ کہتے ہیں۔

پس خلافت مُنتظمہ بھی دو قسم پر مُنقسم ہوئی۔ محفوظہ مثلِ خلافتِ شیخین اور مفتونہ مثلِ خلافتِ ذوالنورینؓ۔

خلافت محفوظہ ایک نعمت عظمٰی ہے پس خلافتِ محفوظہ تمام بنی نوع اِنسان بلکہ تمام جہان کے حق میں ایک نعمتِ عظمٰی اور غنیمتِ کبریٰ ہے۔ پس خلافتِ راشدہ اس صورت میں وجودِ خلیفۂ راشد کے اعتبار سے بھی، ظاہراً انتظامِ اہل اُمّت و ملّت کے اعتبار سے بھی اور تمام اہلِ زمانہ کی رضامندی، یقین اور اطمینان کے باعث بھی ہر طرح محقق ہے۔ لیکن خلافتِ مفتونہ اگرچہ خلیفۂ راشد کے وجود کے اعتبار سے انتظام ظاہری کے لحاظ سے موجود ہے لیکن باعتبار عدم اطمینان قلبی حُکماً مفقود ہے۔ اِسی بنا پر بعض احادیث میں اتمام خلافت کے بارے میں ایک اشارہ حضرت فاروقؓ کی طرف ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

بینا انا نائم رایتنی فی قلیب علیھا دلو فنزعت منھا ما شاء اللہ ثم اخذھا ابن ابی قحافۃ فنزع منھا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم اخذھا ابن الخطاب من ید ابی بکر فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی	سوتے ہوئے مَیں نے دیکھا کہ ایک کنوئیں میں ڈول پڑا ہے اِسے مَیں نے کھینچا۔ جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر مجھ سے ابوبکرؓ نے لے لیا۔ پس اُس نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور اس کے کھینچنے میں ضُعف تھا اللہ اُس کے حال پر رحم کرے۔ پھر اس سے عمرؓ نے لے لیا اور اس کے ہاتھ

اور یہ سب کچھ اللہ نے رسول ﷺ کو بتائی ہے اور حضور نے بیاں فرمایا ہے۔ جن کے اندر حوصلہ نہیں، سننا نہیں چاہتے وہ یہی ہے بھاگ جاؤ ان کہ روش بالکل کبوتر بلی کو دیکھ کر انکھیں بند کر دے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے حقائق کا سامنا کرو!! پڑھو!! ٹھیک ہے لوگوں نے اس کے اندر جھوٹ بہت ڈالا ہے۔ مگر چھان بین کر کے، صحیح احادیث، پرکھ کہ، تاکہ آدمی کوئی غلط بات نہ کہے، بڑا نازک معاملہ ہے۔

اس لئے جس طرح نبیوں اور رسولوں میں فرق ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا عمرؓ کے بعد فتنے کا دروازہ کھلنے والا ہے - دیکھیے صفحہ ۲۱، ایک دروازہ ہے بڑا بند، ایک بہت عظیم شخصیت ہے جس کی وجہ سے فتنے روکے ہیں، ایڈمنسٹریٹر تھے۔

حضرت عمرؓ فتنے کے سامنے دروازہ: صحیح بخاری

تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ — دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا — جبکہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ — تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتی ہے رنگ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ — ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ — سونگھنے اور چومنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

امراء القیس کے اشعار کا مندرجہ بالا منظوم ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے۔ جبکہ نثر میں ترجمہ اس طرح ہے۔ "اول مرحلہ پر جنگ ایک نوجوان لڑکی معلوم ہوتی ہے جو ہر نادان کے بہکانے کے لیے اپنی زیب و زینت کے ساتھ دوڑتی ہے۔ یہاں تک کہ جب لڑائی بھڑک اٹھتی ہے اور اس کے شعلے بلند ہونے لگتے ہیں تو ایک رانڈ بیوہ بڑھیا کی طرح پیٹھ پھیرلیتی ہے' جس کے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی ملاوٹ ہو گئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا جاتا ہو اور وہ اس طرح بدل گئی ہو کہ اس سے بوس و کنار کو ناپسند کیا جاتا ہو۔"

٧٠٩٦- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. قَالَ: لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ: أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ: إِذَنْ لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا قُلْتُ: أَجَلْ. قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ

(٧٠٩٦) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے شقیق نے بیان کیا' انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے پوچھا تم میں سے کسے فتنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انسان کا فتنہ (آزمائش) اس کی بیوی' اس کے مال' اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے۔ جس کا کفارہ نماز' صدقہ' امربالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امیرالمؤمنین تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور تمہارے درمیان ایک بند دروازہ رکاوٹ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں' جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ میں نے ایسی بات بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں ان سے یہ

فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ قَالَ: عُمَرُ.

[راجع: ٥٢٥]

پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ وہ دروازہ کون تھے۔ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا (کہ وہ پوچھیں) جب انہوں نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

تشریح: توڑے جانے سے ان کی شہادت ... تمام آفتوں اور بلاؤں کی روک ... آفت ایک ایک مصیبت۔ اگر حضرت عمرؓ ... ایک سمجھتے ہیں' پیغمبروں اور آسمانی کتابوں ... دشمنان صحابہ و اہل بیت کی کچھ دال گلنے پا ... دے جو اسلام کا جھنڈا از سرنو بلند کرے اور ...

صحیح بخاری

جلد ہشتم

حضرت مولانا محمد داؤد راز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

٧٠٩٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي ... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِ... عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ... أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ ... صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِ... حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْ... إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَ... وَقُلْتُ: لأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ ﷺ ... يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ... وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ ... فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلاَّهُمَا فِي ... فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ ... كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ ... إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ ... بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ فَقَالَ: ((ائْ... وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ ... النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلاَّهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى

آئے۔ میں نے کہا ٹھہرو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں (اور میں نے اندر جا کر آپؐ سے عرض کیا) آپؐ نے فرمایا ان کو بھی اجازت

بعد آئے حضرت عثمانؓ، ان کے نیک ہونے میں کوئی شبہ ؟ شروع میں اسلام لے آئے حبشہ کی طرف ہجرت کی، رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار کئ طرح سے، پھوپھی کی بیٹی کے بیٹے پھر دو بیٹیاں آپؐ کی دین واسطے قربانیاں مگر حضرت عمرؓ جیسی صلاحیتیں نہیں، یہ بالکل جس طرح رسولوں میں فرق ہے، ان میں بھی فرق ہے وہ قابلیت نہیں،۔ نیکی بڑی ہے، حکومت ہو گئی بڑی، عمر آپؓ کی ۸۰ سے زیادہ اور نرمی، اور اس بات کا حضرت عمرؓ کو پتہ تھا حوالہ فتح الباری اور عون المعبود شرح سنن ابی داؤد۔

حضرت عمرؓ نے جس وقت کمیٹی بنائی اس وقت کہا کہ آخر میں تمہارے اندر دو بندے رہ جائے گیں، علیؓ اور یہ عثمانؓ۔ ان کے اندر مقابلہ پڑنا ہے ۔حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا اگر یہ بنا فیہ لین ے دیکھئیے صفحہ ۳۲ ﴿ **فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۷ صفحة ۸۳** ﴾ نیک ہے مگر اس کی طبیعت میں نرمی ہے حکومت سنبھالنے کے لئے بہت چاہئے سختی اور قوت، نہیں !! نرمی ! اس نرمی نے کام خراب کر دیا، وہی بات جس طرح رسولوں میں فرق ہے اسی طرح ان میں۔، اس کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا اہل سنت کے بڑے بڑے اماموں نے کہا ہے بھئی سچی بات ہے حضرت عمرؓ کے بعد اس کے قابلیت کے بندے نہیں آئے کام نہیں سنبھالا گیا۔گناہ نہیں برائی نہیں بدنیتی لیکن وہ نہیں صلاحیت جو حضرت عمرؓ کے اندر تھی، جو حکم تھا کہ فتنے کے دروازے کھلیں گے وہ کھل گئے۔

حضرت عمرؓ کا نے فرمایا: عثمانؓ کے اندر نرمی ہے : فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۷ صفحہ ۸۳

حضرت عمرؓ نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کے اندر نرمی ہے اگر میرے بعد بنا

الحديث ٣٧٠٠   ٨٣

راض ، إلا أنه استثناه من أهل الشورى لقرابته منه ، وقد صرح بذلك المدايني بأسانيده قال « فقال عمر : لا أرب لى فى أموركم فأرغب فيها لأحد من أهلى » .

قوله (وقال : يشهدكم عبد الله بن عمر) ووقع فى رواية الطبرى من طريق المدايني بأسانيده قال « فقال له رجل : استخلف عبد الله بن عمر ، قال : والله ماأردتَ الله بهذا » وأخرج ابن سعد بسند صحيح من مرسل إبراهيم النخعى نحوه قال « فقال عمر : قاتلك الله ، والله ماأردت الله بهذا ، أستخلف من لم يحسن أن يطلق امرأته » .

قوله (كهيئة التعزية له) أى لابن عمر ، لأنه لما أخرجه من أهل الشورى فى الخلافة أراد جبر خاطره بأن جعله من أهل المشاورة فى ذلك . وزعم الكرمانى أن قوله « كهيئة التعزية له » من كلام الراوى لا من كلام عمر ، فلم أعرف من أين تهيأ له الجزم بذلك مع الاحتمال . وذكر المدايني أن عمر قال لهم « إذا اجتمع ثلاثة على رأى وثلاثة على رأى فحكموا عبد الله بن عمر ، فان لن ترضوا بحكمه فقدموا من معه عبد الرحمن بن عوف » .

قوله (فان أصابت الإمرة) بكسر الهمزة ، وللكشميهنى الإمارة (**سعدا**) يعنى ابن أبى وقاص ، وزاد المدايني « ومأأظن أن يلى هذا الأمر إلا علىّ أو عثمان فان ولى عثمان فرجل فيه لين ، وإن ولى علىّ فستختلف عليه الناس ، وإن ولى سعد وإلا فليستعن به الوالى » . ثم قال ...
خمسين رجلا من الأنصار ، واستحث هؤلاء الرهط ...

قوله (وقال : أوصى الخليفة من بعدى) فى ر...
وعثمان وعبد الرحمن وسعدا والزبير ، وكان طلحة غائبا ...
لعل هؤلاء القوم يعلمون لك حقك وقرابتك من رسو...
والعلم فإن وليت هذا الأمر فاتق الله فيه » . ثم دعا ع...
إسرائيل عن أبى إسحق فى قصة عثمان « فإن ولّوك ...
الناس » ثم قال « ادعوا لى صهيباً » فدعى له فقال ...
اجتمعوا على رجل فمن خالف فاضربوا عنقه » . فل...
الطريق . فقال له ابنه : مايمنعك ياأمير المؤمنين منه ؟ ...
على فوائد عديدة ، وله شاهد من حديث ابن عمر ...
عمر ، فنظر إليهم فقال : إنى قد نظرت فى أمر الناس ...
الأمر إليكم ــ وكان طلحة يومئذ غائبا فى أمواله ــ قا...
ابن عوف وعثمان وعلى فمن ولى منكم فلا يحمل قرابته ...
فإن حدث لى حدث فليصل لكم صهيب ثلاثاً فمن ...

اور فضائل کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے حضرت علیؓ کی کیا شان ہے حضرت عثمانؓ کی ، وہ اپنی جگہ پر ہے انہیں جھٹلا نہیں سکتے وہ صحیح حدیثیں ہے، مگر اس کا کوئی یہ مفہوم نہیں کہ غلطی نہیں ہو سکتی ، یہ معنٰی لے لیا جائے تو پھر انبیاء کا کیا کریں گے ، انبیاء کے جو فضائل ہیں صحابہ کرام کے ان کے برابر ہیں؟ ان کی غلطیاں ؟ کیوں بات کو الٹ کر دیتے ہو؟ شان اپنی جگہ پر رہنے دو جنتی سمجھو احترام کرو شہید مانو مگر حکومت کا نظام خراب ہو گیا۔

اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کو کیسے رب نے دکھا دیا کہ کام ہو جانا خراب ۔ یہ عون المعبود ہے بخاری شریف میں بھی حدیث موجود ہے مگر میں نے عون المعبود نکالی سنن ابو داؤد - دیکھئے صفحہ ۲۶ تا ۳۰ کی شرح ہے کہ اس کے نیچے اہل حدیث عالم نے شرح کی ہے۔ اس کو پڑھا جائے کہ کیسے حضور ﷺ کو رب نے سب کچھ بتا یا کہ کیا ہونا ہے؟

نبی علیہ السلام بیٹھے ہیں حضور ﷺ کا طریقہ ہوتا تھا ہر بندے سے صبح سویرے پوچھتے تھے کہ کوئی خواب دیکھا ہے؟ کبھی کبھی اپنے بھی سناتے تھے ۔ تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات دیکھا کہ ایک شامیانہ ہے اور اوپر سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ جو ہیں بھر بھر کے لے رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا کوئی تھوڑا ، اور میں نے دیکھا ہے کہ ایک رسہ ہے جو آسمان سے لٹکا ہے تو حضور آپ نے پکڑا اور چڑھ گئے ،، پھر دوسرے نے پکڑا اور چڑھ گیا ، پھر تیسرے نے پکڑا اور چڑھ گیا ، چوتھے نے جس وقت پکڑا تو رسہ ٹوٹ گیا ، بعد میں جڑ گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی تشریح کروں؟ آپؐ نے فرمایا کر! انہوں نے اپنے خیال کے مطابق تشریح کی کہ وہ شامیانہ اسلام ہے گھی اور شہد قرآن ہے جتنا جتنا کسی کی قسمت ، اور جو یہ رسہ لٹکا ہے یہ حق ہے جس پر آپؐ ہیں ، پھر چڑھ جانا آپؐ نے ، تیسری بار رسہ ٹوٹ گیا ، اس کی تشریح میں کیا کہا؟ فتح الباری پڑھو !! رسہ کیوں ٹوٹ گیا؟؟؟؟؟ غلطی مانوں!!! بالکل حضرت عثمانؓ کے ساتھ بعد جو کچھ ہوا زیادتی ہے ، کوئی ان کو قتل کا جواز نہیں بنتا ایسا کوئی جرم دین کے مطابق انہوں نہیں کیا کہ ان کو شہید کیا جائے وہ اپنی جگہ پہ ظلم ہے۔ مگر کام خراب کیوں ہوا؟ رسہ ٹوٹ گیا ، رسول اللہ نے پکڑا چڑھ گئے ابو بکرؓ نے پکڑا چڑھ گئے عمرؓ نے پکڑا چڑھ گئے ان کی باری میں رسہ ٹوٹ گیا۔

تو فرمایا تیسرا جو نسا بندہ ہے ثم يأخذ به رجل آخر فينقطع ، اس کی تشریح میں ابن حجرؒ بھی لکھتے ہیں يعني أن عثمان كاد أن ينقطع

عن اللحاق بصاحبيه بسبب ما وقع له من تلك القضايا التي أنكروها یہ سارے شیخ الحدیث سے پوچھو کہ تاریخ نہیں حدیث پڑھانی ہے ، اس کی آپ نے شرح کرنی ہے کہ رسہ کیوں ٹوٹ گیا؟

فرمایا وہ رسہ جو ہے ٹوٹ گیا اس وجہ سے کہ قریب تھا حضرت عثمانؓ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جا کے نہ ملتے ، کام اتنے غلط اتنے ہو گئے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ سے ہٹ کر چلے رہے تھے ، کیسے؟

بسبب ما وقع له من تلك القضايا التي أنكروها

جو کام ان سے ہو گئے نا وہ ایسے تھے کہ امت ان سے ناراض ہو گئی ، ایک علاقہ نہیں پوری مسلمان دنیا چیخ اٹھی ، کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کا کیسا تھا اور حضرت عثمانؓ نے کیا شروع کر دیا۔ مصر اٹھ گیا عراق اٹھ گیا ساری دنیا سے لوگ آ گئے ، کہ کیا جائے ؟

فرمایا وہ کام جو حضرت عثمانؓ کے غلط سمجھے گئے اس کی وجہ سے قریب تھا کہ رسہ ٹوٹ گیا ، یہ ان سے بچھڑ گئے۔

مگر پھر فعبر عنها بانقطاع الحبل اسے بتایا گیا حدیث پاک نے رسے کا ٹوٹنا کہ راہ چھوڑ گئے ہو جس پر پہلے چل رہے تھے حضور پاک ﷺ اور سارے۔ ثم وقعت له الشهادة مگر جڑ جانا ایسے نصیب ہو گیا ، اللہ اور رسول نے ۱۰ چیزیں بتائی ہیں ، اس کے ذریعے سے بندے کی غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں ، دس ! ! وہ علامہ ابن تیمیہؒ نے ایک جگہ اکٹھی کر دیں آیتوں اور حدیثوں کے ساتھ ، اس لئے یہ بھی نادانی کہ آدمؑ سے غلطی ہو گئی تو نبی نہیں رہے ان کے خلاف بات کرنا بے وقوفی ہے۔ حضرت عثمانؓ سے اگر کچھ غلطیاں ہوئی ہیں تو دوسری طرح ان کے نیک عمل تھوڑے ہیں ؟ اور اس کے علاوہ کفارات پر مصائب ہے ، کہ بندے پر مصیبتیں جو پیش آجاتی ہیں یہ بھی ان غلطیوں پر ربڑ پھیر دیتا ہے۔ اللہ اس کے صدقے معاف کر دیتا ہے کہ یار اس کو دکھ بھی بہت پہنچا ہے۔

اس لئے ان کو شہادت جو نصیب ہو گئی ، دوسرے فریق نے بھی ظلم کیا قتل کی کوئی بنیاد نہیں تھی ، علماء فرماتے ہیں قتل کا کوئی سبب ہو ، کوئی مرتد ہو جائے کوئی شادی شدہ زانی زنا کرے یا کسی نے کسی کو قتل کیا ہو ، اس میں کونسا حضرت عثمانؓ نے کیا ؟ اگر حکومت کرنے میں غلطیاں تھیں تو مارنے کا کوئی جواز تھا ؟ وہ بھی دین کو چھوڑ گئے۔ اس لئے ان کو جو شہادت نصیب ہو گئی ثم وقعت له الشهادة پھر آپ کی شہادت ہو گئی

فاتصل فالتحق بهم قاله القسطلاني پھر وہ رسہ جڑ گیا اور آپؓ ان کے ساتھ جا ملے اس شہادت نے ان چیزوں پر پردہ ڈال دیا۔

یہ فتح الباری میں بھی تعبیر الرؤیا کا جو باب ہے یہ عون المعبود اور جدھر جدھر یہ حدیث پاک موجود ہے کہ رسہ حضور ﷺ نے پکڑا چڑھ گیا ابو بکرؓ نے پکڑا عمرؓ مگر حضرت عثمانؓ کی باری میں میں ٹوٹ گیا بعد جڑ گیا اس کی کی تشریح ساری پوچھ لو تو بات آجائے گی سامنے۔

حضرت عثمانؓ کے خلافت میں کمزوری کی طرف اشارہ

حضرت عثمانؓ کے خلافت میں کمزوری کی طرف اشارہ

ب سفیان ثوری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ
یعنی ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علی اور عمر بن

سُنن ابُو داوُد (اُردو)
www.KitaboSunnat.com
کتاب الطب (جلد چہارم) کتاب الأدب
تالیف
امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ
ترجمہ و فوائد
فضیلۃ الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ
تحقیق و تخریج
حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ
نظر ثانی و تہذیب
حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
دار السلام

و تو صحیح معنوں میں قائم خلفاء یہ پانچ
ربعہ کے علاوہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو
یونکہ سلیمان بن الملک کی طرف سے
ن منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ لوگوں نے
رین کی طرح معاملات حکومت بالکل
حضرت حسن رضی اللہ عنہ سات مہینے تک خلیفہ

ب:۸- خلفاء کا بیان

٤٦٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حدثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ - قَالَ: أخبرنا مَعْمَرٌ عن الزُّهْرِيِّ، عن عُبَيْدِ الله بنِ عَبْدِ الله، عن ابنِ عَبَّاسٍ قال: كَانَ أبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أنَّ رَجُلًا أتَى إلَى رَسُولِ الله ﷺ فقَالَ: إنِّي أرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بأيْدِيهِمْ فالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأرَى سَبَبًا وَاصِلًا

۴۶۳۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے تھے تو کچھ نے ان سے خوب خوب لیا اور کچھ نے کم لیا۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے اے اللہ کے رسول! آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گئے ہیں۔ پھر ایک

٤٦٣١ـ تخريج: [إسناده ضعيف] ٭ عباد السماك مجهول (تقريب).
٤٦٣٢ـ تخريج: [صحيح] تقدم، ح: ٣٢٦٨، وأخرجه مسلم، الرؤيا، باب في تأويل الرؤيا، ح: ٢٢٦٩ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، التعبير، باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، ح: ٧٠٤٦ من حديث الزهري به.

مِنَ السَّماءِ إلَى الأرْضِ فأرَاكَ يَا رَسُولَ الله! أخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ. قال أبُو بَكْرٍ: بِأبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلأعْبُرَنَّهَا، فقَالَ: «اعْبُرْهَا»، فقال: أما الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الإسْلَامِ، وأمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَأمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَأمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إلَى الأرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ الله ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أيْ رَسُولَ الله ﷺ لَتُحَدِّثَنِّي أصَبْتُ أمْ أخْطَأْتُ؟ فقَالَ: «أصَبْتَ بَعْضًا وأخْطَأْتَ بَعْضًا»، فقَالَ: أقْسَمْتُ يَا رَسُولَ الله! لَتُحَدِّثَنِّي ما الَّذِي أخْطَأْتُ، فقال النَّبِيُّ ﷺ: «لا تُقْسِمْ».

دوسرے آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر جوڑ دی گئی تو وہ اوپر چڑھ گیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی تعبیر عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر بیان کرو۔'' تو انہوں نے کہا: وہ بادل' اسلام کا سایہ ہے اور اس سے نکلنے والا گھی اور شہد' قرآن کی ملائمت اور شیرینی ہے۔ زیادہ یا کم لینے والے' تو وہ وہی ہیں جو قرآن سے اپنا حصہ زیادہ لے رہے ہیں یا کم۔ اور آسمان سے لٹکنے والی رسی' وہی حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا ہے تو اللہ آپ کو بلند فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے اوپر چڑھ جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ پھر تیسرا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی' پھر اسے اس کی خاطر جوڑ دیا جائے گا تو پھر وہ اوپر چڑھ جائے گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے درست کہا ہے یا غلط؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کچھ درست کہا ہے اور کچھ میں غلطی کی ہے۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''قسم مت دو۔''

فوائد و مسائل: ① سچے اور عمدہ خواب مومن کے لیے نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے سے بندے کو بعض امور کی اطلاع یا بعض امور سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ ② مذکورہ بالا خواب میں خلافت نبوت

عون المعبود علی سنن ابی داؤد : مولانا محمد شمس الحق العظیم آبادیؒ المتوفی ۱۳۲۹ھ

عون المعبود

على شرح سنن أبي داود

تأليف

المحدث العلامة أبي عبد الرحمن شرف الحق العظيم آبادي

محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر الصديقي

رحمه الله

محمد ناصر الدين الألباني

اعتنى به

أبو عبد الله النعماني الأثري

دار ابن حزم

٤٦٣٢ ـ حدثنا مُحمَّدُ بنُ يَـ
مَعْمَرٌ عن الزُّهريِّ عن عُبَيْدِ الله بنِ
ﷺ فقال: إنِّي أرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِ
سَبَباً وَاصِلاً مِنَ السَّماءِ إلَى الأرْض
رَجُلٌ آخَرَ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أخَذَ بِهِ رَجُ
اعْبُرْهَا، فقال: أمَا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الإسْ
وَالمُسْتَقِلُّ فَهُوَ المُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآ
عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ الله ثُمَّ يَأخُ
فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أي
فقالَ أقْسَمْتُ يَا رَسُولَ الله لَتُحَدِّثَ

(ظلة): بضم الظاء المعجمة
مكسورة ويجوز ضمها أي يقطر
والمستقل): أي فمنهم الآخذ كثيرا
الخطابي (أخذت به): أي بذلك
بأبي وأمي (لتدعني): بفتح اللام
من عبرت الرؤيا بالخفة إذا فسرته
يأخذ به رجل آخر): هو عمر رض

ئابِهِ قالَ أنبأنا [أخبرنا]
لاَ أتَى إلَى رَسُولِ الله
ستَكْثِرُ وَالمُسْتَقِلُّ وَأرَى
خَرَ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أخَذَ بِهِ
دَعْنِي فَلأعْبُرَنَّهَا، فقالَ:
حلاَوَتُهُ، وَأمَّا المُسْتَكْثِرُ
ن فَهُوَ الحَقُّ الَّذِي أنْتَ
ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
بَعْضاً وأخْطَأْتَ بَعْضاً،

ظلة (ينطق): بنون وطاء
كفه ليأخذ (فالمستكثر
اعل بمعنى مفعول قاله
وأمي): أي أنت مفدى
أعبرتها): بضم الموحدة
بكر رضي الله عنه (ثم
. (فينقطع ثم يوصل له

فيعلو به): يعني أن عثمان كاد أن ينقطع عن اللحاق بصاحبيه بسبب ما وقع له من تلك القضايا التي أنكروها فعبر عنها بانقطاع الحبل ثم وقعت له الشهادة فاتصل فالتحق بهم قاله القسطاني (أي رسول الله): أي حرف نداء (اصبت بعضاً وأخطأت بعضاً): اختلف العلماء في تعيين موضع الخطأ فقيل أخطأ لكونه عبر السمن والعسل بالقرآن فقط وهما شيئان وكان من حقه أن يعبرهما بالقرآن والسنة، وقيل غير ذلك، والأولى السكوت في تعيين موضع الخطأ بل هو الواجب، لأنه ﷺ سكت عن بيان ذلك مع سؤال أبي بكر رضي الله عنه (لا يقسم): قال الداودي: أي لا تكرر يمينك فإني لا

حضرت عثمانؓ کے خلافت میں کمزوری کی وجہ کچھ فیصلے تھے جن کو ناپسند کیا گیا

قوله ثم يأخذ بعدك به بعدك رجل هو أبو بكر ثم يأخذ به رجل آخر هو عمر، ثم يأخذ به رجل آخر فينقطع هو عثمان.

فإن قيل لو كان معنى فينقطع قتل لكان سبب عمر مقطوعاً أيضاً، قيل لم ينقطع سبب عمر لأجل العلو إنما هو قطع لعداوة مخصوصة، وأما قتل عثمان من الجهة التي علا بها وهي الولاية فجعل قتله قطعاً، وقوله ثم وصل يعني بولاية علي، وقيل إن معنى كتمان النبي ﷺ موضع الخطأ لئلا يحزن الناس بالعارض لعثمان، وفيه جواز سكوت العابر وكتمه عبارة الرؤيا إذا كان فيها ما يكره وفي السكوت عنها مصلحة انتهى كلام المنذري.

٤٦٣٣ ـ حدثنا مُحمَّدُ بنُ يَحْيَى بنِ فَارِسَ حدثنا مُحمَّدُ بنُ كَثِيرٍ حدثنا سُلَيْمانُ بنُ كَثِيرٍ عن الزُّهْرِيِّ عن عُبَيْدِ الله بنِ عَبْدِ الله عن ابنِ عَبَّاسٍ عن النَّبيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةَ قال: «فأَبَى أنْ يُخْبِرَهُ».

(فأبى أن يخبره): أي امتنع ﷺ أن يخبر أبا بكر بما أخطأ. قال المنذري: وأخرجه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجه.

٤٦٣٢ـ صَحِيحٌ : البخاري (٧٠٠٠) ومسلم (٢٢٦٩) والترمذي (٢٢٩٣) وابن ماجه (٣٩١٨).

٤٦٣٣ـ ضَعِيفٌ : تفرد به المصنف من هذا الطريق.

فتح الباری شرح صحیح البخاری : حافظ ابن حجر عسقلانیؒ المتوفی ۸۵۲ھ

والسمن اللذين عبرهما بالقرآن ، وذلك إنما كان عن الإسلام والشريعة ، والسبب فى اللغة الحبل والعهد والميثاق ، والذين أخذوا به بعد النبى صلى الله عليه وسلم واحداً بعد واحد هم الخلفاء الثلاثة وعثمان هو الذى انقطع به ثم اتصل انتهى ملخصا . قال المهلب : وموضع الخطأ فى قوله « ثم وصل له » لأن فى الحديث ثم وصل ولم يذكر « له » . قلت : بل هذه اللفظة وهى قوله « له » وإن سقطت من رواية الليث عند الأصيلى وكريمة فهى ثابتة فى رواية أبى ذر عن شيوخه الثلاثة وكذا فى رواية النسفى ، وهى ثابته فى رواية ابن وهب وغيره كلهم عن يونس عند مسلم وغيره ، وفى رواية معمر عند الترمذى ، وفى رواية سفيان بن عيينة عند النسائى وابن ماجه ، وفى رواية سفيان بن حسين عند أحمد ، وفى رواية سليمان بن كثير عند الدارمى وأبى عوانة كلهم عن الزهرى ، وزاد سليمان بن كثير فى روايته « فوصل له فاتصل » ثم ابن المهلب على ما توهمه فقال : كان ينبغى لأبى بكر أن يقف حيث وقفت الرؤيا ولا يذكر الموصول له فإن المعنى أن عثمان انقطع به الحبل ثم وصل لغيره أى وصلت الخلافة لغيره انتهى . وقد عرفت أن لفظة « له » ثابتة فى نفس الخبر ، فالمعنى على هذا أن عثمان كاد ينقطع عن اللحاق بصاحبيه بسبب ما وقع له من تلك القضايا التى أنكروها فعبر عنها بانقطاع الحبل ، ثم وقعت له الشهادة فاتصل بهم فعبر عنه بأن الحبل وصل له فاتصل فالتحق بهم ، فلم يتم فى تبيين الخطأ فى التعبير المذكور ما توهمه المهلب . والعجب من القاضى عياض فإنه قال فى « الإكمال » قيل خطؤه فى قوله « فيوصل له » وليس فى الر

وصلت الخلافة لعلى ، وموضع التعجب سك

فى صحيح مسلم الذى يتكلم عليه ، ثم قال

الإسماعيلى : قيل السبب فى قوله « وأخطأت

كان النبى صلى الله عليه وسلم أحق بتعبيره

بعضا » لهذا المعنى والمراد بقوله « قيل » ابن

أن يأمره به ، ووافقه جماعة على ذلك ، وتعق

قد أذن له فى ذلك وقال أعبرها » قلت : مر

تعبيرها فأذن له فقال أخطأت فى مبادرتك لل

إطلاق الخطأ على ذلك نظر لأنه خلاف ما

الإصابة والخطأ فى تعبيره لا لكونه التمس الت

الخطأ فى تأويل الرؤيا ، أى أخطأت فى بعض

الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب » ونقل ابن ا

ما نقله الإسماعيلى ولفظهم : أخطأ فى سؤال

وقال ابن هبيرة : إنما كان الخطأ لكونه أقس

فى التعبير لم يقره عليه . وأما قوله « لا تق

والذى يظهر أن أبا بكر أراد أن يعبرها فى

بذلك علم نفسه لتقرير رسول الله صلى الله

شيئين العسل والسمن ففسرهما بشىء وا

عن الطحاوى . قلت : وحكاه الخطيب ع
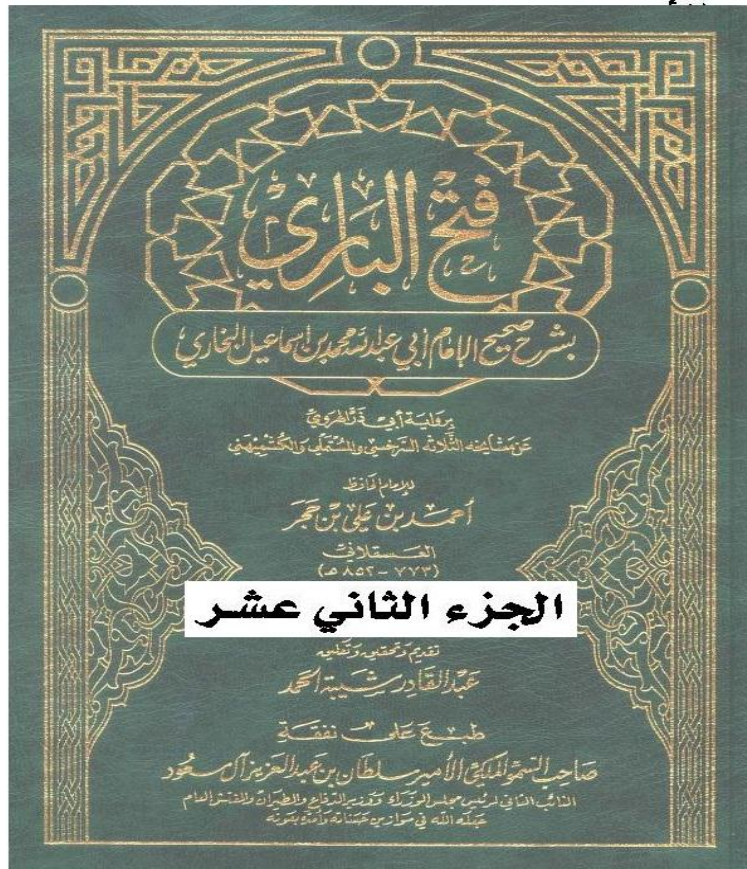
تحفہ الاحوذی شرح جامع الترمذی : مولانا محمد بن عبدالرحمٰن المبارکپوریؒ المتوفی ۱۳۵۳ھ

حضرت عثمانؓ کے خلافت کی کمزوری کی وجہ کچھ فیصلے تھے جن کو ناپسند کیا گیا
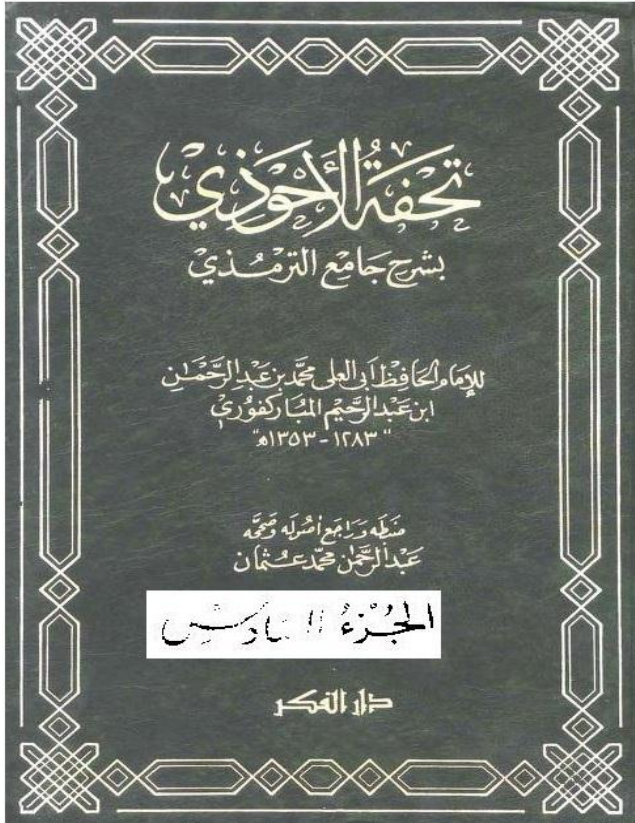
أَخطأْتُ ؟ فقَالَ النَّبِيُّ صلى ا

٢٣٩٦ — حدثنا مُحمَّ

عَنْ أَبِي رَجَاء عَنْ سَمُرَةَ بنِ

وترك تفسير السمن وتفسيره

وإلى هذا أشار الطحاوى .

وقال آخرون : الخطأ وقع

فانقطع به وذلك يدل على انخلا

فينقطع به ، ثم يوصل له فيعلو

فالصواب فى تفسيره أن يحمل

الخطأ فى سؤاله ليعبرها .

قال المهلب : وموضع الخط

يذكر له . قال الحافظ : هذه ا

فذكرها ثم قال وبنى المهلب ع

حيث وقفت الرؤيا ولا يذكر

ثم وصل لغيره أى وصلت الخلافة لغيره ، وقد عرفت أن لفظة له ثابتة فى نفس الخبر . فالمعنى على هذا أن عثمان كاد ينقطع على اللحاق بصاحبيه بسبب ماوقع له من تلك القضايا التى أنكروها فعبر عنها بانقطاع الحبل ثم وقعت له الشهادة ، فاتصل بهم فعبر عنه بأن الحبل وصل له فاتصل فالتحق بهم فلم يتم فى تبيين الخطأ فى التعبير المذكور ماتوهمه المهلب انتهى . وقد بسط الحافظ الكلام فى هذا المقام فى الفتح (لاتقسم) أى لاتكرر يمينك فإنى لاأخبرك . قال النووى : فيه دليل لما قاله العلماء أن إبرار القسم المأمور به فى الأحاديث الصحيحة إنما هو إذا لم تكن فى الإبرار مفسدة ولا مشقة ظاهرة ، فإن كان لم يؤمر بالإبرار لأن النبى صلى الله عليه وسلم لم يبر قسم أبى بكر لما رأى فى إبراره من المفسدة .

قوله : (هذا حديث صحيح) وأخرجه الشيخان وغيرهما .

قوله : (عن أبيه) أى جرير بن حازم (عن أبى رجاء) اسمه عمران بن

حاشية السندي على ابن ماجه: أبو الحسن الحنفي السندي المتوفى ۱۱۳۸ھ

حضرت عثمانؓ کے خلافت میں ضعف کی وجہ کچھ فیصلے تھے جس کو ناپسند کیا گیا
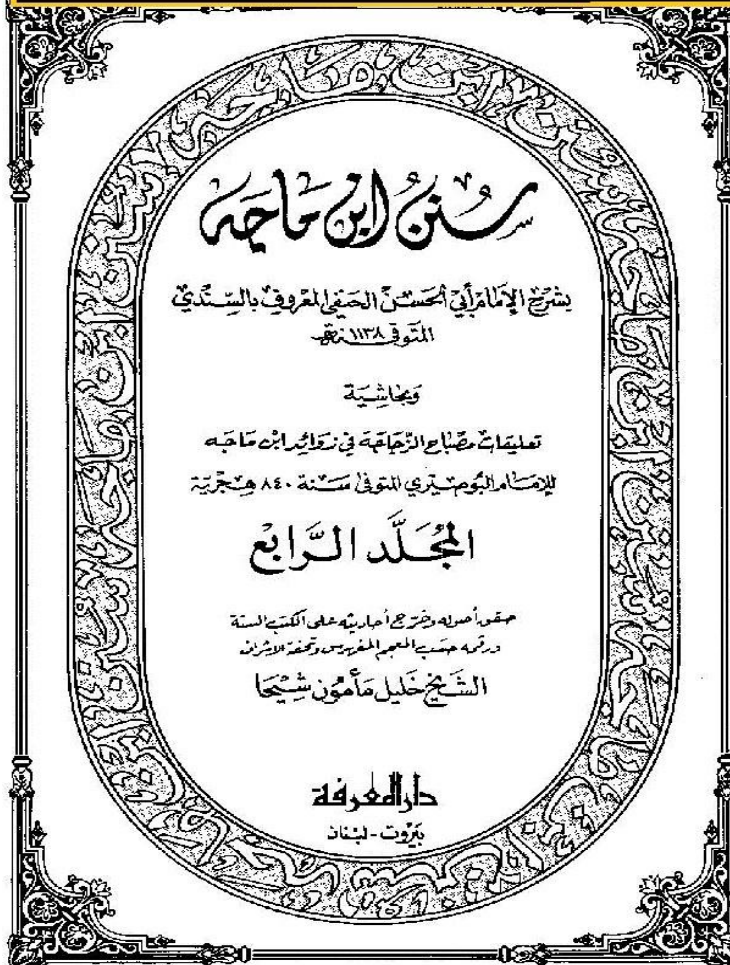
المعجم - تعبير الرؤيا: ك ٣٥، ب ،

٢٥٥/ب أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ / بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «اعْبُرْهَا»
وَالسَّمْنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ، حَلاوَتُ
وَقَلِيلاً، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ
ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْ
فَيَعْلُو بِهِ، قَالَ: «أَصَبْتَ بَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَتُخْبِرَنِّي بِالَّذِي
يَا أَبَا بَكْرٍ!».

٣٩١٨ م/٢ ـ حدّثنا مُحَمَّدُ بْ

٣٩١٨ م ـ أخرجه أبو داود في كتاب
وأخرجه أيضاً في كتاب: السنة، باب
ما جاء في رؤيا النبي ﷺ الميزان والدل

لا يصح. (فانقطع به ثم وصل له
الخطأ في تعبير الصديق حيث
توصل الخلافة لعثمان رضي الله
(له)ثابتة في رواية مسلم، قلت
رجوع ضمير (فعلاً به) إلى ذلك
له ولا يخفى بعده. ثم قال: فالوجه أن معناه: أن عثمان كاد أن ينقطع من اللحاق بصاحبيه بسبب
ما وقع له في تلك القضايا التي أنكروها فعبر عنها بانقطاع الحبل ثم وقعت له الشهادة فاتصل بهم
فعبر عنه بأن الحبل وصل له فاتصل فالتحق بهم، كذا ذكره الحافظ ابن حجر في شرح البخاري.
(اعبرها) من عبر كنصر (وأما ما ينطف) أي: يسيل حلاوته ولينه فشبه بالسمن في اللبن وبالعسل
في الحلاوة فظهر في عالم المثال بالصورتين جميعًا وهو واحد. وقيل: بل هو موضع الخطأ وإنما
هما الكتاب والسنة، والحق ترك التعرض لموضع الخطأ فإن ما خفي على أبي بكر لا يرجى لغيره
فيه الإصابة والله أعلم، (لا تقسم) من الإقسام أي: لا تحلف وهذا يدل على أن أقسمت عليك
قسم القائل.

کہ حضرت عثمانؓ نیک ہونے کے باوجود، بڑی قربانیوں کے باوجود حکومت ایڈمینسٹریشن میں کمزور ہو گئے، ۶ سال ٹھیک رہے چھٹے سال کے بعد نظام خراب ہوگیا، خراب رشتہ داروں نے کرایا !! وہی بات حضرت عمرؓ کی کہ یہ نرم طبع آدمی ہے، نرمی کی وجہ سے غالب آگئے، چاچے طایا کی اولاد نے قابو پالیا، صحیح راستے پہ نہ رہے، صحیح راستے پہ نہ رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ زنا یا بدکاری شروع کردی !!! بلکہ یہ کیا کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے زمانے کے صحابہ معزول کردیے۔

یہ صحابہ کے خیر خواہ سے پوچھا جائے کہ صحابہ ہٹادیے !!! جنھوں نے ملک فتح کیے، سعد بن ابی وقاصؓ ۱۰[1] دیکھئیے صفحہ ۳۲ جنتی صحابہ میں سے فاتح عراق، کوفہ کی امارت سے معزول کردیا[2] اور اس کی جگہ ولید بن عقبہؓ کو لے آئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی معزولی کو فیصلے کو ناپسند کیا گیا

حضرت عثمانؓ سعد بن ابی وقاصؓ کو معزول کرنے کے فیصلے کو ناپسند کیا گیا جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے، فاتح عراق اور شوریٰ کے رکن تھے جو حضرت عمرؓ نے بنائی اور اسلام میں سابقین میں سے اور علم اور دین میں فضل والے تھے جبکہ ولید بن عقبہؓ کو ایسی کوئی فضیلت حاصل نہیں تھی جن کو ان کی جگہ کوفہ کا امیر مقرر کیا تھا

قوله (الوليد) أى ابن عقبة ، وصرح بذلك فى رواية معمر ، وعقبة هو ابن أبى معيط بن أبى عمرو بن أمية ابن عبد شمس وكان أخا عثمان لأمه ، وكان عثمان ولاه الكوفة بعد عزل سعد بن أبى وقاص ، فإن عثمان كان ولاه الكوفة لما ولى الخلافة بوصية من عمر كما سيأتى فى آخر ترجمة عثمان فى قصة مقتل عمر ، ثم عزله بالوليد وذلك سنة خمس وعشرين ، وكان سبب ذلك أن سعداً كان أميرها وكان عبد الله بن مسعود على بيت المال فاقترض سعد منه مالا ، فجاءه يتقاضاه فاختصما ، فبلغ عثمان فغضب عليهما وعزل سعدا ، واستحضر الوليد وكان عاملا بالجزيرة على عسر بها فولاه الكوفة ، وذكر ذلك الطبرى فى تاريخه .

قوله (فقد أكثر الناس فيه) أى فى شأن الوليد أى من القول وقع فى رواية معمر وكان أكثر الناس فيما فعل به ، أى من تركه إقامة الحد عليه ، وإنكارهم عليه عزل سعد بن أبى وقاص به مع كون سعد أحد العشرة ومن أهل الشورى واجتمع له من الفضل والسنن والعلم والدين والسبق إلى الإسلام مالم يتفق شيء منه للوليد بن عقبة، والعذر لعثمان فى ذلك أن عمر كان عزل سعداً كما تقدم بيانه فى الصلاة وأوصى عمر من يلى الخلافة بعده أن يولى سعداً قال « لأنى لم أعزله عن خيانة ولا
بوصية عمر ، ثم عزله للسبب الذى تقدم
له سوء سيرته عزله ، وإنما أخر إقامة الحد
بإقامة الحد عليه . وروى المدائنى من

قوله (فقصدت لعثمان حتى خرج
خرج » وهى تشعر بأن القصد صادف
حتى خرج ، ويؤيد الأول رواية معمر «

قوله (إن لى إليك حاجة ، وهى

قوله (قال معمر أعوذ بالله منك)
وصلها فى هجرة الحبشة كما قدمته ولفظه
منه خشية أن يكلمه بشيء يقتضى الإ

قوله (فانصرفت فرجعت إليهما)
قضيت الذى كان عليك » ..

قوله (إذ جاء رسول عثمان) فى روا
ابتلاك الله ، فانطلقت » ولم أقف فى ش
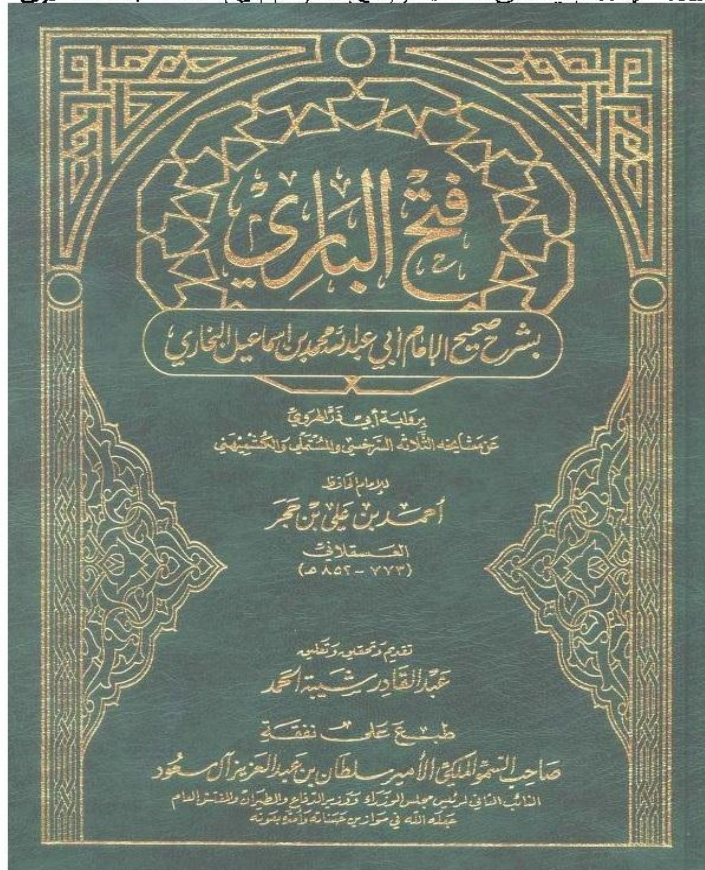
یہ ولید بن عقبہؓ دنیاجہان کی تفسیریں پڑھ لو، حالات دیکھ لو کہ سورہ حجرات کے اندر جوآیا کہ جب کوئی فاسق آپؐ کے پاس خبر لے کرآئے تواس کی چھان بین کرلیا کرو کہیں مصیبت میں نہ پڑ جاؤ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا سورہ حجرات آیت ۶ وہ کون تھا فاسق ؟ یہ ولید بن عقبہؓ تھا جسے حضور ﷺ نے بھیجا تھا زکوۃ کے لئے بنو مصطلق ، گیا ہی نہیں اور قریب سے واپس آگیا اور پورا قبیلہ مروانے لگا تھا کہ وہ تو مجھے قتل کرنے لگے تھے ، ان کی قسمت اچھی تھی وہ پہنچ گئے کہ حضور ﷺ ہم توانتظار کر رہے تھے زکوۃ دینے آپؐ نے فرمایا یہ تو کہتا کہ مجھے قتل کرنے لگے تھے ، انہوں نے کہاان سے پوچھیں کدھر سامنے آیا ؟ قرآن کے اندرآیا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ اس فاسق کو حضرت عثمانؓ نے مقرر کر دیا ، بھائی ہونے کے ناطے ، ماں سے بھائی تھا باپ دوسرا تھااور ادھر اس نے جو ادھم مچایا ، عمرؓ ڈھونڈتے ہو ؟ یقین جانو !!! عمرؓ عمرؓ ہی تھا جس طرح رسولوں میں فرق ہے ، حضرت عثمانؓ کی نیکیاں جو جھٹلاتا ہے وہ نامراد ہے مگر حکومت نہیں ہو سکی رشتہ دار !!! ادھر ولید بن عقبہ بن گیا ، شراب کی وجہ سے ، پیتا تھا ، لوگ شکایت کرتے تھے مگر ایک دن نماز فجر ایسی پڑائی کہ بے ہوش سلام پھر کر کہنے لگا اور پڑھنی ہے ؟

یہ صحیح مسلم شراب کے ابواب کوڑے شهدت عثمان بن عفان وأتي بالوليد کدھر حدیث کے دفتر لے جاؤ گے ، تم لوگ کہتے ہو کہ فلاں آدمی کا نام نہ آئے پھر نبیوں کے قصے قرآن سے نکال دیں؟ اگر آپ کا نقطۂ نظر ٹھیک ہے تو پھر قرآن میں وہ کیوں درج ہے کہ فلاں نبی کو وہ غلط کام ہوا ، کوئی عقل کرو احترام اپنی جگہ ہے نیکیاں بھی ہیں جنت بھی ہیں مگر کام جو ہیں وہ ٹھیک نہیں ہوئے جس کی وجہ سے حضرت عمرؓ جو ہیں نا ، لوگ صاف لکھتے ہیں کاش عمرؓ جیسا ایک اور بھی آجاتا پوری دنیا میں اسلام آجاتا ، نہیں آیا اللہ کی مرضی ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عثمانؓ کی اگر باری آئی تو نرم ہے اور حضرت علیؓ کے بارے میں جو فرمایا وہ کہ علیؓ ۔ دیکھیئے صفحہ ۳۴ اگر بنا میرے بعد تو لوگ اختلاف کریں گے ۔ کیااس وقت حضرت عثمانؓ قتل ہوئے تھے ؟ کوئی قصاص کا مطالبہ تھا ؟ فرمایا علیؓ اگر بنا تولوگ اختلاف کریں گے ۔ مانتے کیسے ؟ ۲۴ بدر میں قریش کے سردار علیؓ نے مارے ، حضرت علیؓ کی تلوار مصیبت بن گئیں ان کے لئے ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا علیؓ اگر بنا میرے بعد تو لوگ اختلاف کریں گے ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: علیؓ اگر میرے بعد بنا تو لوگ اختلاف کریں گے

الحديث ٣٧٠٠ ٨٣

راض ، إلا أنه استثناه من أهل الشورى لقرابته منه ، وقد صرح بذلك المدايني **بأسانيده قال** « فقال عمر : لا أرب لى فى أموركم فأرغب فيها لأحد من أهلى » .

قوله (وقال : يشهدكم عبد الله بن عمر) ووقع فى رواية الطبرى من طريق المدايني **بأسانيده قال** « فقال له رجل : استخلف عبد الله بن عمر ، قال : والله ماأردتَ الله بهذا » وأخرج ابن سعد **بسند صحيح من مرسل** إبراهيم النخعى نحوه قال « فقال عمر : قاتلك الله ، والله ماأردت الله بهذا ، أستخلف من لم يحسن أن يطلق امرأته » .

قوله (كهيئة التعزية له) أى لابن عمر ، لأنه لما أخرجه من أهل الشورى فى الخلافة أراد جبر خاطره بأن جعله من أهل المشاورة فى ذلك . وزعم الكرمانى أن قوله « كهيئة التعزية له » من كلام الراوى لا من كلام عمر ، فلم أعرف من أين تهيأ له الجزم بذلك مع الاحتمال . وذكر المدايني أن عمر قال لهم « إذا اجتمع ثلاثة على رأى وثلاثة على رأى فحكموا عبد الله بن عمر ، فان لن ترضوا بحكمه فقدموا من معه عبد الرحمن بن عوف » .

قوله (فان أصابت الإمرة) بكسر الهمزة ، وللكشميهنى الإمارة **(سعدا)** يعنى ابن أبى وقاص ، وزاد المدايني « ومأأظن أن يلى هذا الأمر إلا علىّ أو عثمان فان ولى عثمان فرجل فيه لين ، وإن ولى علىّ فستختلف عليه الناس ، وإن ولى سعد وإلا فليستعن به الوالى » . ثم

خمسين رجلا من الأنصار ، واستحث هؤلاء الرهط

قوله (وقال : أوصى الخليفة من بعدى) فى ر

وعثمان وعبد الرحمن وسعدا والزبير ، وكان طلحة غائبا

لعل هؤلاء القوم يعلمون لك حقك وقرابتك من رسو

والعلم فإن وليت هذا الأمر فاتق الله فيه » . ثم دعا ع

إسرائيل عن أبى إسحق فى قصة عثمان « فإن ولوك

الناس » ثم قال « ادعوا لى صهيباً » فدعى له فقال

اجتمعوا على رجل فمن خالف فاضربوا عنقه » . فل

الطريق . فقال له ابنه : مايمنعك ياأمير المؤمنين منه ؟

على فوائد عديدة ، وله شاهد من حديث ابن عمر

عمر ، فنظر إليهم فقال : إنى قد نظرت فى أمر الناس

الأمر إليكم ــ وكان طلحة يومئذ غائبا فى أمواله ــ قا

ابن عوف وعثمان وعلى فمن ولى منكم فلا يحمل قرابته

فإن حدث لى حدث فليصل لكم صهيب ثلاثاً فمن

حضرت عمرؓ نے خطبے میں پہلے بتادیادیکھئے صفحہ ۳۶ تا ۴۲ کیا کہ ایک گروہ ہے جو بن چکا ۔ یہ علماء نے آج تک نہیں ڈھونڈا کہ نہ حضرت عثمانؓ آیا نہ کوئی اور وہ کون تھے جنھوں نے تیاری کرلی کہ کیوں عمرؓ ان ۶ صحابہ کو دیتا ہے ؟ ان کو سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں ؟ ہم نہیں حکومت کے حقدار ؟ وہ بندے ڈھونڈنے چاہئیں ، جن کے بار میں آپؐ نے فرمایا ان کو میں نے مار مار کے اسلام میں داخل کروایا اور انہوں نے چھین لہ ہے بعد میں لوگ ان پر دہ ڈالتے مگر وہ منظّم ہو چکے تھے ، وہ اسی وقت تیار ہو چکے تھے جس وقت حضرت عمرؓ زندہ تھے ، اس حدیث پاک کو محدثین نے نہیں چھیڑا کہ وہ گروہ کونسا تھا ؟ میں نے اس کے لئے ہزار ریال خرچ کیا کہ شرح ابیؒ ڈھونڈی جس سے پتہ لگا کہ وہ گروہ تو وہی تھا جنھوں نے بعد میں قبضہ کرلیا جن کے بارے میں حضرت عمرؓ چیختا رہا کہ طلقاء وابناء الطلقاء یہ جو مکہ فتح ہوا تو اسلام لائے یہ لوگ اور ان کی اولاد

ان کا اسلامی حکومت میں کوئی حصہ نہیں ، مگر وہ آپس میں منظّم ہو گئے ، چودھریوں کے بیٹے تھے بڑے بڑے لوگ تھے انہوں نے تیاری کرلی کہ بنی بنائی حکومت چھین لینی ہے ، حضرت عثمانؓ کا زمانہ انہیں ذرخیز ثابت ہوا وہ رشتہ دار تھے ان کے ، موقع مل گیا معاویہؓ شام میں بیٹھ گئے ولید بن عقبہؓ کوفہ میں بیٹھ گیا ، عبداللہ بن عامر بصرہ میں بیٹھ گیا کوئی یعلی بن امیہ یمن میں بیٹھ گیا ، اپنا ہی خاندان اور کردار بھی ٹھیک نہیں ، صحابہ کرام جیسے لوگ معزول کردیے چوٹی کے ۔

حضرت عمرؓ کا ایک گروہ کا ذکر جو خلافت چھیننے کے لئے پر تول رہے ہیں

طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے تین ٹھونگیں ماریں، میں اپنی موت کے قریب ہونے کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتا، بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تم اپنا خلیفہ کسی کو کردو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت اور اس چیز کو کہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا، ضائع نہ کرے گا، اگر میری موت جلد ہی آجائے تو خلافت مشورہ کرنے کے بعد ان چھ حضرات کے درمیان رہے گی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرمانے تک راضی رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بعض لوگ اس کام میں جن کو خود میں نے اپنے ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر طعن کرتے ہیں، سو اگر انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اللہ کے دشمن اور گمراہ کافر ہیں، اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا کہ جتنا کلالہ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنا

یہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں حضرت عمرؓ کہہ رہے ہیں کہ وہ ۶ رکنی شوری بنانے کے فیصلے کے مخالف ہیں اور طعن کرتے ہیں، مفتی شبیر عثمانیؒ نے امام ابی مالکیؒ المتوفی ۸۲۸ھ سے حوالہ نقل کیا ہے اپنی فتح الملہم شرح صحیح مسلم میں اور اس گروہ کی نشاندہی کی ہے کہ یہ وہ لوگ جنھیں حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن صرف معافی ملی تھی، ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، ان میں امیر معاویہ بھی شامل تھے !!!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ

انہیں اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے نبی کی سنت سکھائیں اور ان کا مال غنیمت جو لڑائی میں ہاتھ آئے تقسیم کر دیں اور جس بات میں انہیں مشکل پیش آئے اس میں میری طرف رجوع کریں اور پھر اے لوگو! تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو، میں ان کو خبیث اور ناپاک

صحیح مسلم شریف مترجم اردو

الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا ... وَالْكُرَّاثَ *

۱۱۶۱- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّ... ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ... سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِـ... أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى... تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ... أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى... رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ... مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَ... يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَا... حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ صَ... فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ... اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَ...

مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ ... مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ ... إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا *

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ أَبِي

نہیں کھائی، پھر ہم آپؐ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہیں کھائی تھی تو انہیں تو آپؐ نے بلالیا اور جن حضرات نے پیاز کھائی تھی جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہوئی آپؐ نے انہیں نہیں بلایا۔

۱۱۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت عمرؓ نے جس گروہ کا ذکر کیا تھا اس کی نشاندہی، وہ طلقاء تھے: فتح الملہم شرح صحیح مسلم مفتی شبیر عثمانیؒ المتوفی ۱۹۴۹ء

موسوعة فتح الملهم

بشرح صحيح الإمام مسلم بن الحجاج القشيري رحمه الله

تأليف

الشيخ شبير أحمد العثماني رحمه الله

تعليقات

العلامة المفتي محمد رفيع العثماني

التخريج والترقيم

نور البشر بن نور الحق

مراجعة وتنقيح وتكملة

محمود شاكر

كتاب المساجد ومواضع الصلاة

كتاب صلاة المسافرين وقصرها

الجزء الرابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

ذٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ، الْكَفَرَةُ الضُّلاَّلُ. ثُمَّ إِنِّي لا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئاً أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلاَلَةِ. مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلاَلَةِ. وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي. فَقَالَ: «**يَا عُمَرُ، أَلا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟**» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الأَمْصَارِ. وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ. ثُمَّ إِنَّكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ، تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لا

وتطاول عمرو بن العاص للشورى، فقال له عمر: «اطمئن كما وضعك الله، والله لا جعلت فيها أحداً حمل السلاح على رسول الله ﷺ».

وقال مرة: «إن هذا الأمر لا يصلح للطلقاء، ولا لأبناء الطلقاء، ولو استقبلت من أمري ما استدبرت ما جمعت ليزيد بن أبي سفيان، ومعاوية بن أبي سفيان ولاية الشام» فيحتمل أن يكون عمر رضي الله عنه أراد بالطاعنين هؤلاء الآبين كونها في أهل البيت، وقد يشهد لذلك قوله: «أنا ضربتهم بيدي هذه على الإسلام» كذا في إكمال إكمال المعلم. والله أعلم.

ایک مرتبہ فرمایا یہ خلافت طلقاء کے لئے نہیں یعنی فتح مکہ کے دن اسلام لانے والے اور نہ ہی ان کی اولاد کے لئے، اور کاش! میں شام کی ولایت یزید بن ابی سفیان اور معاویہ بن ابی سفیان کو نہ سونپتا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ عمرؓ کی مراد یہ لوگ تھے جو خلافت پر طعن کرتے تھے اور مخالفت کرتے تھے کہ خلافت اہل بیتؑ کو چلی جائے

أي أحاطت بالميت من الطرفين، وهي مصدر كالقرابة، وسمي أقرباء الميت كلالة بالمصدر كما يقال: هم قرابة، أي ذوو قرابة، وإن عنيت المصدر قلت: ورثوه عن كلالة، وتطلق الكلالة على الورثة مجازاً، قال: ولا يصح قول من قال: الكلالة: المال، ولا الميت، إلا على إرادة تفسيره معنى، من غير نظر إلى حقيقة اللفظ. ثم قال: ومن العجب أن الكلالة في الآية الأولى من النساء لا يرث فيها الإخوة مع البنت، مع أنه لم يقع فيها التقييد بقوله: ﴿لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ﴾ [النساء: ١٧٦] وقيد به في الآية الثانية مع أن الأرض فيها ورثت مع البنت والحكمة فيها أن الأولى

ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ایک مرتبہ عمرؓ نے کہا تمہارا باپ حضور ﷺ کا چاچا ہے اور تو بھی حضور ﷺ کے چاچے کا بیٹا ہے، کیا وجہ ہے قریش تم میں خلیفہ نہیں بناتی؟ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم، تو انہوں نے فرمایا میں جانتا ہوں، یہ قریش ناپسند کرتے ہیں کہ تم میں نبوت اور خلافت جمع ہو جائے۔

ان کے دلوں میں ہے کہ نبوت بھی ہاشمیوں کے پاس اور خلافت بھی ان کو چلی گئی تو ہمارے پاس کیا رہ جائے گا؟

عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَاماً يَطْعَنُونَ فِي هَٰذَا الأَمْرِ. أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَٰذِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ. فَإِنْ فَعَلُوا

ضعيف. قلت: فعلي؟ فصفق بإحدى يديه على الأخرى، وقال: هو لها لولا دعابة فيه، ووالله إن ولي ليحملنهم على البيضاء»، ويأتي في آخر الكتاب أن عمر لما طعن، وقيل له: استخلف، قال: إن أستخلف قد استخلف من هو خير مني، وإن أترك فقد ترك من هو خير مني. قال ابنه عبد الله: ما هو إلا أن سمعته ذكر رسول الله ﷺ، فعلمت أنه لا يعدل به. وكان الشيخ يقول: إنه جمع بالشورى بين الأمرين، فاستخلف بأن جعل الشورى في الستة، ولم يستخلف إذ لم يعين

عمرو بن العاصؓ نے شوری کے لئے عمرؓ کی توہین کی تو عمرؓ نے کہا آرام سے بیٹھ جاؤ جہاں اللہ نے تمہیں رکھا، میں اس شوری کسی شخص کو بھی شامل نہیں کروں گا جس نے حضور کے ﷺ کیخلاف تلوار اٹھائی ہو

إن ا

قال القرطبي: «يعني يطعنون في جعل الأمر شورى في الستة، ولم يرضوا بهم، ووصفهم بالكفر إن أظهروا الطعن والخلاف، لفهمه أنهم منافقون، أو فعلهم فعل الكفار من الخلاف واتباع الأهواء، فيكون كفر نعمة».

(قلت:) اللہ بہتر جانتا ہے عمرؓ کا مراد کن لوگوں سے تھا جو خلافت پر طعن اور مخالفت کر رہے تھے؟ ہاں!!! یہ وہ لوگ تھے جو انکار کرتے تھے کہ خلافت اہل بیت کو چلی جائے

حينئذ، بل ثبت

من خليفة حين

ممن يقوم به» فكلهم وافق وبادر إلى تصديقه، ولم يخالف فيه أحد من المسلمين، والقول بعدم وجوب الإمام إنما حدث بعدهم بأزمنة، لأنه إنما قال به بعض المعتزلة، فالله أعلم بمن عنى عمر رضي الله عنه بهؤلاء القوم الطاعنين الآبين من الخلافة؟

نعم! كان قوم يأبون أن تكون في أهل البيت:

فعن ابن عباس قال: قال لي عمر يوماً: أبوك عم رسول الله ﷺ، وأنت ابن عمه، فما يمنع قومكم منكم؟ قال: قلت لا أدري، قال: لكني أدري، كرهوا أن تجتمع فيكم النبوة والخلافة، قالوا: إن فضلونا بالخلافة والنبوة لم يبقوا لنا شيئاً، وإن أفضل النصيبين ما بين أيديكم، وما إخالها إلا مجتمعة فيكم، وإن نزلت على رغم أنف قريش.

وعن المقداد أنه قال: «وا عجباً لقريش ودفعهم هذا الأمر عن أهل بيت نبيهم، وفيهم أول المؤمنين، وابن عم رسول الله ﷺ أعلم الناس وأفقههم في دين الله عز وجل، وأفضلهم غناء في الإسلام، وأبصرهم بالطريق، وأهداهم إلى الصراط المستقيم، والله! لقد ردوها عن الهادي، المهتدي، الطاهر، التقي، والله! ما أرادوا بها صلاحاً للأمة، ولكنهم آثروا الدنيا على الآخرة» ـ يعني بذلك علي بن أبي طالب كرم الله وجهه ـ.

حضرت عمرؓ نے خطرے کی گھنٹی بجائی: الإصابة فی تمییز الصحابة حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ المتوفی ۸۵۲ھ

(حرف العین — القسم الأول) (۷۵) (عبد الله)

ألا أمنعُ ما حَفَرْت ؟ فقال عمر : لئن مَنَعْتَ ماءك من ابن السَّبيل لا تُساكِنُني بنَجْدٍ أبداً ، ووَلِي عبدُ الله الجُند لعمر ، واستمرّ إلى أن جاء لينصُر عثمان ، فسقط عن راحلته ، بقُرْب مكّة فمات ، ويقال : إنّ عمر قال لأهل الشُّورَى : لا تختلفوا ، فإنّكم إن اختلفتم جاءكم مُعَاوية من الشام ، وعبد الله بن رَبيعة من اليمن ، فلا يَرَيان لكم فَضْلاً لسابقتكم ، وإنّ هذا الأمر لا يصلح للطُّلَقاء ، ولا لأبناء الطُّلَقاء ، فهذا يقتضي أن يكون عبدُ الله من مُسْلمة الفَتْح ، وقد جاء

إسمعيل بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن جَدّه ، عبد الله ، بن أ

٤٦٦٣ ﴿ عَبْدُ الله ﴾ بن رُبَيِّعة بالتصغير ، والتثقيل

رضِيَ ، فإني سمعْتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقو
أهل الأرض .

قال الزبير بن بكار : كان عبد الرحمن بن عوف
على نسائه .

وروى عبد الملك بن عمير عن قبيصة بن جابر قال : د
فضة ، وهو عبد الرحمن بن عوف ، قال الواقدي : كان رجلا
الوجه رقيق البشرة : ولا يغيّر لحيته ولا رأسه :

(١) عاتم : مبطيء أو محبوس ، يقال عتم وأعتم ، يعني احتبس أو

الإصابة
في تمييز الصحابة
لشيخ الاسلام إمام الحفاظ في زمانه
شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي العسقلاني
المعروف بابن حجر المولود سنة ۷۷۳ھ الموافق ۱۳۷۲م
المتوفى سنة ۸۵۲ھ الموافق ۱۴۴۹م
وبذيله كتاب
الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
مع تحقيق فضيلة الدكتور
طه محمد الزيني
الأستاذ بجامعة الأزهر
الجزء السادس
الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة - هاتف ٨٦٤٢٤٠

حضرت عمرؓ نے شوری والوں سے کہا اختلاف نہ کرو!! ، اگر تم لوگوں نہ اختلاف کیا تو معاویہ شام سے آجائے گا اور عبد اللہ بن ربیعہ یمن سے ، انہوں نے تمہاری کوئی شان نہیں دیکھنی کہ تم پہلے والے مسلمان ہو، یہ خلافت طلقاء کے لئے نہیں اور نہ ہی ان کی اولاد کے لئے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا خلافت اہل بدر اور احد کے لئے ہے اور فتح مکہ کے مسلمان ہونے والوں کا کوئی حصہ نہیں ہے

د الغابہ
۵ھ میں واقع ہوئی اور
۶ ہجری میں مذکور ہے۔
جب امیر معاویہ مرض
وحضور اکرمؐ نے انہیں
رنے کے بعد ان کے
کاش میں وادی ذی طوی
حساس بے وقت ہوا۔
جب امیر معاویہ فو
رب کی تلوار کی دھار اور
وران کی افواج قاہرہ،
نواب دیا گیا۔ یہ امیر کا
پاہے معاف کردے اور
گیا تو ضحاک نے اسے
جـاء البـر
قاصد ایک کاغذ
قلنا لک
ہم نے کہا تیرا بھلا
امیر معاویہ کا رنگ
تھے۔صحابہ کی ایک جماع
عمر، ابن زبیر وغیرہ۔تابع
وغیرہ نے۔

امیر معاویہ سے مروی ہے کہ جب سے رسول کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کا یہ حکم اصحاب بدر اور اصحاب احد وغیرہ کے بارے میں ہے یعنی جب تک ان میں سے کوئی آدمی زندہ نہ ہو، لیکن میں آزاد کردہ غلاموں ان کی اولاد اور فتح مکہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

امیر معاویہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور یہی صحیح اور مشہور ہے : شرح صحیح مسلم امام نوویؒ المتوفی ٦٧٦ھ

حدثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ وحدثني مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ... ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَ...

صحيح مسلم بشرح النووي

الجزء الثامن

الطبعة الأولى

١٣٤٧ هجرية — ١٩٢٩ ميلادية

باب جواز ت... وأنه يس...

قوله ﴿قال ابن عباس قال لى م... عند المروة بمشقص فقلت لا أ... الله صلى الله عليه وسلم بمشقص... فى هذا الحديث جواز الاقت... والمعتمر الا أنه يستحب للمتم... العبادتين وقد سبقت الأحادي... عند المروة لأنها موضع تحلله ک... تحلله وحيث حلقا أو قصرا من الحرم كله جاز وهذا الحديث محمول على أنه قصر عن النبي صلى الله عليه وسلم فى عمرة الجعرانة لأن النبي صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع كان قارناً كما سبق ايضاحه وثبت أنه صلى الله عليه وسلم حلق بمنى وفرق أبو طلحة رضى الله عنه شعره بين الناس فلا يجوز حمل تقصير معاوية على حجة الوداع ولا يصح حمله أيضا على عمرة القضاء الواقعة سنة سبع من الهجرة لأن معاوية لم يكن يومئذ مسلما انما أسلم يوم الفتح سنة ثمان هذا هو الصحيح المشهور ولا يصح قول من حمله على حجة الوداع و زعم أنه صلى الله عليه وسلم كان

امیر معاویہ طلقاء میں سے تھے یعنی فتح مکہ کہ دن اسلام لانے والوں میں : مجموع فتاوی ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ھ
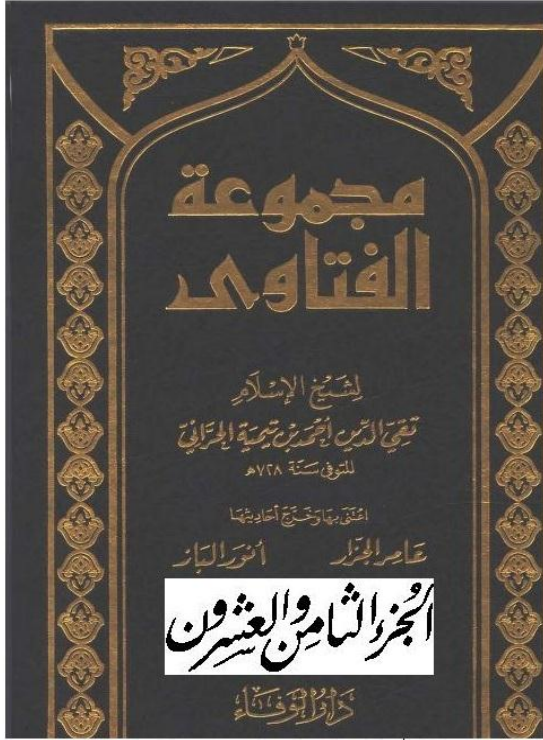
يعطى من الموالاة بقدر إيمانه، ويعطى
والجماعة أن الفاسق الملى له الثواب والعق
النار من الفساق من شاء الله، وإن كان
فيها المنافقون، كما يخلد فيها المتظاهرون با

الوجه الثالث: أن يقال: غالب الذين
ونحوهم محاويج أيضاً، بل غالبهم ليس
أولى ممن يأخذ بمجرد الحاجة.

الوجه الرابع: أن يقال: العطاء إذا كان
النية أو فاسدها. ولو أن الإمام أعطى ذ
المقاتلة حتى يصلحوا نياتهم لأهل الإسلام
٢٨/٥٧٩ العطايا / فى القلوب متعذر. وقد قال النبى
وبأقوام لا خلاق لهم»[١]، وقال: «إنى
من الذين أعطى. أعطى رجالاً لما فى قلو
من الغنى والخير»[٢]، وقال: «إنى لأعطى
يارسول الله، فلم تعطيهم؟ قال: «يأبون إ

ولما كان عام حنين قسم غنائم حنين بين
كعيينة بن حصن، والعباس بن مرداس، والأقرع بن حابس، وأمثالهم. وبين سهيل بن عمرو، وصفوان بن أمية، وعكرمة بن أبى جهل، وأبى سفيان بن حرب وابنه معاوية، وأمثالهم من الطلقاء الذين أطلقهم عام الفتح، ولم يعط المهاجرين والأنصار شيئاً. أعطاهم ليتألف بذلك قلوبهم على الإسلام، وتأليفهم عليه مصلحة عامة للمسلمين. والذين لم يعطهم هم أفضل عنده، وهم سادات أولياء الله المتقين، وأفضل عباد الله الصالحين بعد النبيين والمرسلين، والذين أعطاهم منهم من ارتد عن الإسلام قبل موته، وعامتهم أغنياء لا فقراء. فلو كان العطاء للحاجة مقدما على العطاء للمصلحة العامة لم يعط النبى ﷺ هؤلاء
٢٨/٥٨٠ الأغنياء السادة المطاعين فى عشائرهم، ويدع عطاء من عنده من / المهاجرين والأنصار الذين هم أحوج منهم وأفضل.

وبمثل هذا طعن الخوارج على النبى ﷺ. وقال له أولهم: يا محمد، اعدل فإنك لم تعدل، وقال: إن هذه لقسمة ما أريد بها وجه الله ـ تعالى ـ حتى قال النبى ﷺ: «ويحك ومن يعدل إذا لم أعدل؟! لقد خبتُ وخسرتُ إن لم أعدل». فقال له بعض الصحابة:

---
(١) البخارى فى الجهاد (٣٠٦٢) ومسلم فى الإيمان (١٧٨/١١١)، كلاهما عن أبى هريرة.
(٢) البخارى فى الجمعة (٩٢٣) عن عمرو بن تغلب.
(٣) أحمد ٣/٤ عن أبى سعيد الخدرى.

٣١٦

مصر سے عمرو بن العاصؓ فاتح مصر ہٹادیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن سعد ابی سرح [دیکھئے صفحہ ۴۴، ۴۵] کو مقرر کردیا جس کے بارے میں حدیث کے دفتر کنگھال لو حضور ﷺ نے فرمایا سب کو معافی ہے مگر ۴ بندے کعبہ کے پردے سے بھی لٹکتے رہیں ان قتل کردو ان میں یہ عبداللہ بھی تھا، اسلام لایا کاتب وحی رہا مرتد ہوکے مکہ بھاگ گیا کہ کوئی محمد نہیں کبھی ہمیں غفور الرحیم لکھواتا کبھی کبھی غفور الحلیم لکھواتا ہے، اتنا لوگوں کو گمراہ کیا کاتب وحی تھا، حضور ﷺ نے حکم دیا اس کو قتل کردو، تین دن تک حضرت عثمانؓ نے چھپایا اپنی سادگی کی وجہ سے، یہ بھی آپؓ کا رضائی بھائی تھا۔

تیسرے دن پیش کیا گیا کلمہ منظور کرو آپؐ نے بات ہی نہیں سنی، پھر کہا تیسری بار، پڑھ او کلمہ!، فرمایا میں نے کیا حکم دیا تھا کہ اس کا سر اتار دیتے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ آنکھ کا اشارہ کردیتے آپؐ نے فرمایا یہ نبی کا کام نہیں۔

عبداللہ بن سعد ابی سرح ،کاتب وحی جو مرتد ہوگیا بعد میں مصر کا حاکم :اسد الغابہ امام ابن اثیرؒ المتوفی ۶۳۰ھ

اوران کا جنگ قادسیہ میں شریک ہونا اوران سے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث

کوعبداللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔

نہیں کیا۔اور ابو عمر نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

مصنف عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری

ترجمہ مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

المیزان

۲۹۷۳۔حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خی...

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خیثمہ بن مالک بن

ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔کلبی اور ابن حبیب نے

نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امرئ القیس بن

اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ابن مبارک نے

کہا میں نے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے

دیا ہاں اور بیعت عقبہ میں بھی۔اور اس وقت میں

روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ سے

اس وقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ابو عمر کہتے ہیں

کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی' ابو

اور سبھوں کی روایتوں میں ہے کہ میں نے عبداللہ

عقبہ میں بھی' اور میں اس وقت اپنے والد کا ردیف تھا۔

۲۹۷۴۔حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمۃ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔یہ قریش ظواہر میں سے ہیں قریش بطاح میں سے نہیں ہیں۔ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہیں۔ان کی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا۔یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور آپ کی خدمت میں یہ کتابت کیا کرتے تھے۔پھر یہ مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے مل گئے اور ان سے بیان کیا کہ میں محمد (ﷺ) کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھاتے تھے پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہاں ہر ایک ٹھیک ہے۔جب مکہ فتح ہوا رسول اللہ نے ان کے' عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔عبد اللہ بن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے ان کو پوشیدہ کر دیا یہاں تک کہ جب مکہ میں اطمینان ہو گیا وہ ان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور آپ سے امان کے خواستگار ہوئے۔آپ بہت دیر تک خاموش رہے پھر آپ نے درخواست منظور کر لی۔جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گرد و پیش والوں سے فرمایا میں اس وجہ سے خاموش تھا تا کہ تم میں سے کوئی شخص اٹھ کر اس کی گردن اڑا دے۔ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے میری جانب کیوں نہ اشارہ کیا۔

عبداللہ بن سعد ابی سرح کاتب وحی حاکم مصر جو مرتد ہوگیا : سنن ابو داؤد

اور یہ کئی افراد تھے: عکرمہ بن ابی جہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (ان کے علاوہ اور بھی کئی لوگ تھے۔) اور عورتوں میں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں قریبہ اور فرتنی (علاوہ ازیں اور بھی عورتوں کے نام آتے ہیں۔) عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا گیا اور وہیں قتل کر دیا گیا۔ مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں جالیا اور قتل ہوا۔ عکرمہ بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گئے اور قتل ہونے سے بچ گئے۔ پھر بعد میں حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لے آئے جو قبول کر لیا گیا۔ اور بڑے مخلص مسلمان ثابت ہوئے۔ عبداللہ بن ابی سرح کے متعلق آتا ہے کہ یہ ابتدا میں رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے مگر مرتد ہو گئے' ان پر شدت اور سختی کی وجہ یہی تھی۔ بعد میں انہوں نے بھی دوبارہ اسلام قبول کر لیا تھا۔ عورتو...

(مذمت میں شعر پڑھا) کرتی تھیں۔ قریبہ قتل کی گئی تھی جبکہ فرتنی بھاگ نکل...

چھپا اشارہ کرنا' آنکھ کی خیانت مجرمانہ ہے جو نبی کے لیے خصوصاً اور مومن...

ابی داود' الجنائز' حدیث: ۳۱۹۴)

٢٦٨٤- حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ الْعَلَاءِ: حدثنا زَيْدُ بنُ حُبَابٍ: أخبرنَا عَمْرُو بنُ عُثْمَانَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ سَعِيدِ بنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قال: حدَّثني جَدِّي عَنْ أبِيهِ أن رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «أرْبَعَةٌ لا أُؤَمِّنُهُمْ في حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ»، فَسَمَّاهُمْ. قَالَ: وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمَقِيسٍ فَقُتِلَتْ إحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتِ الأُخْرَىٰ فَأسْلَمَتْ.

قَالَ أبُو دَاوُدَ: لم أفْهَمْ إسْنَادَهُ من ابنِ الْعَلَاءِ كما أُحِبُّ.

٢٦٨٥- حَدَّثَنا الْقَعْنَبِيُّ عن مَالِكٍ،

٢٦٨٤- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ...
عمرو بن عثمان وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال.

٢٦٨٥- تخريج: أخرجه مسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير ...
الجهاد والسير، باب قتل الأسير وقتل الصبر، ح: ٣٠٤٤ من حديث ...

176

حدثنا أحْمَدُ بنُ الْمُفَضَّلِ: حدثنا أسْبَاطُ بنُ نَصْرٍ قال: زَعَمَ السُّدِّيُّ عن مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ، عن سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْنِي النَّاسَ إلَّا أرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابنَ أبِي سَرْحٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَأمَّا ...

ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے سوا تمام لوگوں کو امان دے دی تھی۔ راوی نے ان کے نام گنوائے۔ اور ابن ابی سرح بھی تھے۔ اور حدیث بیان کی۔ ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان کے ہاں چھپ گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا' تو عثمان ؓ ان (ابن ابی سرح) کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا کر دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! عبداللہ کی بیعت قبول فرمایئے۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا' ان کی طرف دیکھا' تین بار اس طرح ہوا' آپ نے ہر بار اس کا انکار فرمایا۔ تیسری بار کے بعد آپ نے ان سے بیعت فرمالی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہ تھا' جو اس کی طرف اٹھتا' جب دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو اس کو قتل کر دیتا؟'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کے جی میں کیا ہے؟ آپ اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ فرما دیتے۔ آپ نے فرمایا: ''نبی کو لائق نہیں کہ اس کی آنکھ خائن ہو۔''

امام ابو داود ؒ فرماتے ہیں: عبداللہ (بن ابی سرح) حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے۔ اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان کے ماں کی طرف سے بھائی تھے۔ انہوں نے جب شراب پی تھی تو حضرت عثمان ؓ نے ان کو حد لگائی تھی۔

...رم تھے اور اسلام کی شہرت ہی ان کے لیے اسلام کی دعوت تھی اس لیے ان... کر دیا جائے خواہ کعبہ کے پردوں ہی کے ساتھ کیوں نہ چمٹے ہوئے ہوں۔

175

سنن ابو داود (اردو)

www.KitaboSunnat.com

انہیں پکڑ کر مصر کا حاکم بنادیا عمرو بن العاصؓ کو ہٹا کر ،آگ لگ گئی امت کے اندر کہ یار ابو بکرؓ و عمرؓ کے عامل بُرے تھے ؟ وہ صحابہ کرام اور یہ چوکھرے ۔ تو راوی کہتا ہے حصین ابن المنذر کہ میں اس وقت عثمانؓ کی عدالت میں تھا جب ولید بن عقبہ لایا گیا تھا یہ گورنر کوفہ لایا گیا قد صلی الصبح رکعتین ثم قال أزیدکم شراب کے حالت میں نماز پڑھائی فجر اور سلام پھیر کر کہنے لگا اور پڑھنی ہے ؟

یعنی کدھر وہ لوگ ایسے ایسے چوٹی کے عشرہ مبشرہ والے ہٹادیے ، ٦ سال بعد ! ٦ سال حضرت عثمانؓ کے دور میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی مگر یہ کام خراب ہوا ، لوگوں نے اور کوئی اعتراض نہیں کیا ، آج قاتلان عثمانؓ کو جتنا مرضی کہو وہ خود صحابہ تھے دیکھیئے صفحہ ٤٧ تا ٤٩ ، میں نے اتنا تلاش کیا وہ بیعت رضوان والے تھے ، کوئی ایرا غیرا انہیں تھا نہ کوئی یہودی تھا ، خود وہ لوگ جن سے اللہ راضی تھا انہوں نے مکان گھیرا تھا اور ایک ہی مطالبہ تھا کہ یہ بندے جو ہیں انہیں ہٹادے اور ابو بکرؓ و عمرؓ والے لگادے

حضرت عبدالرحمٰن بن عدیس البلویؓ بیعت رضوان والے جو حضرت عثمانؓ کے خلاف حصار کرنے والوں کے سردار تھے

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ

431 اسد الغابہ

کے دادا نے عبدالرحمٰن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۳۵۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن مظعون

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن مظعون جمحی ہیں۔ ان کا نسب انشا
ان کی اور ان کے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ
نہیں کیا ہے اور میں نے ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے والد نے مدینہ
موجود تھیں پس بلاشک یہ عبدالرحمٰن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں

۳۳۵۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدی یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم نے ان
ہے جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۵۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدیس

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن [illegible] بن [illegible] بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ ابن
مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بلوی یعنی خاندان بلی سے ہیں اور صحابی تھے بیعت رضوان میں شریک تھے انہوں
نے بھی اس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جس نے ان کو شہید کیا تھا یہ اس کے سردار تھے
ان سے حضرت کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ابوالحصین ہیثم بن شفی اور عبدالرحمن بن شمامہ و ابوثور ہمی
ہیں ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس سے انہوں نے ابوالحصین حجری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عدیس سے روایت کی ہے کہ وہ
کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لئے) نکلیں گے اور وہ کوہ
طلیل میں قتل کیے جائیں گے۔
چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدیس بھی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا
تھا مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انہیں میں سے ایک سوار نے ابن عدیس کو
گرفتار کر لیا ابن عدیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اس سوار نے
جواب دیا کہ کوہ طلیل میں بہت سے شجر ہیں اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے اور ان کو وہیں ۳۶ ہجری میں قتل کر
ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عرابہ جہنی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ کہتے ہیں مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہے اس کو ابونعیم نے بیان کیا
ہے اور ان کا حال رفاعہ اور عبداللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبداللہ بن خبیب عبدالرحمٰن بن عرابہ جہنی سے روایت

حضرت عمرو بن حمق خزاعیؓ جو حضرت عثمانؓ کے خلاف حصار میں والوں میں تھے

۳۹۰۴۔ حضرت عمروؓ بن حمام انصاری

حضرت عمروؓ بن حمام بن جموح، انصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولو او اعینهم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون (ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آتے ہیں تاکہ تم ان کو جہاد میں جانے کے لئے سواری دو اور تم کہہ دیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہیں ہے پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں) یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۳۹۰۵۔ حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان اسلمی

حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان، اسلمی۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں آئے تھے بعد اس کے انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپ نے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوید میں جو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے تو ایک لونڈی عرب کی ان کو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے ان کو بہکایا اور یہ اس سے ملوث ہو گئے اور یہ محصن نہ تھے بعد اس کے ان پر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبیؐ کے حضور میں واپس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے ان پر حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو سو درہ مارے نہ بہت سخت ہوں نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۶۔ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے برسر فراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کود پڑے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ لیا تو موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے محمدؓ بھی حضرت عثمانؓ کا حصار کرنے والوں میں تھے

کے حلیف تھے اور ان کے والد یہود کے جلیل القدر عالم تھے۔ مالک بن مغول سے روایت ہے کہ انہوں سیار ابی الحکم سے انہوں شہر بن حوشب سے انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن سلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہمارے گھر آئے۔ فرمایا اللہ نے تمہاری طہارت کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں توریت میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، چنانچہ ہم ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔ ان کے لڑکے کو حضور اکرمؐ کی زیارت کا موقعہ ملا اور انہوں نے حضور سے روایت بھی کی۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۴۷۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن عثمان: یہ محمد بن ابوبکر الصدیق ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی ولادت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ذوالقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی۔ ان کی والدہ رفع حاجت کے لئے نکلی تھیں کہ وضع حمل ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے رسول کریم سے اس باب میں شرعی حکم دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد تہلیل و تسبیح کی اجازت ہے، لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو، کعبے کا طواف نہ کرے۔

ابوالحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اس نے عبدالرحمان بن قاسم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی کہ میرے بطن سے محمد بن ابوبکر صحرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر سے حضور اکرم نے فرمایا کہ غسل کے بعد تہلیل و تسبیح پڑھ لیا کرے۔ حضرت عائشہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی اور جب بعد میں ان کو خدا نے بیٹا دیا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا۔ حضرت عائشہ انہیں صحابہ کے زمانے میں اسی کنیت سے پکارتی تھیں اور کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کر لیا اور جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد ابوبکر نے ان سے شادی کر لی تھی، محمد حضرت علی کے ربیب ہو گئے اور جنگ جمل میں ان کے ساتھ تھے صفین کی جنگ میں بھی حضرت علی کے لشکر میں تھے بعد میں وہ مصر کے والی مقرر ہوئے اور وہیں قتل ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لئے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ نے کہا اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے بعد میں جب وہ مصر کے والی تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد کو شکست ہو گئی اور بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ پکڑے گئے اور قتل کر دئے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا۔ فرمایا میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی تھی اور چونکہ انہیں آگ میں جلایا گیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کبھی بھی بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا چونکہ مرحوم صاحب فضل اور عبادت گزار آدمی تھے اس لئے حضرت علی ان کو اچھا جانتے تھے اور وہ یحییٰ بن علی اور عبداللہ بن جعفر کے اخیافی بھائی تھے۔ تینوں نے

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ ◎ غلام ربانی عزیزؒ

المیزان

،اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا وہ موقع پر حضرت عثمانؓ کے حامی نے تیر مارا ایک صحابی رسول مارا گیا۔ پھر انہوں نے کہا یار تیرے سامنے مارا گیا پچھلے کیس مشکل ہیں اب مارا ہے نیار بن عیاضؓ دیکھیئے صفحہ ۵۱ کو اس بوڑھے صحابی کو، قصاص لے کر دے، یہ مانے نہیں ،انہوں نے دروازہ پھلانگ کر قتل دیا وہ بھی جذباتی ہو گئے وہ مسئلہ مشکل ہے مگر صحابہ کرام کے کتابیں کھول کر حالات دیکھو یہ تاریخ کن لوگوں نے لکھی ہے، نہ کوئی پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے وہ صحابہ تھے جو شہروں سے اکٹھے ہو کر آئے اور کہا حضرت عثمانؓ یہ بدل دے، نیک بندے لگا

نیار بن عیاض الاسلمیؓ جس کو حضرت عثمانؓ کے ساتھیوں نے تیر امارا: الإصابة فی تمییز الصحابة ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

(حرف النون — القسم الأول) (۱۹۷) (نیار)

باب — ن — ی

۸۸۳۶ (نِیار) بن ظالم ، بن عبس ، بن حَرام ، بن جُندب ، بن غَنم ، بن عَدی ، بن النجار ، الأنصاری . ذكره الطبری وقال : شهد أحداً ، ذكر ذلك أبو غسان المدنی .

۸۸۳۷ (نیار) بن عِیاض الأسلمی . ذكره الطبری ، وقال : كان من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ، وهو ممن كلم عثمان فی حصره ، وناشده الله ، وقتله بعضُ أتباع عثمان ، قالوا : وهذا أول مقتول فی ذلك الوقت . قلت : وقد ذكر ذلك ابن الكلبی فی قصة الشوری ، فذكر قصة الحصار ، قال : فقام نِیارُ بن عِیاض بن أسلم ، وكان شیخاً كبیراً ، فنادی عثمان ، فأشرف علیه ، فبینما هو كذلك إذ رماه رجل بسهم ، فنادی الناس : أَقِدْنا[1] بنیار ، فذكر القصة .

الإصابة فی تمییز الصحابة
لشیخ الاسلام إمام الحفاظ فی زمانه
شهاب الدین أبی الفضل أحمد بن علی العسقلانی
المعروف بابن حجر المولود سنة ۷۷۳ هـ الموافق ۱۳۷۲م
المتوفی سنة ۸۵۲ هـ الموافق ۱۴۴۹م
وبذیله كتاب
الاستیعاب فی معرفة الأصحاب
لأبی عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
مع تحقیق فضیلة الدكتور
طه محمد الزینی
الأستاذ بجامعة الأزهر
الجزء العاشر
الناشر
مكتبة ابن تیمیة
القاهرة

۸۸۳۸ (نِیار) بن مُكرَم الأسلمی . قال البخاری : روی
وعن عثمان ، وقال ابن أبی حاتم : عن أبیه : له صحبة ، وكذا قال ابن
التابعین ، وقد أخرج الترمذی فی صحیحه ، وابن خزیمة حدیثه فی مرا
فی غلبة الروم ، ووقع فی سیاقه عند ابن قانع بسنده إلی عروة ، عن نـ
ورجال السند ثقات ، وله حدیث آخر . وقال أبو عمر : هو أحد الأر
ابن سعد فی الطبقة الأولی من التابعین ، وأنكر أن یكون له صحبة ، و

إلی النبی صلی الله علیه وسلم — ذكره الطبری .
(۲۴۹۲) المنذر بن عَرفجة بن كعب بن النحاط بن كعب بن حار
شهد بدراً .
(۲۴۹۳) المنذر بن عمرو الدارمی . وفد إلی رسول الله صلی الله
أحمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن سعید بن قیس بن عبد الله بن المنذ
ثلاث وخمسین ومائتین . حدث عنه البخاری وأبو داود وجماعة . ذكـ
(۲۴۹۴) المنذر بن عمرو بن خنیس بن حارثة بن لوذان بن عبـــ

(۱) أقدنا : أعطنا القود وهو القصاص

توجس وقت پیش ہوا ولید بن عقبہ **فشهد عليه رجلان** ۲ بندوں نے گواہی دے آپؓ نے پھر حکم دیا حضرت علیؓ کو **يا علي قم فاجلده** علی اٹھ کوڑے مار **فقال علي قم يا حسن فاجلده** حضرت علیؓ کہنے لگے حسنؓ تو مار مگر حضرت حسنؓ کو اتنا دکھ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کام کیا کیوں ؟ وہ بندے برے تھے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کے زمانے کے تھے ؟ حضرت حسنؓ نے ناراضگی میں کہا اباجی !! **ول حارها من تولى قارها فكأنه وجد عليه** یہ مسلم شریف سے پڑھ رہا ہوں دیکھئے صفحہ ۵۳ اس سے معتبر کتاب کوئی نہیں تاریخ کو آگ لگاؤ۔

حضرت حسنؓ نے ناراضگی میں کہا کہ اباجی میں نے کوڑے شوڑے کہیں نہیں مارنے جس نے ٹھنڈا چکا ہے اسے گرم چکھنے دو، جس نے یہ حاکم بنائے ہیں وہ ہی مارتا پھرے کوڑے نمٹے ان سے ہم خواہ مخواہ میں لوگوں سے دشمنی لیتے پھریں ؟

توپھر حضرت علیؓ نے اپنے داماد بھتیجے عبداللہ بن جعفرؓ کو حکم دیا اٹھ ،انہوں نے ۴۰ تک مارا آپؓ نے کہا بس رک جا اللہ کے رسول نے ۴۰ مارے عمر نے ۸۰ مارے دونوں سنت ہیں مگر مجھے حضور ﷺ کا طریقہ پسند ہے۔ ایسے حاکم لائے ؟

گورنر کوفہ ولید بن عقبہ کے کرتوت : صحیح مسلم

صحیح مسلم شریف مترجم اردو عربی

الجامع الصحیح للامام المسلم

جلد دوم

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ *

نے صبح کی دو رکعت پڑھی تھیں، پھر بولے کہ میں تمہارے لئے زیادہ کرتا ہوں تو دو آدمیوں نے گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے، اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ یہ میرے سامنے قے کر رہا تھا، حضرت عثمانؓ بولے کہ یہ شراب پیے بغیر شراب کی قے کیسے کر سکتا ہے، حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اٹھو اس کو حد لگاؤ، حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا، اے حسنؓ اٹھ اور اسے کوڑے لگا، حضرت حسنؓ بولے، خلافت کی گرمی بھی اسی پر رکھو جو اس کی ٹھنڈک حاصل کر چکا ہے، حضرت علیؓ حسنؓ سے اس بات پر ناراض ہوئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفرؓ اٹھو اور اس کے کوڑے لگاؤ، چنانچہ انہوں نے کوڑے لگانے شروع کئے اور حضرت علیؓ نے شمار کرنا شروع کیا جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علیؓ نے فرمایا بس ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابو بکرؓ نے چالیس اور عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں، اور میرے نزدیک چالیس لگانا زیادہ بہتر ہیں، علی بن حجر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ اسماعیل نے کہا، میں نے داناج کی روایت

گورنر کوفہ ولید بن عقبہؓ کا حالت شراب میں نماز فجر پڑھانا، جس کی وجہ سے، جس کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کی مخالفت ہوئی

… اور اپنے نزدیک بہتر ہونے کے … جو فرمایا، اس کا مطلب بھی یہی ہے، او پھر قاضی عیاض فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہے، اور نیز فرمایا، شراب کم پی جائے یا زیادہ اس میں اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ حضرت علیؓ نے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی کوڑے لگانے کا مشورہ اور صلاح دی تھی اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نجاشی کو بھی اسی کوڑے لگائے، ان تمام وجوہ کی بنا پر روایت بخاری ہی کو ترجیح ہے اور یہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ، اوزاعی، احمد، ثوری اور اسحاق کا مذہب ہے، اور شراب کی حرمت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی، مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۹۵۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ ۱۹۵۳۔ محمد بن منہال الضریر، یزید بن زریع، سفیان الثوری،

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ … رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ … نَحْوَهُ *

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ … مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي … بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَ… جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ … بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُ… الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَ… فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْ… كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ…

(فائدہ) قرآن کریم میں سب سے … لوگوں پر وسعت اور فراخی ہو گئی اور …

۱۹۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ … يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَا…

۱۹۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو … هِشَامٍ عَ… عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي … الْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ … الرِّيفَ وَالْقُرَى *

۱۹۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ

شراب میں جوتیوں اور ٹہنیوں سے چالیس مرتبہ مارتے تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی، باقی اس میں شادابی اور گاؤں وغیرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبداللہ الداناج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن حماد، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ بن فیروز، مولیٰ ابن ابی عامر الداناج، حضرت حصین بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں

اور ادھر عبداللہ بن عامر بصرہ کا گورنر ۔دیکھئیے صفحہ ۵۵،۵۶ اس کے کرتوت یہ ہیں کہ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے، پورا بیت المال مسلمانوں کی جائیداد لوٹی مکہ دوڑ گیا حضرت عائشہؓ کو جا کہ جنگ کے لئے تیار کیا

عبداللہ بن عامر حضرت عثمانؓ کے ماموں کا بیٹا بیت المال لوٹ کہ مکہ بھاگ گیا : اسد الغابة الإمام ابن الأثیرؒ المتوفی ۶۳۰ھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

أُسْدُ الغَابَة فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَة

مصنف
عزالدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ

المیزان
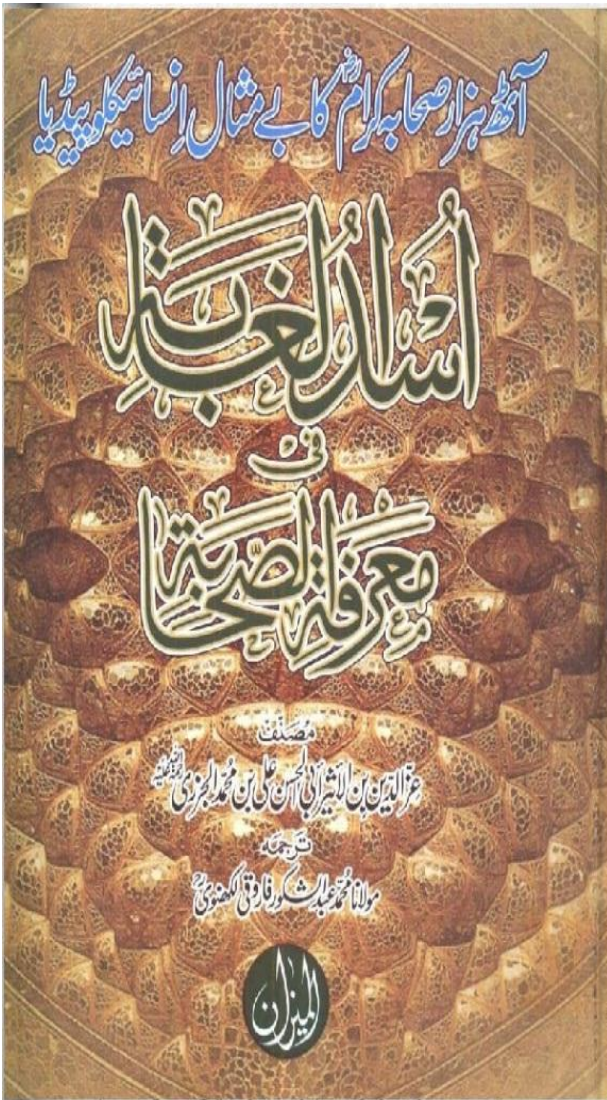
بھائی ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا
لوگ کہتے ہیں یمن کے قبیل
پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگو
تھی ابونعیم نے کہا ہے کہ پا
بن عدی بن کعب۔ ان دونو
مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔ ز
درمیان میں تھی۔
ان عـــد
مـقـابـل
شعیب نے زہری
دی ابوعمر کہتے تھے کہ نسب ا
سند سے عبداللہ بن احمد تک
سے لیث بن سعد نے محمد
عامر سے نقل کر کے بیان ک
اے عبداللہ یہاں آؤ میں تم
ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمای
ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں
میں کہتا ہوں کہ ابن م
لئے کہا گیا ہے کہ وہ عنز کی
قاسط بن ہنب بن افصی ب

اوران کا عنزہ سے ہونا جو کہ یمن سے ہے درست نہیں۔ اور عنزہ کو نون کی حرکت اور آخر پر ھاء کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پھر وہ عنزۃ بن اسد بن نزار جو کہ ربیعہ کا مشہور قبیلہ ہے۔ اور اہل نسب کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبداللہ عنز بن بکر بن وائل سے ہیں۔ یہ قول جن اہل نسب کا ہے ان میں سے ابن کلبی' ابن حبیب' زبیر بن ابی بکر اور ابن ماکولا وغیرہ ہیں۔

۳۰۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں اور اروی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور ان عبداللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسماء بن صلت سلمیہ ہیں۔ یہ عبداللہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن میں نبیؐ کے حضور میں لائے گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے اور آنحضرتؐ نے ان پر پڑھ کر پھوکا۔ عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن نگل لیا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملے گا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً پانی نکل آتا تھا۔ بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے ان کو ۲۹ھ میں بعد ابوموسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی ان کو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو ان کی عمر چوبیس یا پچیس برس کی تھی انہوں نے خراسان پورا فتح کر لیا اور اطراف فارس و سجستان و کرمان اور زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات میں سے تھا فتح کر لیا تھا انہوں نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انہی کی حکومت میں کسریٰ یزدگرد قتل ہوا۔ انہوں نے نیشاپور سے بطور شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے قرابت والوں اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انہوں نے بہت سا مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیئے سب ان کی تعریف کرتے تھے اس کے بعد پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہیں جنہوں نے عامر بن عبدالقیس عبدی کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انہی نے بصرہ میں بازار بنایا تھا کئی گھر مول لے کر انہوں نے گرا دیئے اور وہاں بازار بنا دیا انہی نے سب سے پہلے بصرہ میں اونی جبہ پہنا تو لوگوں نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے۔ پھر انہوں نے سرخ جبہ پہنا۔ انہی نے سب سے پہلے مقام عرفہ میں حوض بنائے اور وہاں نہر پہنچائی۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انہوں نے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چل دیئے مکہ میں انہیں طلحہ' زبیر اور حضرت عائشہؓ ملیں وہ لوگ شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے کہا نہیں بلکہ بصرہ جاؤ وہاں میں نے بہت کچھ بنایا ہے اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہاں بہت سے مرد ہیں چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل میں یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک ہوئے جب ان لوگوں کو شکست ہوئی تو یہ دمشق چلے گئے اور وہیں مقیم رہے صفین میں ان کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اور خلافت ان کو سپرد کر دی اور حضرت معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ بصرہ میں کچھ لوگوں کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نہ کریں گے تو وہ مال جاتا رہے گا چنانچہ تین برس کے لیے حضرت معاویہ نے ان کو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبداللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہے۔ ابن عامر کی وفات ۵۷ھ اور بقول بعض ۵۸ھ میں ہوئی انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ ان سخی لوگوں میں سے تھے جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام میں آئے گا ابونعیم نے ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عامر کہتے ہیں۔

بصرہ کے گورنر عبداللہ بن عامر کے کرتوت : الإصابة فی تمییز الصحابة حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

الإصابة فی تمييز الصحابة

لشيخ الاسلام إمام الحفاظ فى زمانه
شهاب الدين أبى الفضل أحمد بن على العسقلانى
المعروف بابن حجر المولود سنة ۷۷۳ھ الموافق ۱۳۷۱م
المتوفى سنة ۸۵۲ھ الموافق ۱۴۴۹م

وبذيله كتاب

الاستيعاب فى معرفة الأصحاب

لأبى عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

مع تحقيق فضيلة
الدكتور
طه محمد الزينى
الأستاذ بجامعة الأزهر

الجزء السابع

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة - هاتف ٨٦٤٢٤٠

ولم يزل معه حتى قُتِلا جميعاً ، وقال مُجاه
من التابعين ، وذكره ابن حِبان ، فى الصحابة
العسكرى له حديثين مُسْنَدَين فى كلّ م
عليه ، وآله وسلم حديث: لَيَغْزُوَنّ هذا
قلت : وسبقه لذلك ابن أبى حاتم ، وإنما ر
ذا هو عند مُسلم ، والنَّسائى ، وفى تاريخ ا
وأبى يَعْلى ، وغيرهم .

٦١٧٤ (عَبْد الله) بن أبى طَلحة
لأمه . تقدّم نسبه فى ترجمة والده ، ثبت
قالت : يا أنس ، اذهبْ به إلى النبى صلى الله
ريق النبى صلى الله عليه ، وآله وسلم وحَنـ
قال ابن سعد ، ولد بعد غَزْوة حنين ،
وأخيه لامه أنس ، روى عنه ابناه إسحاق ،
وغيرهم ، وقال أبو نُعَيم الأصبهانى : استُ

٦١٧٥ (عَبْدُ الله) بن عامر بن
عبد مَناف ، القُرَشى العَبْشَمى ، ابن
كرَيْز المذكور ، وأمها البَيْضاءُ بنتُ عبد
أسماء ، بنت الصَّلت السُّلمية . . ولد على
وهو صغير ، فقال : هذا أشبهنا ، وجعل
وآله وسلم ، فقال النبى صلى الله عليه وآله وسلم إنه لَمسقىّ ، وكان لا يُعالج أرضاً إلا ظهر له الماء ،
حكاه ابن عبد البر ، وقد روى عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم ، وما أظنه رآه ، ولاسمع منه ،
كذا قال ، وأثبت ابن حِبّان له رؤية ، وهو كذلك ، وقال ابن مَنْدة فى الصحابة : مات النبى صلى الله
عليه وآله وسلم ، وله ثلاث عَشرة سنة ، كذا قال ، وهو خطأ واضح ، فقد ذكر عمر بن شَبّة ،
فى أخبار البَصْرة ، أن النبى صلى الله عليه وآله وسلم ، وجد يوم الفتح عند عمير بن قتادة الليثى

خمس نِسْوة، فقال : فارقْ إحداهن. ففارق دَجاجة بنت الصَّلت، فتزوجها عامر بن كرَيْز ، فولدت
له عبدَ الله ، فعلى هذا كان له عِنْدَ الوفاة النبوية دون السنتين ، وهذا هو المعتمد ، والحديث المذكور
أخرجه ابن قانع ، وابن مَنْدة ، من طريق مُصعب الزبيرى ، حدثنى أبى ، عن جدّى مُصعب
ابن ثابت ، عن حَنْظَلة بن قيس ، عن عبد الله ، بن الزبير ، وعبد الله بن عامر : أن رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم قال : من قُتل دُون ماله فهو شهيد ، وليس فى السِّياق تصريح بسماعه ، فهو مرسل ،
وكان عبد الله جَرّاداً شُجاعاً ، ميموناً . ولاه عثمان البصرة بعد أبى موسى الأشعرى ، سنة تسع
وعشرين ، وضم إليه فارس بعد عُثمان بن أبى العاص ؛ فافتتح خُراسان كلها ؛ وأطراف فارس ؛
وسِجِستان ؛ وكِرْمان ؛ وغيرها حتى بلغ أعمال غَزنة ؛ وفى إمارته قُتل يَزْدجِرْد، آخر ملوك
فارس ؛ وأحرم ابن عامر من نَيْسابور شكراً لله تعالى ؛ وقدم على عثمان فلامه ؛ على تغريره بالنسك
وقدم بأموال عظيمة ففرقها فى قريش ؛ والأنصار ، وهو أول من اتخذ الحياض بعرَفة ؛ وأجرى إليها
العَين ؛ وقُتل عُثمان وهو على البصرة ؛ فسار بما كان عنده من الأموال إلى مَكة ؛ فوافى أبا طلحة ؛
والزبير ؛ فرجع بهم إلى البصرة فشهد معهم وَقعة الجمل ، ولم يحضر صِفّين . وولاه معاوية البصرة
ثلاث سنين ، بعد اجتماع الناس عليه ثم صرفه عنها ، فاقام بالمدينة ، ومات سنة سبع وخمسين ، وأوصى
إلى عَبد الله بن الزبير ، وأخباره فى الجود كثيرة وليست له رواية فى الكتب الستة ؛ لكن أشار
البخارى إلى قصة إحرامه ؛ فقال فى باب قوله تعالى « الحجُّ أشهرٌ معلومات » من كتاب الحج ؛
وقال ابن عباس : من السنة أن لا يُحرِم بالحج إلا فى أشهر الحج ؛ وكره عثمانُ أن يُحرم من خراسان ؛
أو كِرمان ، وذكرتُ فى تعليق التعليق أن سَعِيد بن مَنصور ؛ وأبا بكر بن أبى شَيْبة أخرجا من
طريق يونس ؛ بن عُبَيْد ؛ عن الحسن : أن عبدَ الله ؛ بن عامر أحرَم من خُراسان ؛ فلما قدم
على عُثمان لامه فيما صنع ، وكرهه ؛ وأخرجه عبد الرزاق ؛ من طريق محمد بن سِيرين ؛ قال
أحرم عبدُ الله بن عامر من خُراسان ؛ فقدم على عُثمان فلامه ؛ وقال : غَررت بنسكك ؛ وأخرج
البيهقى من طريق داود ؛ بن أبى هِند أن عبد الله بن عامر ، بن كرَيز حين فتح خُراسان قال : لأجعلن
شكرى لله أن أخرج من مَوضِعى مُحْرِماً ؛ فأحرم من نَيسابور ، فلما قدم على عُثمان لامه ،
على ماصنع ، قال البيهقى ، هو عن عُثمان مشهور .

٦١٧٦ (عبد الله) بن عبد الله بن سُراقة بن المعتمر العدوى . . تقدّم نسبه فى ترجمة أبيه ، قال

یعلی بن امیہ دیکھئے صفحہ ۵۸ سے بیت المال لوٹا یم کا وہ بھی چلا گیا مکہ ، فکر کس چیز کی تھی ؟؟ قاتلان عثمانؓ کے قصاص کی کوئی فکر نہیں تھی میں منبر پر کہہ رہا ہوں فکر اپنی تھی کہ علیؓ اگر مضبوط ہو گیا گورنر کٹھرے کے اندر ہوں گے کہ مروایا تم ہی لوگوں نے عثمانؓ کو ، حضرت عثمانؓ کی شہادت کے ذمہ دار تم ہی لوگ تھے ، تمہاری کرتوت اس کو بھگتنا پڑیں وہ تو نیک آدمی تھا ، اس لئے قاتلوں کی باری کہاں آنی تھی باری تو ہماری آنی ، ان گورنروں نے گٹھ جوڑ لیا کہ حضرت عثمانؓ کی مظلومیت کا شور مچادو ہم بچ جائیں گے کھپ پڑ جائے گی حکومت مضبوط تھی نا بغاوت ہی بغاوت ساروں نے بیت المال لوٹ کر جنگ پر خرچ کر دیا بی بی عائشہؓ کے ۔ حضرت علیؓ سے ٹکر لکر آپے ہوڑے ہو جائیں گے ۔ سازش بہت ہوئی تو یہ ولید بن عقبہ کی یہ کرتوت

یمن کا حاکم یعلی بن امیہ بیت المال لوٹ کے جنگ جمل کے لئے لے گیا: اسد الغابة الإمام ابن الأثیرؒ المتوفی ۶۳۰ھ
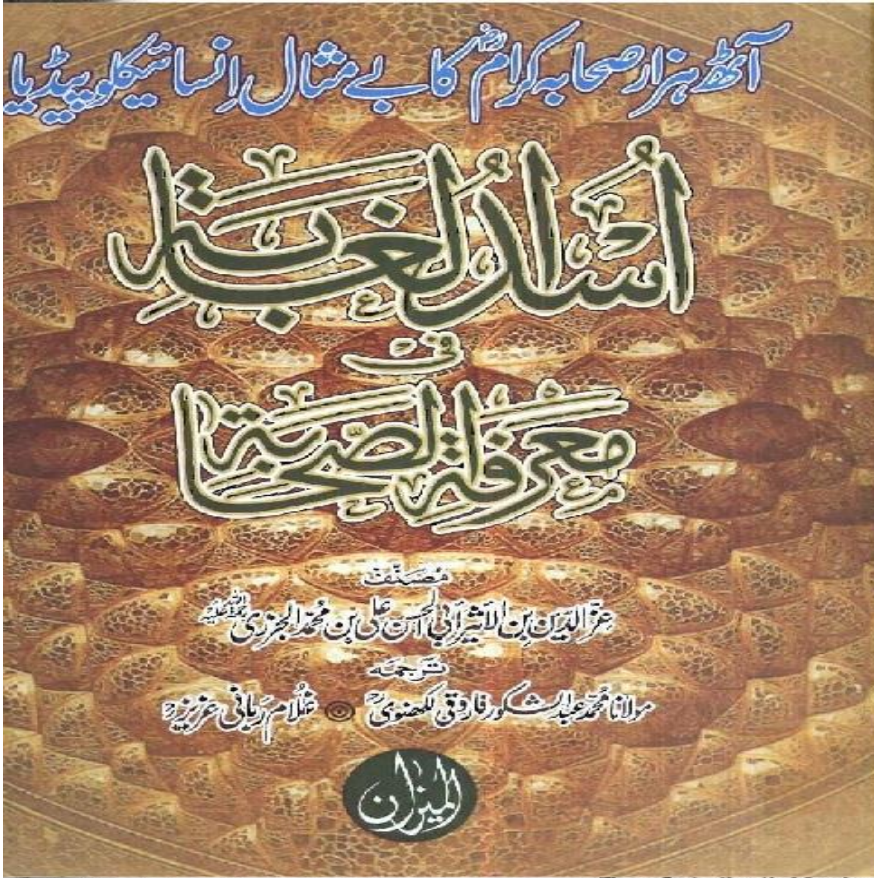
اسد الغابہ

۵۶۳۹۔ حضرت یعقوبؓ القبطی

حضرت یعقوبؓ القبطی ۔ جو ابو مذکور
غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کو یعقوب قبطی کہا
کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ لوگوں نے عر
سے خرید لیا۔ بعدہٗ حضورؐ نے فرمایا اس رقم
فلاں مصارف میں صرف کرو۔

راوی نے آزاد کرنے والے اور آز
نے اس کا نام یعقوب قبطی لکھا ہے یہ وہ شخص
گیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور بنو فہر ک

۵۶۴۰۔ حضرت یعلیٰؓ بن امیہ

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن
حنظلی ابوصفوان یا ابوخالدان کا عرف یعلی
روایت میں منیہ دختر حارث بن جابر آیا
کے بیٹے عبداللہ کی رائے ہے۔ اور ایک ر
امیہ کی دادی ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر
دادی تھیں اور یعلی بن امیہ تمیمی (حلیف بن
اور محدثین اور مورخین کی رائے یہ ہے کہ منیہ دختر غزوان عتبہ کی ہمشیرہ ہیں۔

یعلی بن منیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے ابن مندہ کے مطابق یہ صحابی غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ نیز یہ بنو نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انہیں حضرت عمرؓ نے یمن کے ایک حصے کی حکومت دی تھی بعد میں حضرت عثمانؓ نے انہیں صنعا کا والی مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ حضرت عثمان سے ملنے آئے تو اتفاقاً حضرت علی کا گزر ادھر سے ہوا۔ وہاں ایک عمدہ سا خچر بندھا دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا ہے جب معلوم ہوا کہ یعلی بن منیہ کا ہے تو تعجب سے فرمایا بلاشبہ یعلی کو خلیفہ کا تقرب خاص حاصل ہے۔

مدائنی لکھتے ہیں کہ یعلی یمنی افواج کے کماندار تھے کہ انہیں خلیفہ کی شہادت کی خبر ملی وہ ان کی امداد کے ارادے سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے اور ان کی ران ٹوٹ گئی بعد از ایام حج وارد مکہ ہوئے تو لوگ ان سے ملنے آئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوگا۔ اس کے سازو سامان کی فراہمی ان کے ذمے ہوگی چنانچہ انہوں نے زبیر بن عوام کو ایک ہزار چار سو اونٹ نیز قریش کے ستر آدمیوں کو اور ام المومنین عائشہ کو وہ اونٹ فراہم کیا۔

اور دوسری طرف حضرت عثمانؓ اپنی سادگی کی وجہ سے جس کے بارے میں امام صالح مقبلیؒ لکھتے ہیں کہ یہ بظاہر صلہ رحمی ہے، نیک ہے اور ہو سکتا یہی نیت چاچاے کو بلا لیا، یہی چاچا جو ہے حضرت عثمانؓ کو بوری میں بند کرکے دکھ دیتا تھا جب آپؓ اسلام لے آئے حکم بن ابی العاص، رسول اللہ ﷺ نے ساری دنیا کو معاف کر دیا، کوئی جرم ہی تھا جس کی وجہ سے محدثین نے لکھا کہ انہیں حضور ﷺ طائف جلاوطن کر دیا، کہ مکہ میں نہیں رہو گے نہ مدینہ میں، طائف بھیج دیا۔

حضرت عثمانؓ نے ان کو بلا لیا، حکم تھوڑا مجرم نہیں ساتھ ہی اس کا بیٹا آگیا مروان، مروان کو حضرت عثمانؓ نے بیٹی دے دی اور ساتھ حکومت سپر کر دی، یعنی وہ لوگ جن کے بارے میں صحابہ کرام کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہو بھی گئے جوتیوں میں رہیں، یہ اس قابل ہیں کہ مسلمانوں کے سربراہ بن جائیں؟ وہ حکم بھی مشورے دینے لگا، حکم کے بارے میں سن لو علامہ البانیؒ صاحب نے بھی محدثین کو کہا ابن حجرؒ اور ذہبیؒ کو کہ خدا کا خوف کرو اس سے تو علم حدیث بے اعتبار ہو گئی جب حضرت عثمانؓ کے چاچے کی باری آئی تو تم لوگ پردے ڈالنے لگے حالانکہ مانتے تھے کہ حضور ﷺ نے اس پر لعنت کی ہے دیکھیے صفحہ ۶۰ تا ۶۳ یہ پوری فصل ہے **ليدخلن عليكم رجل لعين يعني حكم بن ابى العاص** احمدؒ بزارؒ ساروں نے اس حدیث کی تخریج کی۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا اب تمہارے پاس ایک شخص آنے والا ہے جس پر اللہ نے لعنت کی ہے یہ حکم بن ابی العاص ہے یہ مروان کا باپ، حضور ﷺ نے نکال دیا، ابو بکرؓ و عمرؓ نے نہیں بلایا انہوں نے بلایا، بلا کر اس کے بیٹے مروان کو حکومت سونپ دی اور ساری سلطنت کا سیکریٹری مقرر کر دیا، سرکاری مُہر انہیں دے دیئے، طلحہؓ زبیرؓ اور علیؓ جیسے لوگ پیٹ مر گئے کہ حضرت عثمانؓ تو ہمارا بھائی ہے تو پہلے والے مسلمانوں میں سے ہماری مان!!!، یہ وہی لوگ ہیں جو تمہیں دکھ دیتے تھے جب تو نے کلمہ پڑھا ان کی نہ مان، یہ

بنا بنایا کھیل حضور ﷺ کا خراب کر دیں گے، بات ہی نہیں سنی، مروان کان بھرتا تھا یہ تجھ سے حسد کرتے، کام سارے ٹھیک ہیں، پرواہ نہ کی۔ یہ **سلسلة الأحاديث الصحيحة جلد ۷ حديث نمبر ۳۲۴۰** ۱۹۷ سے چلتی ہے ساری کتابوں سے اکٹھا کیا علامہ البانیؒ صاحب نے۔

مروان کا باپ حکم بن ابی العاص ملعون تھا : سلسلۂ احادیث صحیحہ اردو : علامہ البانیؒ المتوفی ۱۹۹۹ء

١ ـ أما حديث أبي هريرة: فأخرجه الحاكم: ٤/ ٤٨٠

٢ ـ وأما حديث ثوبان: فأخرجه الطبراني في "المعجم الكبير": ٢/ ٩٢/ ١٤٢٥

٣ ـ وأما حديث سعيد بن المسيب: فأخرجه الخطيب في "التاريخ": ٩/ ٤٤

حکم بن ابی العاص ملعون تھا

(٣٥٣٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ لِيَلْحَقَنِي، فَقَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: ((لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَعِيْنٌ۔)) فَوَاللهِ! مَازِلْتُ وَجِلًا أَتَشَوَّفُ دَاخِلًا وَخَارِجًا حَتّٰى دَخَلَ فُلَانٌ: الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ جانا تھا، اس لیے وہ کپڑے پہننے کے لیے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم پر لعنتی آدمی داخل ہوگا۔'' اللہ کی قسم! میں قلق و اضطراب میں مبتلا رہا (کہ کون اس وعید کا مستحق ٹھہرتا ہے) اور آنے جانے والوں پر نگاہ لگائے رکھی، حتی کہ حکم بن ابو عاص داخل ہوا۔

٢٤٧

بد بخت

ار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ
ی العشیر ہ میں رفیق تھے، جب رسول اللہ ﷺ
ے اور قیام کیا تو ہم نے بنو مدلج قبیلے کے کچھ لوگوں
کہ وہ کھجوروں میں اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے
دنا علی نے مجھے کہا: ابو الیقظان! کیا خیال ہے کہ اگر
کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں کہ یہ کیسے کام کرتے
ہم ان کے پاس چلے گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام
ہے، پھر ہم پر نیند غالب آ گئی۔ میں اور سیدنا علی
ں کے ایک جھنڈ میں چلے گئے اور مٹی میں لیٹ کر سو
لہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے پاؤں کے
ت دے کر جگایا اور ہم مٹی میں غبار آلود ہو چکے
ب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی پر مٹی دیکھی تو
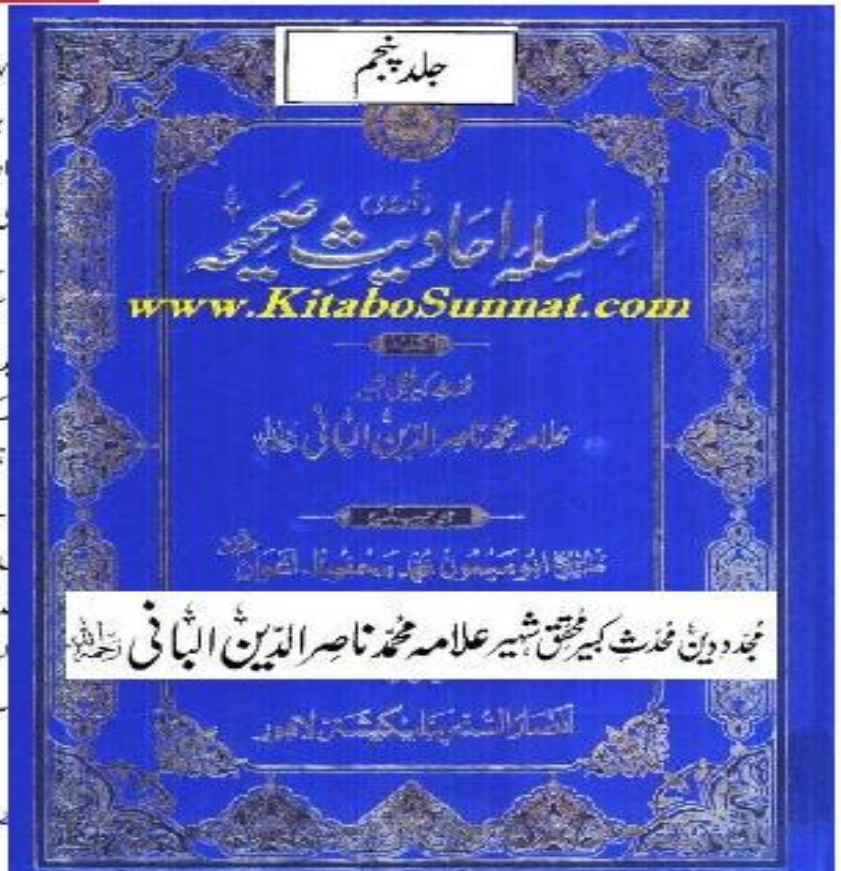
حکم بن ابی العاص ملعون تھا : مسندِ احمد امام احمد بن حنبلؒ المتوفی ۲۴۱ ھ

٦٥٢٠ ـ حدثنا ابنُ نُمير، حدثنا عثْمانُ بنُ حَكيم، عن أبي أُمَامَة بن سَهْل بن حُنَيْفٍ

عن عبدالله بن عمرو، قال: كنَّا جلوساً عند النبيِّ ﷺ، وقد ذهب عمرو بن العاصي يَلْبَسُ ثيابَه ليَلْحَقَني، فقال ونحن عنده: «لَيَدْخُلَنَّ عليكم رَجُلٌ لَعِينٌ»، فوالله ما زِلْت وَجِلاً، أتَشَوَّفُ داخلاً

= وأورده البخاري في الكنى
وأبي عوانة، كلاهما عن الأعم
قال البخاري: وروى وكيع
عن النبي ﷺ، مرسل، أي:
وفي الباب عن أبي الدردا
وعن أبي ذر عند التـرم
(٧١٣٢)، وصححه الحاكم على
مالك بن مرثد وأباه لم يخرج
وعن أبي هريرة عند ابن أبي
هارون، عن أبي أمية بن يعلى
هريرة، وأبو أمية ضعيف.
وأخرج الحديث ابن سعد
مسكين، عن مالك بن دينار،
وأخرجه أيضاً ٤/٢٢٨ عن
عن محمد بن سيرين، مرسلاً.
قال ابن حبان تعقيباً على
حسب الحال في شيء بعينه، إ
الخضراء المصطفى ﷺ، والص
وانظر «شرح مشكل الآثار»

الموسوعة الحديثية
مُسْنَد الإمام أحمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ م)
الجزء الحادي عشر
حققه وخرّج أحاديثه وعلّق عليه
شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد
مؤسسة الرسالة

٧١

وخارجاً(١)، حتى دخل فلان(٢)، يعني الحَكَم(٣).

٦٥٢١ ـ حدثنا ابن نُمير، حدثنا الحسنُ بنُ عمرو، عن أبي الزُّبير عن عبدالله بن عمرو: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: «إذا رَأَيْتُمْ

(١) في (س) و(ق): داخل وخارج.

(٢) في (ص): فوالله ما زلت أتشوف وجلاً حتى دخل فلان.

(٣) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عثمان بن حكيم، وهو ابن عبَّاد بن حُنَيْف الأنصاري، فمن رجال مسلم. ابن نُمير: هو عبدالله، وأبو أمامة: هو أسعد.

وأخرجه البزار (١٦٢٥) من طريق عبدالله بن نمير، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلم هذا بهذا اللفظ إلا عن عبدالله بن عمرو، بهذا الإسناد.

وذكره الهيثمي في «المجمع» ١/١١٢، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، وأورده بنحوه ٥/٢٤٣ بروايتين، وقال: رواه كله الطبراني... وحديثه مستقيم، وفيه ضعف غير مبين، وبقية رجاله رجال الصحيح.

قلنا: كذا ورد في مطبوع «المجمع»، لم يرد اسم الراوي الذي وصفه بقوله: حديثه مستقيم، فتركنا محله بياضاً فيه نقط.

ورواه ابنُ عبدالبر في «الاستيعاب» ١/٣٦٠ بإسناده من طريق عبدالواحد بن زياد، عن عثمان بن حكيم، عن شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو، عن عبدالله بن عمرو.

والحكم: هو ابن أبي العاص الأموي ـ عم عثمان بن عفان ـ، والد مروان، كان من مسلمة الفتح، وله أدنى نصيب من الصحبة، سكن المدينة، ثم أخرجه رسولُ الله ﷺ منها إلى الطائف، فبقي فيها إلى أن أعاده عثمان في خلافته إليها. وانظر لزاماً «أسد الغابة» ٢/٣٧-٣٨، و«سير أعلام النبلاء» ٢/١٠٧-١٠٨، و«تاريخ الإسلام» ص٣٦٥، وفيات سنة ٣١، و«فتح الباري» ١٣/٩-١١، و«الإصابة» ١/٣٤٥-٣٤٦.

٧٢

مروان کا باپ ملعون حکم بن ابی العاص ملعون تھا : سلسلة الأحاديث الصحيحة العلامة الألباني المتوفى ۱۴۲۰ھ
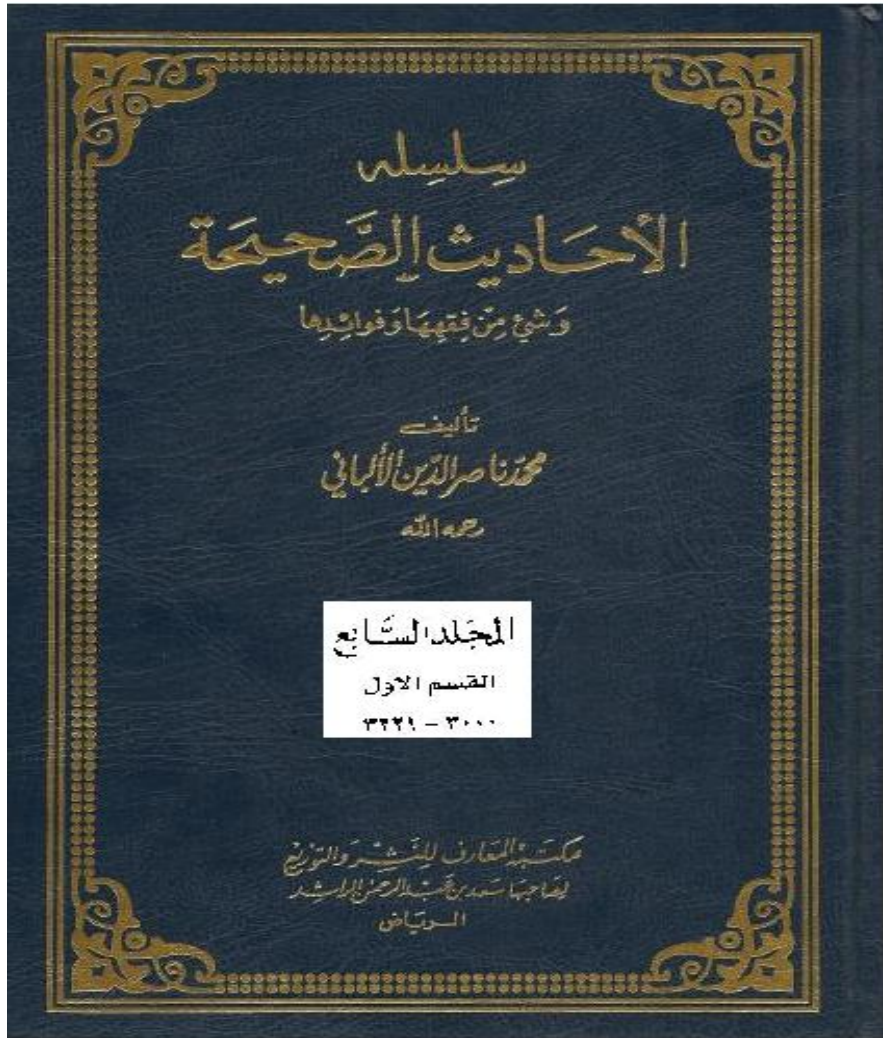
قلت : ما زلت حت
بعدها أبداً .

أخرجه الطبراني

قال الهيثمي عقب

«رواه الطبراني ، و
حبان وغيره ، وضعفه ا

وأقول : لم يرو عن
وبخاصة أن ابن معين
معين ليس بجيد ، بل
أخرى . وتوثيقه لعبـ
الحديث عند الطبراني
طريقه أيضاً ، فاقتضى

٣٢٤٠ ـ (لَيدْخُلَنَّ عليكُم رجلٌ لَعينٌ . يعني : الحكَمَ بنَ أَبي العاصِ) .

أخرجه أحمد (٢/١٦٣) ، والبزار في «مسنده» (٢/٢٤٧) من طريق عبدالله ابن نُمير : ثنا عثمان بن حَكيم عن أبي أمامة بن سهل بن حُنَيف عن عبدالله بن عمرو قال :

---

(١) وقد بينت ذلك في «تيسير الانتفاع» .

٧١٩

كنا جلوساً عند النبي ﷺ ، وقد ذهب عمرو بن العاص يلبس ثيابه ليلحقني ، فقال ونحن عنده : . . . فذكر الحديث ، فوالله ! ما زلت وجلاً أتشوَّف داخلاً وخارجاً حتى دخل فلان : الحكم [بن أبي العاصي] .

والزيادة للبزار ، وقال :

«لا نعلمه بهذا اللفظ إلا عن عبدالله بن عمرو بهذا الإسناد» .

قلت : وهو إسناد صحيح على شرط مسلم ، وقال الهيثمي (٥/٢٤١) :

«رواه أحمد والبزار والطبراني في «الأوسط» ، ورجال أحمد رجال (الصحيح)» .

وله شاهدان قويّان ساقهما البزار :

أحدهما : من طريق الشعبي قال : سمعت عبدالله بن الزبير يقول ـ وهو مستند إلى الكعبة ـ : وربِّ هذا البيت ! لقد لعن الله الحكم ـ وما ولد ـ على لسان نبيه ﷺ .

وقال البزار :

«لا نعلمه عن ابن الزبير إلا بهذا الإسناد» .

قلت : وهو إسناد صحيح أيضاً ، رجاله كلهم ثقات رجال الشيخين ؛ غير شيخ البزار (أحمد بن منصور بن سَيَّار) ، وهو ثقة ، ولم يتفرد به كما يشعر بذلك تمام كلام البزار :

«ورواه محمد بن فُضَيل أيضاً عن إسماعيل عن الشعبي عن ابن الزبير» .

ولذلك لم يسع الحافظَ الذهبي ـ مع تحفظه الذي سأذكره ـ إلا أن يصرِّح في «تاريخ الإسلام» (٢/٥٧) بقوله :

٧٢٠

اور آخیر میں حضرت عائشہؓ کو ایک پر مروان نے ایک موقع پر یزید کی ولی عہدی پر عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ پر جھوٹ باندھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا چپ کر ! ! تیرے باپ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے تو بھی اس کا ایک ٹکڑا ہے دیکھیئے صفحہ ٦٥ تا ٦٧ ، ملعون تو ہمیں طعنے دیتا ہے ؟

یزید کی ولی عہدی کے وقت مروان کا حضرت عائشہؓ کے بھائی پر الزام: حضرت عائشہؓ نے کہا تیرا باپ ملعون ہے تو بھی اس لعنت کا ٹکڑا ہے

«إسناده صحيح» . وسكت عنه في «السير» (١٠٨/٢) ؛ ولم يعزه لأحد !

وقد أخرجه أحمد أيضاً (٥/٥) : ثنا عبدالرزاق : أنا ابن عيينة عن إسماعيل ابن أبي خالد عن الشعبي .

وهذا صحيح على شرط الشيخين كما ترى .

والشاهد الآخر : يرويه عبدالرحمن بن مَعْنٍ (وهو ابن مَغْرَاءَ) : أنبأ إسماعيل ابن أبي خالد عن عبدالله البَهِيِّ ـ مولى الزبير ـ قال :

كنت في المسجد ، ومروان يخطب ، فقال عبدالرحمن بن أبي بكر : والله ! ما استخلف أحداً من أهله . فقال مروان : أنت الذي نزلت فيك ﴿**والذي قال لوالديه أفٍّ لكما**﴾ ، فقال عبدالرحمن : كذبت ، ولكن رسول الله ﷺ لعن أباك ، وقال البزار :

«لا نعلمه عن عبدالرحمن إلا من هذا الوجه» .

قلت : وإسناده حسن كما قال الهيثمي ، وأقره الحافظ في «مختصر الزوائد» (٦٨٦/١) .

وقد وجدت لابن مغراء متابعاً قوياً ، وهو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة ، وقد ساقه بسياق أتم وأوضح ، رواه عنه ابن أبي حاتم ـ كما في «تفسير ابن كثير» (١٥٩/٤) ـ عن عبدالله البهي قال :

إني لفي المسجد حين خطب مروان فقال : إن الله تعالى قد أرى أمير المؤمنين في (يزيد) رأياً حسناً وأن يستخلفه ، فقد استخلف أبو بكرٍ عمرَ ـ رضي الله عنهما ـ . فقال عبدالرحمن بن أبي بكر ـ رضي الله عنهما ـ : أهرقلية؟! إن أبا بكر ـ رضي الله عنه ـ ما جعلها في أحد من ولده ، وأحد من أهل بيته ، ولا جعلها معاوية إلا رحمة وكرامة لولده ! فقال مروان : ألست الذي قال لوالديه : ﴿**أفٍّ لكما**﴾؟ فقال

٧٢١

عبدالرحمن : ألست يا مروان ! ابن اللعين الذي لعن رسولُ الله ﷺ أباك؟! قال : وسمعتهما عائشة ـ رضي الله عنها ـ ، فقالت : يا مروان ! أنت القائل لعبدالرحمن كذا وكذا؟! كذبت ! ما فيه نزلت ، ولكن نزلت في فلان بن فلان . ثم انتحب مروان (!) ثم نزل عن المنبر حتى أتى باب حجرتها ، فجعل يكلمها حتى انصرف .

قلت : سكت عنه ابن كثير ، وهو إسناد صحيح .

وأخرجه البخاري في «صحيحه» (٤٨٢٧) بإسناد آخر مختصراً ، وفيه :

فقال (مروان) : خذوه ! فدخل بيت عائشة ، فلم يقدروا عليه .

وفيه إنكار عائشة على مروان .

وأخرجه النسائي في «الكبرى» (٦/٤٥٨ ـ ٤٥٩) من طريق ثالثة من رواية شعبة عن محمد بن زياد قال :

لما بايع معاوية لابنه قال مروان : سنة أبي بكر وعمر ! فقال عبدالرحمن بن أبي بكر : سنة هرقل وقيصر !

وفيه أن عائشة قالت رداً على مروان :

كذب والله ! ما هو به ، ولو شئت أن أسمي الذي أُنزلت فيه لسمَّيته ، ولكن رسول الله ﷺ لعن [أبا][1] مروان ، ومروان في صلبه فَضَض[2] من لعنة الله .

قلت : وإسناده صحيح ، وعزاه الحافظ في «الفتح» (١٣/٥٧٧) ، والسيوطي في «الدر» (٦/٤١) لعبد بن حميد ، وابن المنذر ، والحاكم ـ وصححه ـ ، وابن مردويه .

---

(١) سقطت من «سنن النسائي» ، واستدركتها من «الدر» .

(٢) أي : قطعة وطائفة منها ؛ كما في «النهاية» ، وفي «الدر» : (فضفض) ! فهو تصحيف ، وكذلك وقع في «تفسير ابن كثير» ، فليصحح .

٧٢٢

امیر معاویہ کا یزید کی بیعت کے لئے حضرت عائشہؓ کے بھائی کو رشوت : **سلسلة الأحاديث الصحيحة جلد** ۷ صفحہ ۷۲۵

امیر معاویہ کا بیٹے کے بیعت کے لئے حضرت عائشہؓ کے بھائی کو لاکھ درہم بھیجنا، انہوں نے انکار کرکے کہا: میں اپنا دین دنیا کے بدلے بیچوں؟

«وله أدنى نصيب من الصحبة» !

(تنبيه) : وأما ما رواه الحاكم (٤٧٦/٣) من طريق **إبراهيم بن محمد بن** عبدالعزيز بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف عن أبيه عن جده قال :

بعث معاوية إلى عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق ـ رضي الله عنهما ـ بمئة ألف درهم بعد أن أبى البيعة ليزيد بن معاوية ، فردها عبدالرحمن وأبى أن يأخذها ، وقال : أبيع ديني بدنياي؟! وخرج إلى مكة حتى مات بها .

بيض له الحاكم والذهبي ، وكأنه لظهور ضعفه ؛ فإن إبراهيم هذا قال ابن عدي :

«عامة أحاديثه مناكير» .

٣٢٤١ ـ (مَعَ أحدِكُما ج

عظيمٌ يشهدُ القتالَ ، أو قالَ :

أخرجه ابن أبي شيبة في «

وابن سعد في «الطبقات» (٧٥/٣

(٢٨٣/١ ـ ٢٨٣) ، وابن أبي عاص

من طريق مِسْعَر عن أبي عون الثق

النبي ﷺ ولأبي بكر ـ رضي الله

«صحيح الإسناد» . ووافقه ا

وقال البزار :

«لا نعلمه يروى عن النبي ﷺ

٧٢٥
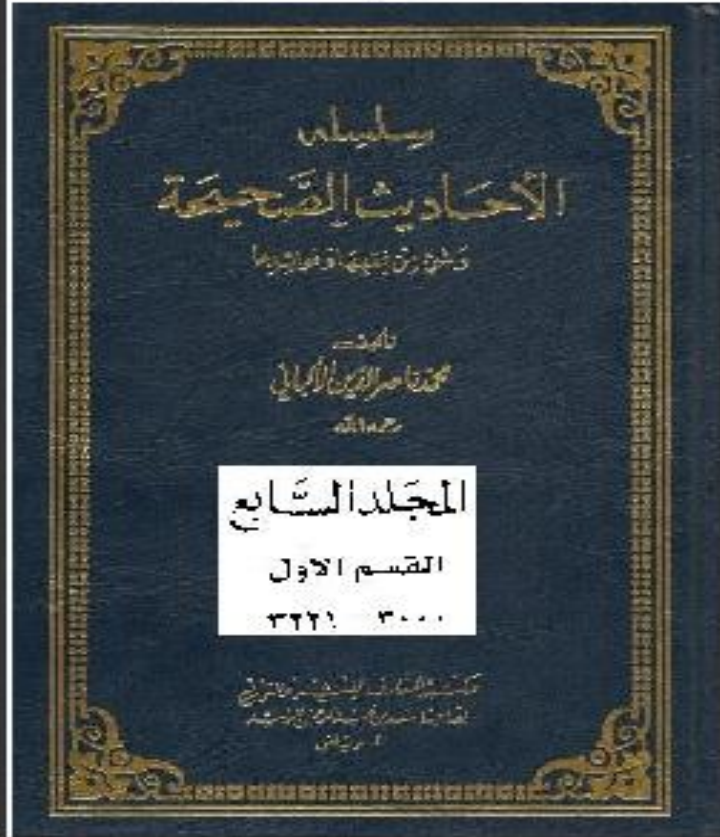
تو ادھر علامہ البانیؒ صاحب کہتے ہیں کہ ایسے ایسے علماء تعصب کی وجہ[ے ٦٩ تا ٧٠] سے کہ حضرت عثمانؓ کے چاچے پر لعنت والی بات دھوکہ ہے یعنی یہ آٹھ دس صفحے ۔ ۷۱۹ سے لے کر ۷۲۵ تک ۔

علامہ البانیؒ کا ابن حجرؒ اور امام ذہبیؒ پر تعجب کہ انہوں نے کہا حکم پر لعن والی حدیث جھوٹ ہے، حضرت عثمانؓ کے چچا ہونے پر، جب کہ وہ مانتے ہیں کہ حدیث صحیح ہے۔

ثم وجدت لحديث الترجمة طريقاً أخرى عن ابن عمرو ، من رواية ابن عبدالبر في «الاستيعاب» بإسناده الصحيح عن عبدالواحد بن زياد : حدثنا عثمان ابن حكيم قال : حدثنا شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال : قال رسول الله ﷺ : . . . فذكره .

قلت : وهذا إسناد صحيح أيضاً ؛ فإن رجاله كلهم ثقات ، وعبدالواحد بن زياد ثقة محتج به في «الصحيحين» ، ولم يتكلموا فيه إلا في روايته عن الأعمش خاصة ، وهذه ليست منها كما ترى ، وعليه : يكون لعثمان بن حكيم إسنادان صحيحان في هذا الحديث ، وذلك مما يزيد في قوّته . والله سبحانه وتعالى أعلم .

وهذه الطريق كالطريق الأولى ؛ سكت عنها الذهبي في «التاريخ» !

هذا ؛ وإني لأعجب أشدَّ العجب من تواطؤ بعض الحفاظ المترجمين لـ(الحكم) على عدم سوق بعض هذه الأحاديث وبيان صحتها في ترجمته ، أهي رهبة الصحبة ، وكونه عمَّ عثمان بن عفان ـ رضي الله عنه ـ ، وهم المعروفون بأنهم لا تأخذهم في الله لومة لائم؟! أم هي ظروف حكومية أو شعبية كانت تحول بينهم وبين ما كانوا يريدون التصريح به من الحق؟ فهذا مثلاً ابن الأثير يقول في «أسد الغابة» :

«وقد روي في لعنه ونفيه أحاديث كثيرة ، لا حاجة إلى ذكرها ، إلا أن الأمر المقطوع به : أن النبي ﷺ ـ مع حلمه وإغضائه على ما يكره ـ ما فعل به ذلك إلا لأمر عظيم» .

وأعجب منه صنيع الحافظ في «الإصابة» ؛ فإنه ـ مع إطالته في ترجمته ـ صدَّرها بقوله :

«قال ابن السكن : يقال : إن النبي ﷺ دعا عليه ، ولم يثبت ذلك» !

٧٢٣

وسكت عليه ولم يتعقبه بشيء ، بل إنه أتبعه بروايات كثيرة فيها أدعية مختلفة عليه ، كنت ذكرت بعضها في «الضعيفة» ، وسكت عنها كلها وصرح بضعف بعضها ، وختمها بذكر حديث عائشة المتقدم : أن رسول الله ﷺ لعن أباك وأنت في صلبه . ولكنه ـ بديل أن يصرح بصحته ـ ألمح إلى إعلاله بمخالفته رواية البخاري المتقدمة ، فقال عقبها :

«قلت : وأصل القصة عند البخاري بدون هذه الزيادة» !

فأقول : ما قيمة هذا التعقب ، وهو يعلم أن هذه الزيادة صحيحة السند ، وأنها من طريق غير طريق البخاري؟! وليس هذا فقط ، بل ولها شواهد صحيحة أيضاً كما تقدم؟! اكتفيت بها عن ذكر ما قد يصلح للاستشهاد به ! فقد قال في آخر شرحه لحديث : «هلكة أمتي على يدي غلمة من قريش» من «الفتح» (١٣/ ١١) :

«وقد وردت أحاديث في لعن الحكم والد مروان وما ولد . أخرجها الطبراني وغيره ؛ غالبها فيه مقال ، وبعضها جيد ، ولعل المراد تخصيص الغلمة المذكورين بذلك» !

وأعجب من ذلك كلّه تَحَفُّظُ الحافظ الذهبي بقوله في ترجمة (الحكم) من «تاريخه» (٢/ ٩٦) :

«وقد وردت أحاديث منكرة في لعنه ، لا يجوز الاحتجاج بها ، وليس له في الجملة خصوص من الصحبة بل عمومها» !

كذا قال ! مع أنه ـ بعد صفحة واحدة ـ ساق رواية الشعبي عن ابن الزبير مصححاً إسناده كما تقدم !! ومثل هذا التلون أو التناقض مما يفسح المجال لأهل الأهواء أن يأخذوا منه ما يناسب أهواءهم ! نسأل الله السلامة .

٧٢٤

اتنا ملعون آدمی اور اس کو واپس بلالیا اور اس کے بیٹے کو حکومت سپرد کر دی ؟

اور یہ بیٹا حضرت عثمانؓ کی موت کا سبب بنا ہے ، کوئی اور نہ ڈھونڈو نہ کوئی بات ہے نہ کوئی یہودی تھا ، صرف یہ لغزش ایڈمنسٹریشن ! ! کہ پرانے بندے ہٹا کر چھو کرے لے آئے ، خاندان کے لوگ ، جن کے اندر کوئی قابلیت نہیں ، ٹھیک وہ جرنیل ہوں گے ، ملک فتح کریں گے مگر ان کے اندر وہ تقوی اور پرہیزگاری نہیں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں تھی ، صحابہ کرام کدھر ؟ ان کہ معزولی کی وجہ سے اور اور کوئی شراب پیتے پکڑا گیا کوئی کہاں ؟

توامام لکھتے ہیں یہ البدایہ والنہایہ امام ابن کثیرؒ طالب علم جانتے ہیں یزید کی جتنی بریئت کر سکتے تھے کی ، شامی تھے مگر حق بھی لکھتے تھے ، مروان کے حالات جہاں لکھے جلد ۱۱ ادھر لکھا کہ حضرت عثمانؓ کو مروانے کا سبب کون تھا ؟ کس کا قصور تھا ؟ ان کے باپ کو جب بلالیا صفحہ ۱۱۷ **وقد كان أبوه الحكم من اكبر أعداء النبى** ﷺ فرمایا اس کا باپ جو ہے حضور ﷺ کے دشمنوں میں بڑا دشمن ہے [دیکھیے صفحہ ۷۲] بے ایمان [۷۳]، **وإنما ألسم يوم الفتح** مکہ فتح ہوا تو اسلام لے آیا **وقدم الحَكم المدينة ، ثم طرده النبى ﷺ إلى الطائف** اسلام لایا مدینہ داخل ہوا تو حضور ﷺ نے کہا نکل جا ! ! ! اور ساروں کو معافی ہے تو مدینہ میں نہیں آئے گا

مراون کا باپ حکم بن ابی العاص حضور ﷺ کے دشمنوں مین بڑا دشمن، مدینے سے نکال دئے گئے
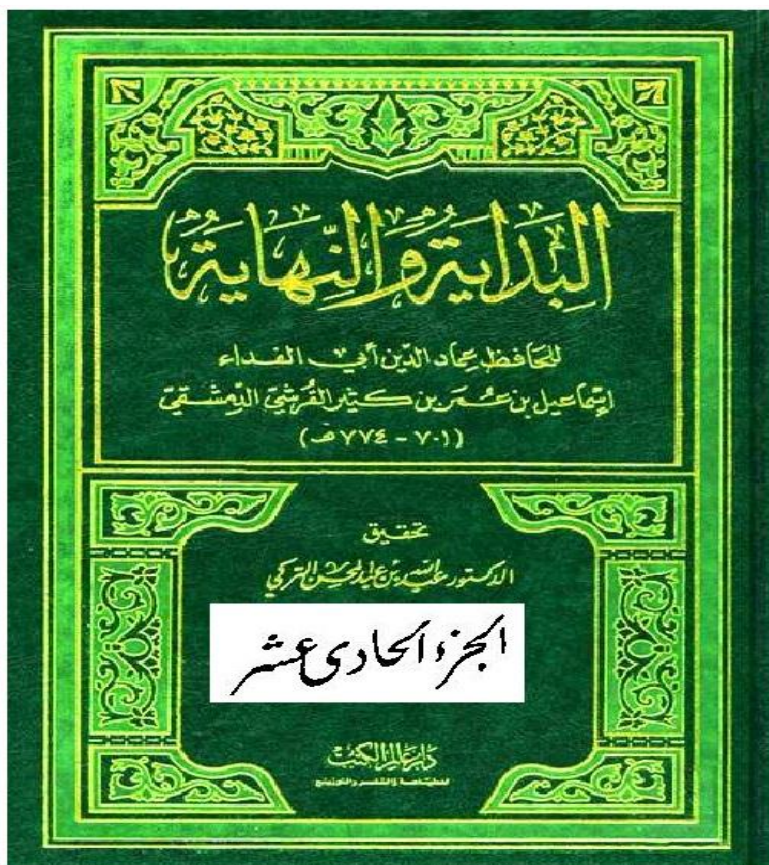
وروَاه البَيهقيُّ وغيرُه (١)
مَوْهَبٍ ، عن مُعاويةَ وعبدِ ا
بنو الحكَمِ ثلاثين اتَّخذوا م
دَغَلًا ، فإذا بَلَغوا ستةً (٢) وتـ
وأن رسولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَر
وهذه الطُّرقُ كلُّها ضَعيفةٌ
ورَوَى أبو يَعْلَى وغيرُه (٣)
رسولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى في الم
كالمُتَغيِّظِ ، وقال : « رأيتُ بني
اللَّهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضاحكًا
زيدٍ ، عن سعيدِ بنِ المُسَيَّبِ
عينُه . وهي قولُه (٥) : ﴿ وَمَ
٤٦٠ . يَعْنى بَلاءً للناسِ . وهـ
المعنى أحاديثُ كثيرةٌ مَوْضوعةٌ ، فلهذا أضرَبْنا صَفْحًا عن إيرادِها لعدمِ صحتِها .

(٦) وقد كان أبوه الحكَمُ مِن أكْبرِ أعْداءِ النبيِّ ﷺ ، وإنما أسْلَم يومَ الفتحِ (٦)(٧) ،

---

(١) تقدم تخريجه في ٩/ ٢٦٨.
(٢) وقع فيما تقدم : « سبعة » ، وفي دلائل البيهقي : « تسعة » .
(٣) مسند أبي يعلى (٦٤٦١) كما تقدم تخريجه في ٩/ ٢٧٠ ، من وجه آخر عن العلاء به .
(٤) تقدم تخريجه في ٩/ ٢٧٠.
(٥) التفسير ٥/ ٨٩، ٩٠.
(٦ - ٦) زيادة من : ٣١، ٢١، م .
(٧) انظر الاستيعاب ١/ ٣٥٩، وأسد الغابة ٢/ ٣٧، والكامل ٤/ ١٩٣، والإصابة ٢/ ١٠٤.

٧١١

(١) وقَدِم الحكَمُ المدينةَ ، ثم طَرَده النبيُّ ﷺ إلى الطَّائفِ ، ومات بها ، ومَرْوانُ كان أكبرَ الأسْبابِ فى حِصارِ عثمانَ ، لأنه زَوَّر على لسانِه كتابًا إلى مِصْرَ بقتلِ أولئك الوَفْدِ ، ولما كان مُتَوَلِّيًا على المدينةِ لمُعاويةَ كان يَسُبُّ عليًّا كلَّ جُمُعةٍ على المِنْبرِ ، وقال له الحسنُ بنُ عليٍّ(٢) : لقد لعَن اللّهُ أباك الحكَمَ وأنت فى صُلْبِه على لسانِ نبيِّه ، فقال : « لعَن اللّهُ الحكَمَ وما وَلَد » واللّهُ أعلمُ(١) .

وقد تقَدَّم(٣) أن حَسَّانَ بنَ مالكِ بنِ بَحْدَلٍ لما قَدِم عليه مَرْوانُ أرضَ الجابيةِ ، أعْجَبه إتْيانُه إليه ، فبايعَه ، [٢٦/٧ظ] وبايَع له أهلَ الأُرْدُنِّ على أنه إذا انْتَظم له الأمْرُ نَزَل عن الإمْرةِ لخالدِ بنِ يَزيدَ ، ويَكونُ لمَرْوانَ إمْرةُ حِمْصَ ، ولعمرِو بنِ سعيدٍ نِيابةُ دِمشقَ .

وكانتِ البَيْعةُ لمَرْوانَ يومَ الاثنين للنصفِ مِن ذى القَعْدةِ سنةَ أربعٍ وستين . قاله اللَّيْثُ بنُ سعدٍ وغيرُه(٤) .

قال اللَّيْثُ(٥) : وكانت وَقْعةُ مَرْجِ راهطٍ فى ذى الحِجَّةِ ، مِن هذه السنةِ بعدَ عيدِ النَّحْرِ بيومين .

قالوا(٦) : فغَلَب الضَّحَّاكَ بنَ قيسٍ ، واسْتَوْسَق له مُلْكُ الشامِ ومِصْرَ ، فلما

(١ - ١) زيادة من : ٣١، ٢١، م .

(٢) قول الحسن ابن عساكر فى تاريخ دمشق ٣٤٧/١٦ مخطوط . وأخرج البزار كما فى كشف الأستار (١٦٢٣) قول النبى ﷺ من حديث ابن الزبير . وانظر مجمع الزوائد ٥/ ٢٤٠، ٢٤١.

(٣) تقدم فى صفحة ٦٦٩، ولكن لم يذكر المصنف هناك أن يكون لمروان إمرة حمص ولعمرو نيابة دمشق . وانظر الطبقات الكبرى ٥/ ٤١، وتاريخ دمشق ١٦/ ٣٥١، ٣٥٢ مخطوط .

(٤) انظر تاريخ دمشق ٣٥٢/١٦ مخطوط .

(٥) انظر المصدر السابق .

(٦) انظر الطبقات الكبرى ٤١/٥ - ٤٣، ومروج الذهب ٣/ ٨٩.

ومروان كان أكبر الأسباب في حصار عثمان اے اس سے بڑا اہل سنت کا امام ، شیعہ کا دشمن مجھے دکھاؤ !!، کیوں علم پر پردہ ڈالتے ہو خدا کے بندوں !!! ؟؟ برا بھلا نہیں صرف اپنا ماتم کرنا ہے کہ وہ بنی بنائی حکومت جس کو ابو بکرؓ و عمرؓ نے چلایا وہ کس طرح نیک نیتی سے برباد ہو گئی آئے دن فتنے کے دروازے کھل گئے جو حضور ﷺ نے فرمایا کہ رسہ کٹ گیا۔ ومروان كان أكبر الأسباب في حصار عثمان حضرت عثمانؓ کے گھیراؤ میں بڑا سبب جو بنا ہے وہ یہ مروان ہی کم بخت بنا ہے دیکھیئے صفحہ ۷۵،اس نے حضرت عثمانؓ کو گھیرا لأنه زور على لسانه كتابا إلى مصر بقتل أولئك الوفد فرمایا اس ظالم کے بچے نے حضرت عثمانؓ سے پوچھے بغیر جعلی خط بنا کر ان کی مُہر لگا کر مصر کے گورنر کو بھیجا اس عبداللہ بن سعد ابی سرح کو جو مرتد ہوا ، جسے حضرت عثمانؓ نے گورنر بنایا ،اس کے نام چھٹی لکھ دی ، کہ یہ جو مصری وفد آرہا ہے ، مصر سے لوگ آئے صحابہ آئے بیعت رضوان والے آئے عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی ؓ دیکھیئے صفحہ ۷۶ لکھ لو اور پوچھو کہ سارے گروہ کا سردار جنھوں نے حضرت عثمانؓ کا گھیراؤ کیا وہ بیعت رضوان والا تھا کہ نہیں ؟ درخت کے نیچے بیعت کی تھی کہ نہیں ؟

بے چاروں نے منوایا کہ ہٹادے عبداللہ بن ابی سرح کو اور اس کی جگہ ابو بکرؓ کیے بیٹے محمد کو مقرر کردے ۔حضرت عثمانؓ نے مان لیا کہ چلو ٹھیک ہے ، وہ جارہا تھا گروہ ، مروان نے علیحدہ خط لکھ دیا جھوٹا !! لأنه زور على لسانه كتابا إلى مصر مصر کو خط لکھ دیا کہ عہدہ نہ چھوڑ اور جتنے یہ لوگ ہیں نا محمد بن ابی بکرؓ اور اس کے ساتھی ان ہاتھ پیر کاٹ کے قتل کردے ،۔

مروان حضرت عثمانؓ کے حصار میں سب سے بڑا سبب

(١) وقدِم الحكَمُ المدينةَ ، ثم طَرده النبيُّ ﷺ إلى الطَّائفِ ، ومات بها ، ومَرْوانُ كان أكبرَ الأسْبابِ في حِصارِ عثمانَ ، لأنه زَوَّر على لسانِه كتابًا إلى مِصْرَ بقتلِ أولئك الوَفْدِ ، ولما كان مُتَوَلِّيًا على المدينةِ لمُعاويةَ كان يَسُبُّ عليًّا كلَّ جُمُعةٍ على المِنْبرِ ، وقال له الحسنُ بنُ عليٍّ[٢] : لقد لعَن اللَّهُ أباك الحكَمَ وأنت في صُلْبِه على لسانِ نبيِّه ، فقال : « لعَن اللَّهُ الحكَمَ وما وَلَد » واللَّهُ أعلمُ[١].
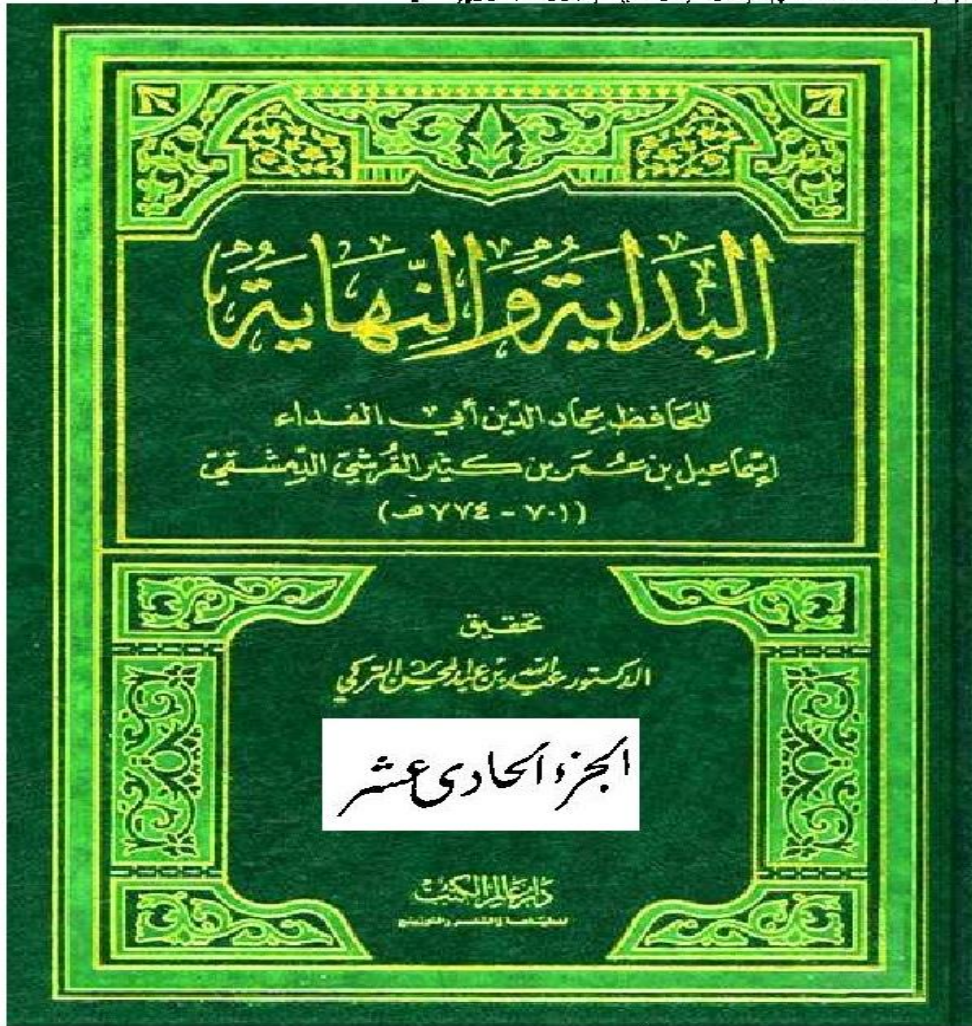
وقد تقدَّم[٣

أعْجَبه إتْيانُه إليه

الأمْرُ نَزَل عن

سعيدٍ نِيابةُ دِمش

وكانتِ البَ

قاله اللَّيْثُ بنُ س

قال اللَّيْثُ[٤

عيدِ النَّحْرِ بيومي

قالوا[٦] : فغَ

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء

إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠١ - ٧٧٤هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

الجزء الحادي عشر

دار عالم الكتب

(١ – ١) زيادة من

(٢) قول الحسن ابن

(١٦٢٣) قول النبي

(٣) تقدم في صفح

دمشق . وانظر الطبق

(٤) انظر تاريخ دمش

(٥) انظر المصدر الس

(٦) انظر الطبقات ا

٧١٢

حضرت عبدالرحمٰن بن عدیس البلویؓ بیعت رضوان والے جو حضرت عثمانؓ کے خلاف حصار کرنے والوں کے سردار تھے

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

431 اسد الغابہ

کے دادا نے عبدالرحمٰن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۳۵۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن مظعون

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن مظعون جمحی ہیں۔ ان کا نسب انشا
ان کی اور ان کے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ
نہیں کیا ہے اور میں نے ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے والد نے مدینہ
موجود تھیں پس بلا شک یہ عبدالرحمٰن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں

۳۳۵۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدی یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم نے ان
ہے جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا۔

۳۳۵۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدیس

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عدیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن [illegible] بلی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بلوی یعنی خاندان بلی سے ہیں اور صحابی تھے بیعت رضوان میں شریک تھے انہوں نے بھی اس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمانؓ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جس نے ان کو شہید کیا تھا یہ اس کے سردار تھے ان سے حضرت کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ابوالحصین ہیثم بن شفی اور عبدالرحمٰن بن شماسہ و ابوثور فہمی ہیں ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس سے انہوں نے ابوالحصین حجری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عدیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لئے) نکلیں گے اور وہ کوہ جلیل میں قتل کیے جائیں گے۔

چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدیس بھی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا تھا مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انہیں میں سے ایک سوار نے ابن عدیس کو گرفتار کر لیا ابن عدیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اس سوار نے جواب دیا کہ کوہ جلیل میں بہت سے شجر ہیں اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے اور ان کو وہیں ۳۶ ہجری میں قتل کر ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عرابہ جہنی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ کہتے ہیں مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ان کا حال رفاعہ اور عبداللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبداللہ بن خبیب عبدالرحمٰن بن عرابہ جہنی سے روایت

خط پکڑا گیا، جاکہ جس وقت وہ خط حضرت عثمانؓ کے سامنے پیش کیا گیا آپؓ نے قسم اٹھائی کہ مین نہیں جانتا، مجھے کوئی علم نہیں نہ میں نے لکھا، وہ سچے تھے !! مگر فرمایا کہ غلام میرا، مہر میری ہے اونٹنی بھی بیت المال کی ہے

، انہوں نے کہا جب سب کچھ ہے تو پھر یہ مروان کا ہی کارنامہ ہے جس نے سارا سرکاری کام کیا، انہیں پیش کر، آپؓ نے انکار کر دیا، جس کے بعد مکان کا گھیراؤ ہو گیا اور صحابہ کرام نے اپنے دروازے بند کر دیئے،، ورنہ چھ سو ۶۰۰ آدمی تھے دیکھیے صفحہ ۴۸ بوٹیاں اڑا دیتے، ساری دنیا کے فاتح ۴۰ ہزار مہاجر انصار موجود تھے مدینہ میں تھے، کربلاء تو بہت بعد کی بات ہے

، نہیں بولے انہوں کہا بات تو ٹھیک مروان بھی نہیں دیتا، یہ پہنچ جاتے غریب مصر، مارے جاتے !!، یہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ جعلی خط جو اس مروان نے لکھا حضرت عثمانؓ کی طرف سے، حضرت عثمانؓ کو مروا دیا اس ظالم نے، بے ایمان !!!

حضرت عثمانؓ حصار کرنے والوں کی تعداد کتنی تھی، اور صحابہ کا کیا مدد کر سکتے تھے؟

ستمائة : رأسهم كِنَانة بن بِشْر ، وابن عُدَيْس البَلَوِيّ ، وعَمْرو بن الحَمِق ، والّذين قدِمُوا من الكوفة مائتين ، رأسهم الأشتر النَّخَعِيّ ، والّذين قدِموا من البصْرة مائة ، رأسهم حُكَيْم بن جَبَلَة ، وكانوا يداً واحدة في الشّرّ ، وكانت حُثَالةٌ من النّاس قد ضَوَوْا إليهم ، وكان أصحابُ النّبيّ ﷺ الذين خذلوه كرِهُوا الفتنةَ وظنّوا أنّ الأمرَ لا يبلغ قتْلَه ٢، فلمّا قُتِل ندِموا ٣ على ما ضيّعوا في أمره ، ولَعَمْرِي لو قاموا أو قام بعضُهم فحثا في وجوه أولئك التُّرابَ لا نْصَرَفُوا خاسئين[١] . ٤

1 حضرت عثمانؓ کے خلاف اٹھنے والے مصری صرف 600 تھے

2 صحابہ جنھوں نے حضرت عثمانؓ کو چھوڑ دیا، ان کو معلوم نہ تھا کہ بات قتل تک جائے گی

3 جب حضرت عثمانؓ قتل ہو گئے تو ندامت ہوئی صحابہ کو

4 اگر کچھ صحابہ کھڑے ہو جاتے اور صرف مٹی کی کنکریاں ان پر پھینک دیتے تو وہ ناکام ہو کر بھاگ جاتے

وبه سُمّي المُمَزَّق . (أنساب الأشراف للبلاذري ق ٤ ج ١/٥٦٨ رقم ١٤٥١) وانظر : الكامل للمبّرد ١/٧ والإمامة والسياسة لابن قتيبة ١/٥٨ ، وعيون الأخبار له ١/٣٤ ، وغريب الحديث لأبي عبيد ٣/٤٢٨ ، ومحاضرات الأدباء لراغب الأصفهاني ١/١٣٠ ، المفضّليّات للضبّي ٢٩١ ، وطبقات الجمحي ٢٧٤ ، والبدء والتاريخ للمقدسي ٥/٢٠٦ ، والعقد الفريد لابن عبد ربّه ٢/١٦٤ ، وتاريخ دمشق (ترجمة عثمان) - ص ٣٦٤ ، والإكمال لابن ماكولا ٧/٢٩٢ ، وتبصير المنتبه ٤/١٣٢٠ .

٤٤٨
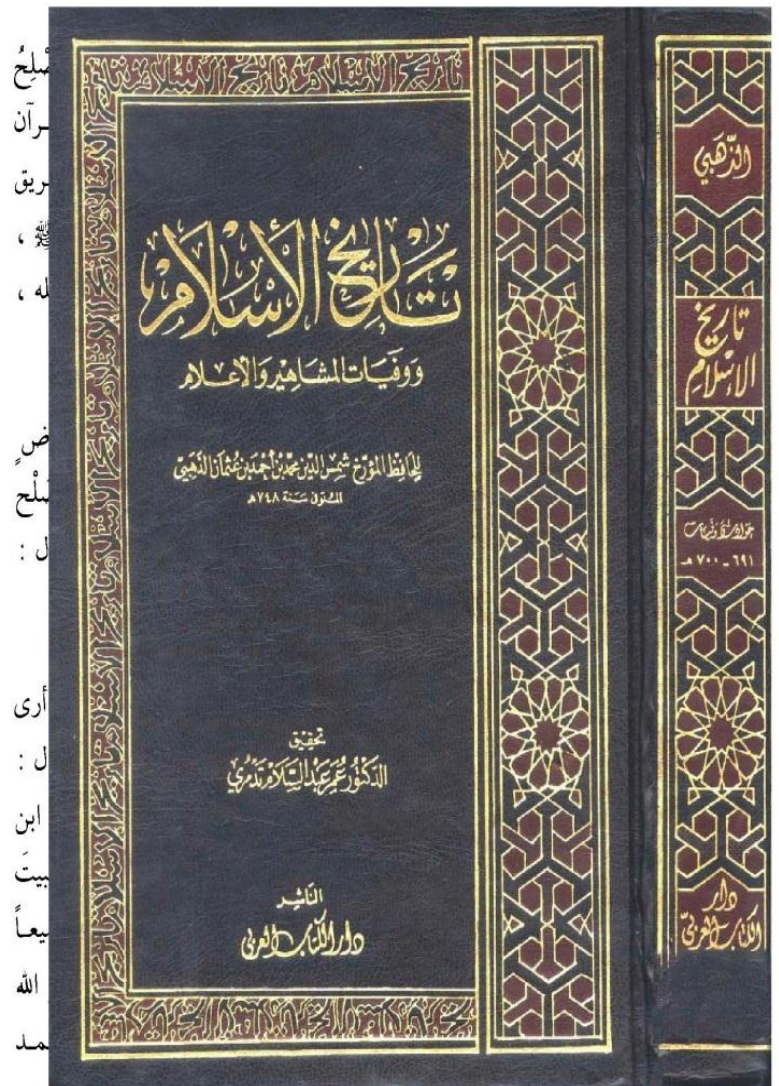
العمري ، عن أبيه ، عن ابن عمر[٣] .

وعن أبي جعفر القاري قال : كان المصريّون الذين حصروا عثمان ١

(١) رواه ابن عساكر في تاريخ دمشق ٣٥٦ .

(٢) تاريخ دمشق ٣٥٧ .

(٣) أخرجه ابن عساكر ٣٥٩ .

٤٤٧

اور کرتا کیا تھا یہ ولما كان متوليا على المدينة لمعاوية كان يسب عليا كل جمعة على المنبر اور یہ خبیث جس کو امیر معاویہ نے گورنر مقرر کیا تھا ہر جمعہ کو منبر پر کھڑے ہو کر حضرت علیؓ اور ان سے محبت کرنے والوں پر لعنت کرتا تھا ۔ دیکھیئے صفحہ ۸۰ تا ۸۴،

مروان کا منبر پر ہر جمعہ کو حضرت علیؓ پر لعن طعن کرنا : البدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ

(۱ وقَدِم الحكَمُ المدينةَ ، ثم طَرَده النبيُّ ﷺ إلى الطَّائفِ ، ومات بها ، ومَرْوانُ كان أكبرَ الأسْبابِ فى حِصارِ عثمانَ ، لأنه زَوَّر على لسانِه كتابًا إلى مِصْرَ بقتلِ أولئك الوَفْدِ ، ولما كان مُتَوَلِّيًا على المدينةِ لمُعاويةَ كان يَسُبُّ عليًّا كلَّ جُمُعةٍ على المِنْبر ، وقال له الحسنُ بنُ عليٍّ[٢] : لقد لعَن اللَّهُ أباك الحكَمَ وأنت فى صُلْبِه على لسانِ نبيِّه ، فقال : « لعَن اللَّهُ الحكَمَ وما وَلَد » واللَّهُ أعلمُ ۱) .
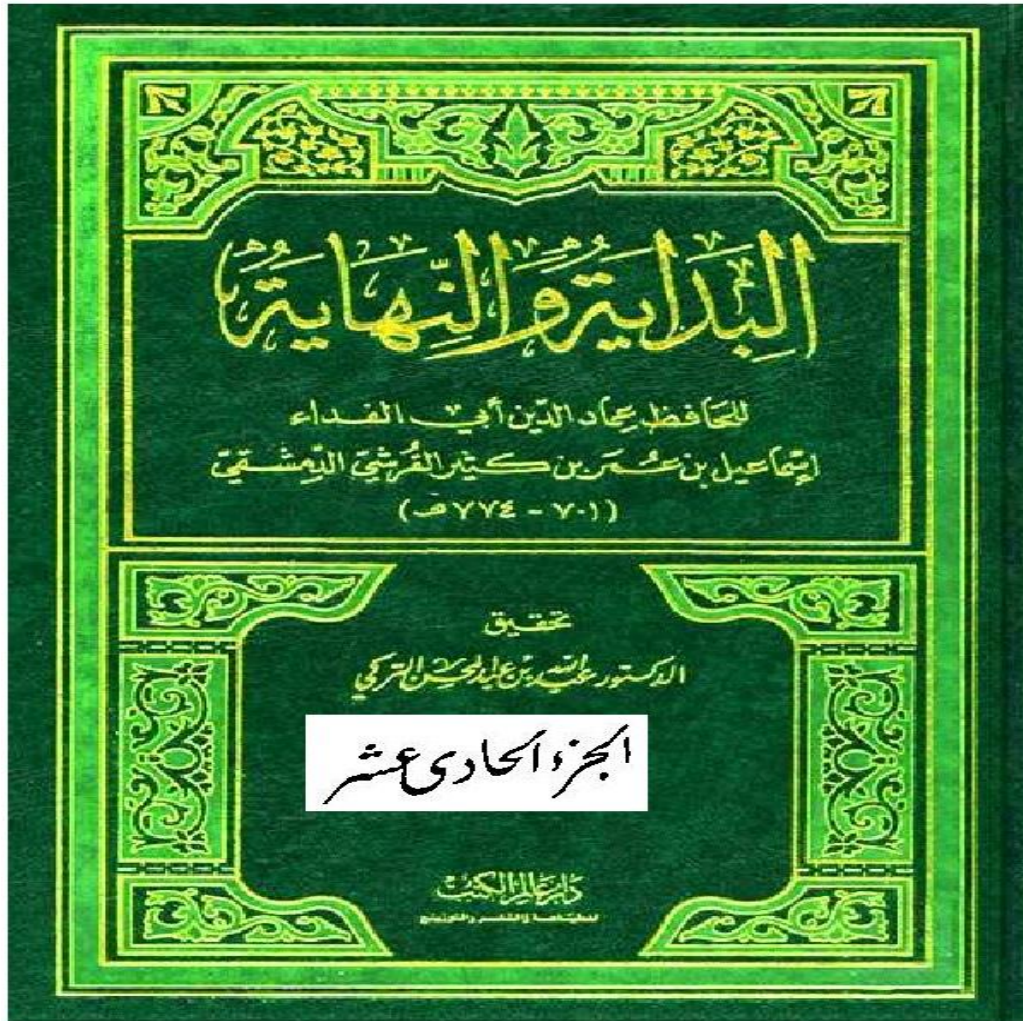
وقد تقَدَّم[٣] أ...
أعْجَبه إتْيانُه إليه ، ...
الأمْرُ نَزَل عن الإ...
سعيدٍ نِيابةُ دِمشقَ ...
وكانتِ البَيْعةُ ...
قاله اللَّيْثُ بنُ سعـ...
قال اللَّيْثُ[٥] : ...
عيدِ النَّحْرِ بيومين ...
قالوا[٦] : فغَلَـ...

(۱ - ۱) زيادة من : ا...
(۲) قول الحسن ابن عسـ...
(۱٦۲۳) قول النبى ﷺ...
(۳) تقدم فى صفحة ...
دمشق . وانظر الطبقات ...
(٤) انظر تاريخ دمشق ...
(٥) انظر المصدر السابق ...
(٦) انظر الطبقات الكبـ...

۷۱۲

مروان کا حضرت علیؓ پر سب وشتم کرنا : سیر اعلام نبلاء امام ذھبیؒ ۷۴۸ ھ

امام ذھبیؒ نے حضرت علیؓ کا نام حذف کر دیا، اس کہ جگہ لگا دیا مروان ایک شخص کو ہر جمعہ کو گالیاں دیتا تھا

حضرت علیؓ کو حضور ﷺ کے منبر پر لعنت کرنے والا کبار تابعی بن گیا؟

كبار التابعين

١٠٢ ـ مَرْوان بنُ الحَكَم * (خ)

طلحةَ يوم الجمل ، ونجا ـ لا نُجّيَ ـ ثم ولي المدينةَ غيرَ مَرَّةٍ لمُعاوية .
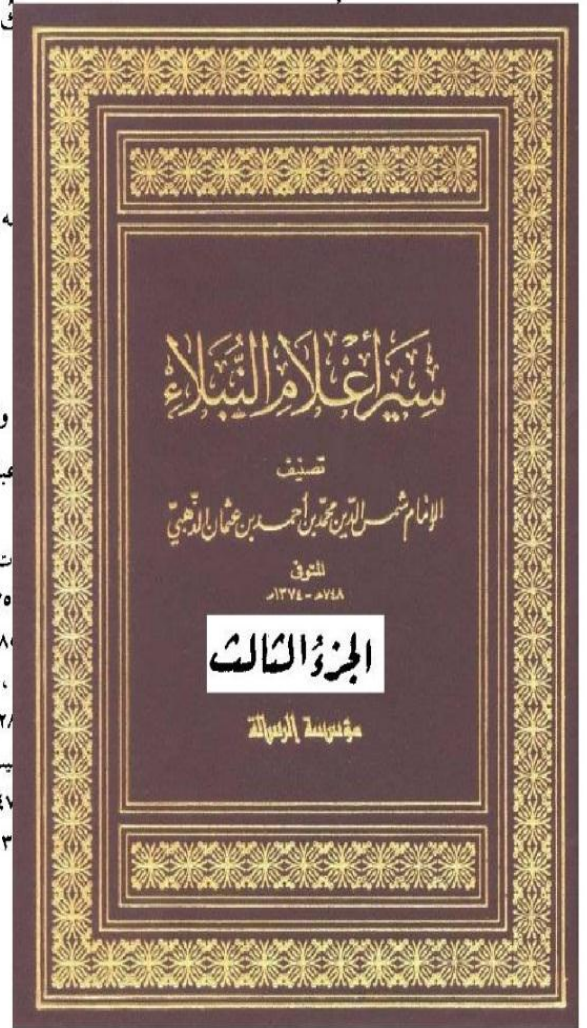
علماء اور محدثین کی یہ پرانی عادت ہے کہ جب صحابی یا تابعی کے بارے میں متنازعہ بات ہو تو اس کا نام حذف کرکے فلاں یا رجل لگا کہ پوشیدہ کر دیتے ہیں اس اصول کو عربی میں تقلین کہتے ہیں یعنی نام کہ جگہ فلاں ۔ احادیث اور روایات میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں

رجلاً ، ثم قال : وأمّا القارئُ الفقيهُ الشديدُ في حدود الله ، مروانُ .

قال أحمدُ : كان مروانُ يتتبَّعُ قضاءَ عُمر .

وروى ابنُ عَون ، عن عُمَير بن إسحاق ، قال : كان مروانُ أميراً علينا ، فكان يَسُبُّ رجلاً كلَّ جمعة ، ثم عُزِلَ بسعيد بن العاص ، وكان سعيدٌ لا يسبُّه ، ثم أُعيد مروانُ ، فكان يَسُبُّ ، فقيل للحسن : ألا تسمعُ ما يقولُ ؟

(١) انظر « أسد الغابة » ٢ / ٣٧ .
(٢) الأوقص : قصير العنق خلقة .
(٣) قال الثعالبي في « ثمار القلوب » : ٧٦ : لقب بذلك لأنه كان طويلاً مضطرباً .
(٤) ابن عساكر ١٦ / ١٧٣ آ .

٤٧٦ ٤٧٧

مروان کا منبر رسول ﷺ پر ہر جمعہ کو حضرت علیؓ پر لعن طعن کرنا: سیر اعلام نبلاء امام ذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ

سعید بن العاص کے ترجمہ میں امام ذہبیؒ نے ظاہر کر دیا کہ وہ شخص حضرت علیؓ تھے جس کو مروان مسجد نبوی ﷺ کے منبر پر ہر جمعہ گالیاں دیتا تھا لعنت کرتا

٨٦ ـ الفَضْل بن العبَّاس *

وأخوهم عبدُ الله مرَّ[1].

٨٧ ـ سَعيدُ بن العاص ** (م، س)

ابن أبي أُحَيْحة سَعيد بن العاص بن أُميَّة بن عبد شَمس بن عبد مناف

...شمي، ابن عم ... الفضل لبابة بنت ... سول الله ﷺ مكة ... وأردفه رسول ... حجة الوداع لما ... كان فيمن غسلَ ... خلافة عمر بن ... وجها أبو موسى

... ٢٨/ ، طبقات ... تعديل ٦٣/٧ ، ... الاستيعاب : ... ، أسد الغابة ... تاريخ الإسلام ... ٢٠٨/ ، تهذيب

... كبير ٥٠٢/٣ ، ... ، مشاهير علماء ... الذهب ٨٠/٣ ، ... يعاب : ٦٢١ ، ... لغابة ٣٩١/٢ ،

تهذيب الأسماء واللغات ٢١٨/١/١ ، تهذيب الكمال : ٤٩٧ ، تاريخ الإسلام ٢٨٦/٢ ، العبر =

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ
تصنيف
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م
الجزء الثالث
مؤسسة الرسالة

سعيدِ بن العاص ، لأنه كان أشبههم لهجة برسولِ الله ﷺ[2].

وعن الواقديِّ : أنَّ سعيداً أُصيب بمأمومةٍ[3] يومَ الدار ، فكان إذا سمع الرعدَ ، غُشي عليه .

وقال هُشَيم : قدمَ الزُّبيرُ الكوفةَ ، وعليها سعيدُ بنُ العاص ، فبعثَ إلى الزُّبير بسبع مئة ألف ، فقبِلَها .

وقال صالحُ بنُ كَيْسَان : كان سعيدُ بنُ العاص يَخِفُّ بعضَ الخِفَّة من المَأْمُومة التي أصابته، وهو على ذلك من أوفر الرجال وأحلمه .

ابن عَون : عن عُمَير بن إسحاق قال : كان مروانُ يَسُبُّ عليّاً رضي الله عنه في الجُمَع . فعُزِلَ بسعيد بن العاص ، فكان لا يَسبُّه .

قال ابنُ عُيَيْنة : كان سعيدُ بنُ العاص إذا قصدهُ سائلٌ وليس عِندَهُ شيء ، قال : اكتب عليَّ سجلاً بمسألتك إلى المَيْسَرة .

وذكر عبدُ الأعلى بنُ حمَّاد : أنَّ سعيدَ بنَ العاص استسقى من بيتٍ ، فسقَوه ، واتَّفق أنَّ صاحبَ المنزلِ أرادَ بيعه لِدَيْنٍ عليه ، فأدَّى عنه أربعةَ آلاف دينار . وقيل : إنه أطعم الناسَ في قَحطٍ حتى نَفِدَ ما في بيتِ المال ، وادَّان ، فعزله مُعاوية .

---

(١) أخرجه ابن عساكر ١٣٣/٧ آ من طريق ابن سعد .

(٢) أخرجه ابن أبي داود في «المصاحف» : ٢٤ من طريق العباس بن الوليد ، حدثنا أبي ، حدثنا سعيد بن عبد العزيز . . .

(٣) المأمومة : الشجة التي بلغت أم الرأس ، وهي الجلدة التي تجمع الدماغ .

امام ذہبیؒ حافظ ابن کثیرؒ کے استاد ہیں

ہمارے شیخ ذہبیؒ نے فرمایا	امام ذہبیؒ ابن کثیرؒ کے استاد ہیں

وقال شيخُنا أبو عبدِ اللَّهِ الذهبيُّ[١] فى آخرِ ترجمةِ عثمانَ وفضائِله ، بعدَ حكايتِه هذا الكلامَ : قلتُ[٢] : الذين قتَلوه أو ألَّبوا عليه قَتَلُوا إلى عفوِ اللَّهِ ورحمتِه ، و

معاويةَ [٣] وائ

مع فضلِه و

فالحكمُ للَّهِ

(١) لعله ذكر

(٢) سقط من :

(٣ - ٣) فى ا

٣٤٦

مروان کا حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنا صحیح حدیث: تطهير الجنان الإمام ابن حجر الهيتمی ؒ المتوفی ۹۷۳ھ

۱٦۰
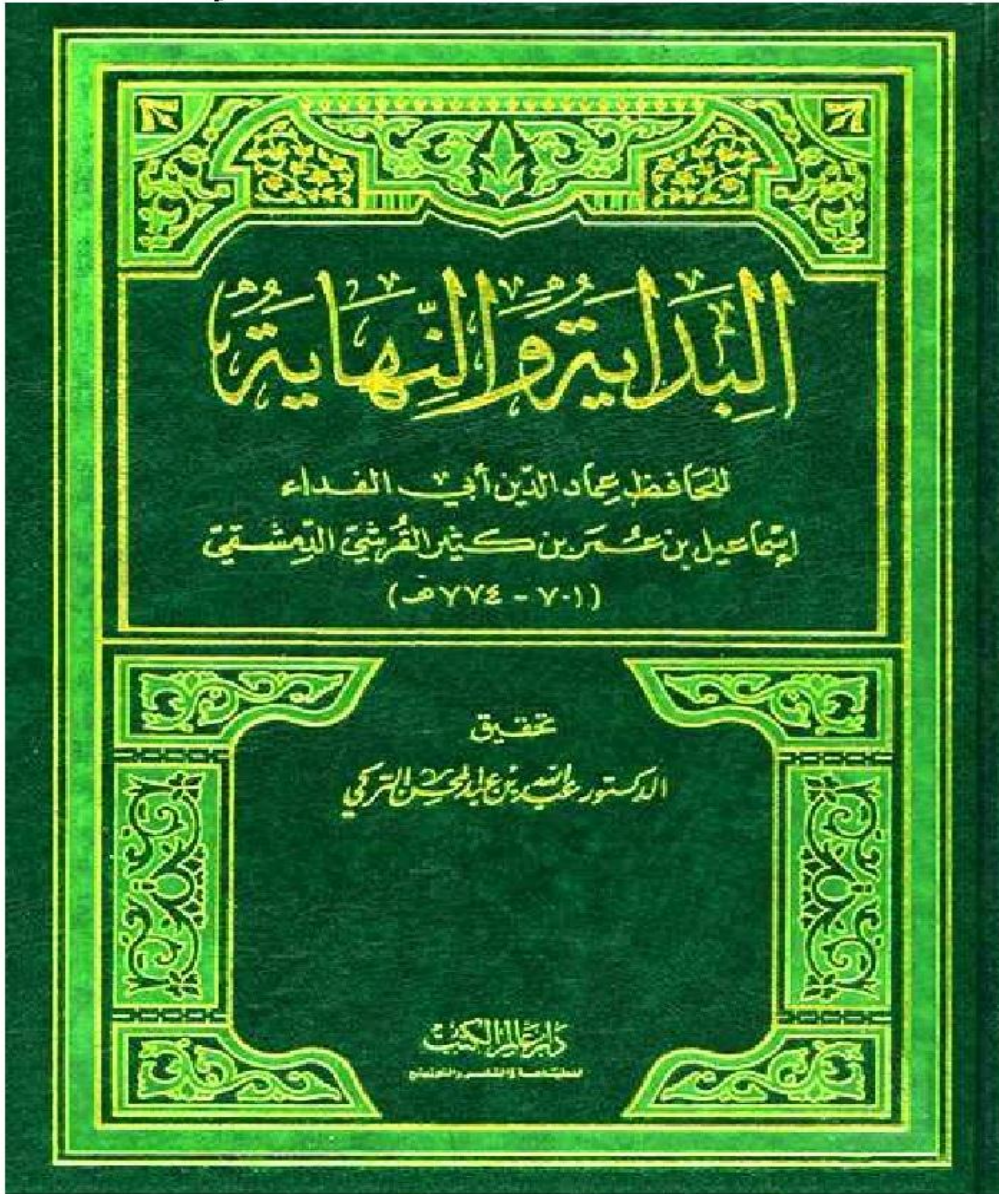
ایک اور روایت جس کی سند میں عطا بن سائب ہیں اور ان کی عقل میں فتور آگیا تھا۔ مروی ہے کہ حسین بن علی ؓ کو مروان نے گالیاں دیں' حتیٰ کہ یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم تم بے شک ملعون گھرانے کے ہو۔ اس پر حضرت حسین ؓ کو غصہ آیا اور فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے تو (ہم سے بھی سن لے) خدا کی قسم خدائے تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی زبانی تجھ پر لعنت فرمائی ہے۔ حالانکہ تو اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھا پس مروان چپ ہو گیا۔

اور ایک روایت میں جس کے راوی ثقہ ہیں مروی ہے۔ کہ مروان جب حاکم مدینہ ہوا تو ہر جمعہ کو منبر پر حضرت علی مرتضیٰ ؓ کو برا کہنے لگا۔ پھر اس کے بعد سعید بن عاص والی مدینہ ہوئے تو وہ کچھ نہ کہتے تھے پھر مروان والی ہوا تو بدستور سابق خرافات بکنے لگا۔ حضرت حسن ؓ اس سے واقف تھے' خاموش رہتے تھے۔ اور مسجد میں تکبیر ہی کے وقت تشریف لاتے تھے مگر مروان حضرت حسن ؓ کے اس تحمل پر بھی راضی نہ ہوا اور آپ کے گھر میں آپ کو اور آپ کے والد ماجد ؓ کو بہت کچھ برا بھلا کہلوا بھیجا۔ منجملہ اس کی خرافات کے ایک جملہ یہ بھی تھا کہ تمہاری مثال خچر کی سی ہے کہ اس سے پوچھو کہ تیرا باپ کون ہے تو کہے گا کہ گھوڑا' حضرت حسن ؓ نے قاصد سے فرمایا کہ لوٹ جا اور مروان سے کہہ دے کہ ہم تجھے گالیاں دے کر جو کچھ تو نے کہا ہے اس کو مٹانا نہیں چاہتے' ہاں میری اور تیری پیشی خدا کے سامنے ہو گی اگر تو جھوٹا نکلا تو خدا سخت انتقام لینے والا ہے۔ بے شک مروان نے میرے جد امجد محمد ﷺ کی بڑی تعظیم کی کہ میری مثال خچر کے مثل بیان کرتا ہے' قاصد جب وہاں سے چلا تو حضرت حسین ؓ ملے اور ان کے بہت ڈرانے دھمکانے پر مروان کا مقولہ اس نے نہیں سنایا۔ حضرت امام حسین ؓ نے فرمایا' مروان سے کہنا کہ تو ہی اپنے باپ اور

آج ہم روتے ہیں کے تبرّا کرتے ہیں بالکل ملعون ہیں جو کرتے ہیں، مگر شروع کس نے کیا ؟ عید اور جمعہ کے خطبوںدیکھئیے صفحہ ۸۶تا۸۸ کو ناپاک کیا کہ علیؓ اور اس سے محبت کرنے والون پر لعنت !!! منبر پر رسول کے منبر پر ، اللہ لعنت کرے اس مروان پر !!

بنوامیہ کی بدعت : سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ عید کی نماز سے پہلے کیا: صحیح مسلم

بنو امیہ کی بدعت ۔ عید کا خطبہ نماز سے پہلے کر دیا
تاکہ لوگ حضرت علیؓ پر لعنت سنے بغیر نہ چلے جائیں

٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْ
تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ
قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِ
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَ
يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

(فائدہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
پہلے پڑھی اور بعد میں خطبہ دیا اور یہی تمام ائمہ
سرزد ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔ ۱۲

٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَعِي
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَ
مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ
الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَحَدِيثِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِ
شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

٨٧- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَ

۸۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (تحویل) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز نماز سے قبل جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا نماز خطبہ سے پہلے ہونی چاہیے،
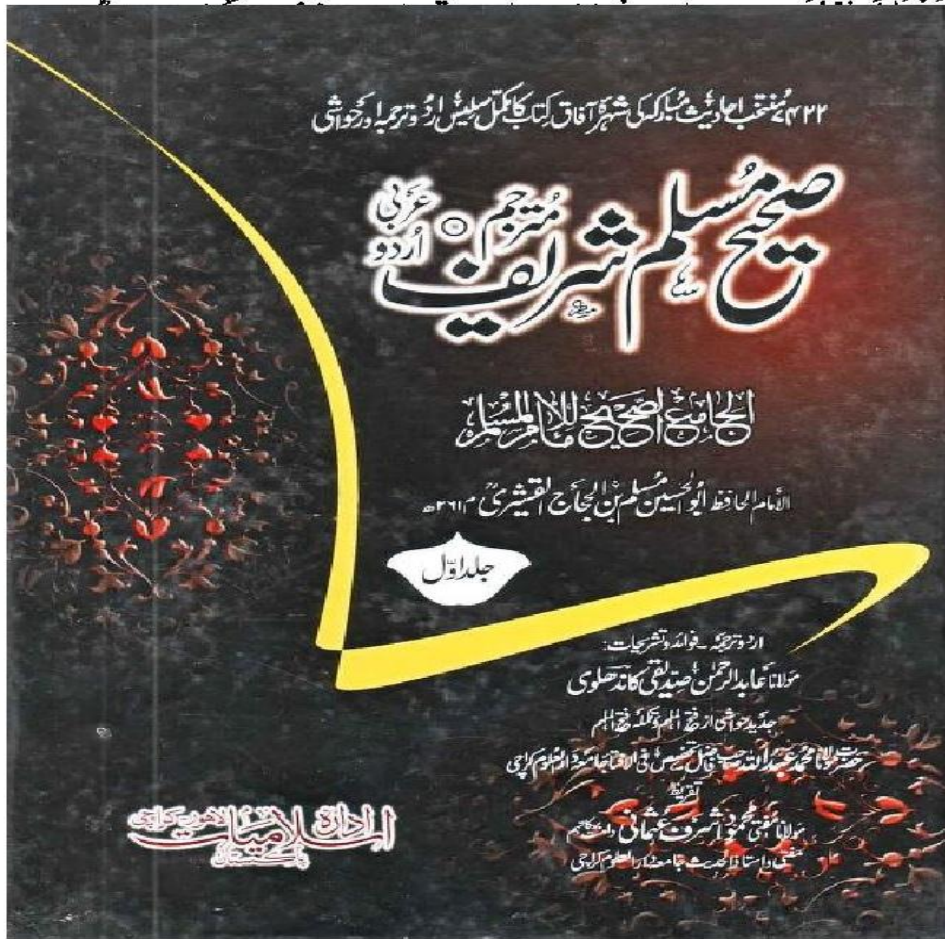
بنوامیہ کی بدعت: عید کا خطبہ نماز سے پہلے اور اس میں حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتے تھے الإمام القرطبی ؒ المتوفی ٦٥٦ھ

(١٧) بــاب

تغيير المنكر من الإيمان

[٣٩] وعن طارق بن شهاب، قال: أوَّلُ من بدأ بالخطبةِ يومَ العيدِ قبلَ الصَّلاةِ مروانُ. ....

المفهم

لِمَا أَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيصِ كِتَابِ مُسْلِم

تأليف

الإمام الحافظ أبي العبّاس أحمد بن عمر بن إبراهيم القرطبي

٥٧٨ – ٦٥٦ هجرية

الجزء الأول

حققه وعلّق عليه وقدّم له

محيي الدين ديب مستو — يوسف علي بديوي

أحمد محمد السيّد — محمود إبراهيم بزّال

دار ابن كثير — دار الكلم الطيب

المسافر في البادية، ولتيسّر

ومشقته عليهم غالباً. وقد

المدر»(١).

(١٧) ومر

(قوله: «أول من بدأ

ما روي في أول من قدّم الـ

وقيل: عثمان. وقيل: ابن الـ

قال المؤلف رحمه الله

لأنهم شاهدوا رسولَ الله ﷺ

والمتواتر عند أهل المدينة:

عمّا فعله النبي ﷺ، وداوم ع

قدّم ذلك؛ فلعلّه إنما فَعَله

(١) رواه القضاعي في مسند الـ

(١/٧)، قال القاري: لا أ

أهل المعرفة، وتبعه النووي

(٢) في (ع): مثل.

بنوامیہ عید کے خطبہ میں حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے تو لوگ نماز پڑھ چل کر چلے جاتے تاکہ خطبہ نہ سنے، تو مروان نے خطبہ پہلے کر دیا تاکہ لوگ حضرت علیؑ پر لعنت سنیں۔ بنی امیہ کی قبیح بدعت نماز عید میں

لسماعها مُسْتَعْجِلين، أو ليدرك الصلاة من تأخّر، وبُعْدَ منزله، ومع هذين التأويلين فلا ينبغي أن تتركَ سنة رسول الله ﷺ لمثل ذلك، وأولئك الملأُ أعلم وأجلّ من أن يصيروا إلى ذلك، والله أعلم.

وأما مروان وبنو أمية فإنما قدّموها لأنهم كانوا في خُطَبهم ينالون من علي ـ كرّم الله وجهه ـ ويُسْمِعُون الناسَ ذلك، فكان الناسُ إذا صلّوا معهم انصرفوا عن سماع خُطبهم لذلك، فلما رأى مروانُ ذلك أو من شاء الله من بني أمية قدّموا الخطبة ليسمعوا الناس من ذلك ما يكرهون. والصواب: تقديمُ الصّلاة على الخطبة كما تقدّم. وقد حكى فيه بعض علمائنا الإجماعَ.

الصواب: تقديم الصلاة على الخطبة في العيد.

و (قوله: فقام إليه رجل فقال: الصلاة قبل الخطبة. فقال أبو سعيد: أما هذا فقد قضى ما عليه) مقتضى هذا السياق أنَّ المنكِر على مروان رجلٌ غير أبي سعيد، وأن أبا سعيد مُصَوِّبٌ الإنكار، مستدلّ على صحته. وفي الرواية الأخرى: أنَّ أبا سعيد هو المنكرُ على مروان والمستدلّ. ووجهُ التلفيق(١) بينهما أن يقال: إن كل واحد من الرجل وأبي سعيدٍ أنكر على مروان، فرأى بعضُ الرواة إنكارَ الرجل، ورأى بعضُهم إنكارَ أبي سعيد. وقيل: هما واقعتان في وقتين، وفيه بُعْدٌ.

لا يجوز تغيير شيء من سُنن الإسلام.

وفيه من الفقه: أن سنن الإسلام لا يجوزُ تغيير شيء منها ولا من ترتيبها، وأنّ تغييرَ ذلك مُنْكَر يجب تغييرُه ولو على الملوك إذا قدر على ذلك، ولم يَدْعُ إلى منكر أكبر من ذلك، وعلى الجملة: فإذا تحقّق المنكر وجب تغييره على مَن رآه وكان قادراً على تغييره، وذلك كالمحدثات والبدع، والمجمع على أنه منكر. فأما

(١) في (ع): الفرق.

حکم ابن ابی العاص اور بیٹے مروان کے کرتوت : اسد الغابہ امام ابن اثیرؒ المتوفی ۶۳۰ ھ

آٹھ ہزار صحابہ کرام کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

۱۲۱۷۔ حضرت حکیمؓ بن ابی العاص

حضرت حکیمؓ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد
میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔
شعبی سے انہوں نے قیس بن جبتر سے انہوں نے
کہ اے بنی امیہ! میں نے کسی قوم کو رسول اللہ ﷺ
اے میری بیٹی! مجھے ملامت نہ کرو میں تم سے وہی
ایک روز ہم نے باہم گفتگو کی کہ ہم برابر قریش
مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے لیے کچھ بندوبست
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کریں) تو ہم
ریزہ ریزہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ بے ہوش ہو گئے یہا
لے گئے۔ پھر ہم نے ایک دوسری رات میں ایسا
چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیاں)
پس قسم اللہ کی! ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں ان کو لوگ
وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن
ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت دقاق

بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے اور ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گزر ہوا نبیؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی۔[1]

یہ (حکم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انہیں رسول اللہؐ نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول اللہؐ نے ان کو نکلوایا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انہیں کی نسبت رسول اللہؐ نے ارادہ کیا تھا کہ ان کی آنکھ اس چاقو سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دیں۔ جبکہ انہوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے رفتار کی اور آپ کی بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تم

[1] چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ان کے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پھیلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہے۔

ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ ان کی رفتار میں اس وقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن حکم کی ہجو میں اس کا ذکر کیا ہے ؎

ان اللعین ابوک فارم عظامہ ۔۔۔ ان ترم ترم مخلجا مجنونا
یمسی خمیص البطن من عمل التقی ۔۔۔ ویظل من عمل الخبیث بطینا

بے شک لعین تیرا باپ ہے اس کی ہڈیوں کو پھینک دے۔ اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیوں) کو پھینکے گا۔ وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہے۔ اور بُرے کاموں سے ہمیشہ اس کا پیٹ بھرا رہتا ہے۔

عبدالرحمٰن نے جو حکم کو لعین کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ جن کو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اس نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے ناملائم گفتگو کی۔ یزید کی ولیعہدی کی بیعت نہ کرنے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول اللہؐ نے تیرے باپ پر لعنت کی اور اس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہے کہ نبیؐ نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی ﷺ کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تا کہ ان کو مدینہ میں واپس بلا لیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں اس گرہ کو نہیں کھول سکتا جس کو رسول اللہؐ نے باندھا ہے۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حکم کو واپس بلا لیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول اللہؐ سے کی تھی اور آپ نے مجھ سے ان کے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۸۔ حضرت حکمؓ بن ابی العاص

حضرت حکمؓ بن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعثمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالملک بھائی ہیں عثمان بن ابی العاص ثقفی کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر ان کے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق میں ۱۹ھ یا ۲۰ھ میں بہت فتوحات کیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اور بعض لوگ ان کی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی ان کو صحابی نہیں کہتے) مگر ان کے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہؒ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے۔ عنقریب صدقہ[1] اس کو فنا کر دے گا۔ پس کیا تمہارے پاس کوئی تجارت ہے؟ یہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا ہاں چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھے دس ہزار دیئے میں ان کو لے کر چلا گیا پھر میں لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا وہ یہ ہے ایک لاکھ تک پہنچ گیا

[1] اس صدقے سے مراد صدقۂ فطر ہے نہ کہ زکوٰۃ۔ صدقۂ فطر نابالغ بچوں کے مال پر بھی واجب ہے۔

اُدھر کوفہ میں مغیرہ بن شعبہؓ کرتا تھاؒ دیکھئیے صفحہ ۹۰، ۹۱ صحیح حدیثیں !! توبہ توبہ !!!! اندھیر مچادیا۔

مغیرہ بن شعبہؓ کا حضرت علیؓ پر سب وشتم کرنا : سلسلۂ احادیث صحیحہ علامہ البانیؒ المتوفی ۱۹۹۹ء

سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد ۲ — 254 — بیماری، نماز جنازہ، قبرستان

ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو امہات المومنین نے یہ پیغام بھیجا کہ سعد کی جنازہ پہلے مسجد میں لے کر آئیں تا کہ وہ (ازواج مطہرات) ان کی نماز جنازہ پڑھ سکیں۔ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ ان کے حجروں پر جنازہ روک لیا گیا اور انھوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ پھر لوگ جنازے کو لے کر مقاعد والے باب الجنائز سے نکل گئے۔ لوگوں نے اس چیز کو معیوب سمجھا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس اعتراض کا علم ہوا تو انھوں نے کہا: لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے عیب نکالنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں۔ اب ہم پر یہ عیب لگایا گیا کہ ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کیوں پڑھی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضا کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔ (مسلم)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔ ..... ہم (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا، مگر تاکید سے منع نہیں کیا گیا۔" (بخاری)

مردوں کو برا بھلا کہنا منع ہے

(۱۷۷۸)۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رضي الله عنه سَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه، فَقَامَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَقَالَ: يَا مُغِيْرَةُ! أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَقَدْ مَاتَ۔ (الصحيحة: ۲۳۹۷)

زیادہ بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: اے مغیرہ! کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا؟ اب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان کے فوت ہو چکنے کے بعد سب وشتم کیوں کرتا ہے؟

تخريج: أخرجه الحاكم: ۱/ ۳۸۵، واحمد: ٤/ ۳٦۹، وابو نعيم في "اخبار اصبهان": ۲/ ۱۵۳

شرح:..... مرنے والے لوگ اپنے انجام سے ہمکنار ہو جاتے ہیں، اس لیے اگر ان کا تذکرۂ خیر نہ کیا جائے تو کم از کم ان کے معائب و نقائص بیان کرنے سے باز رہنا چاہئے، بالخصوص صحابہ کرام اور ان میں سے خاص طور پر اہل بیت رسول۔

میت کے عیوب کو مخفی رکھنے اور اسے کفن دینے کی فضیلت

(۱۷۷۹)۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهُ، سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَمَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا، كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ۔)) (الصحيحة: ۲۳۵۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا اور جس نے مسلمان کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے باریک ریشمین کپڑے پہنائے گا۔"
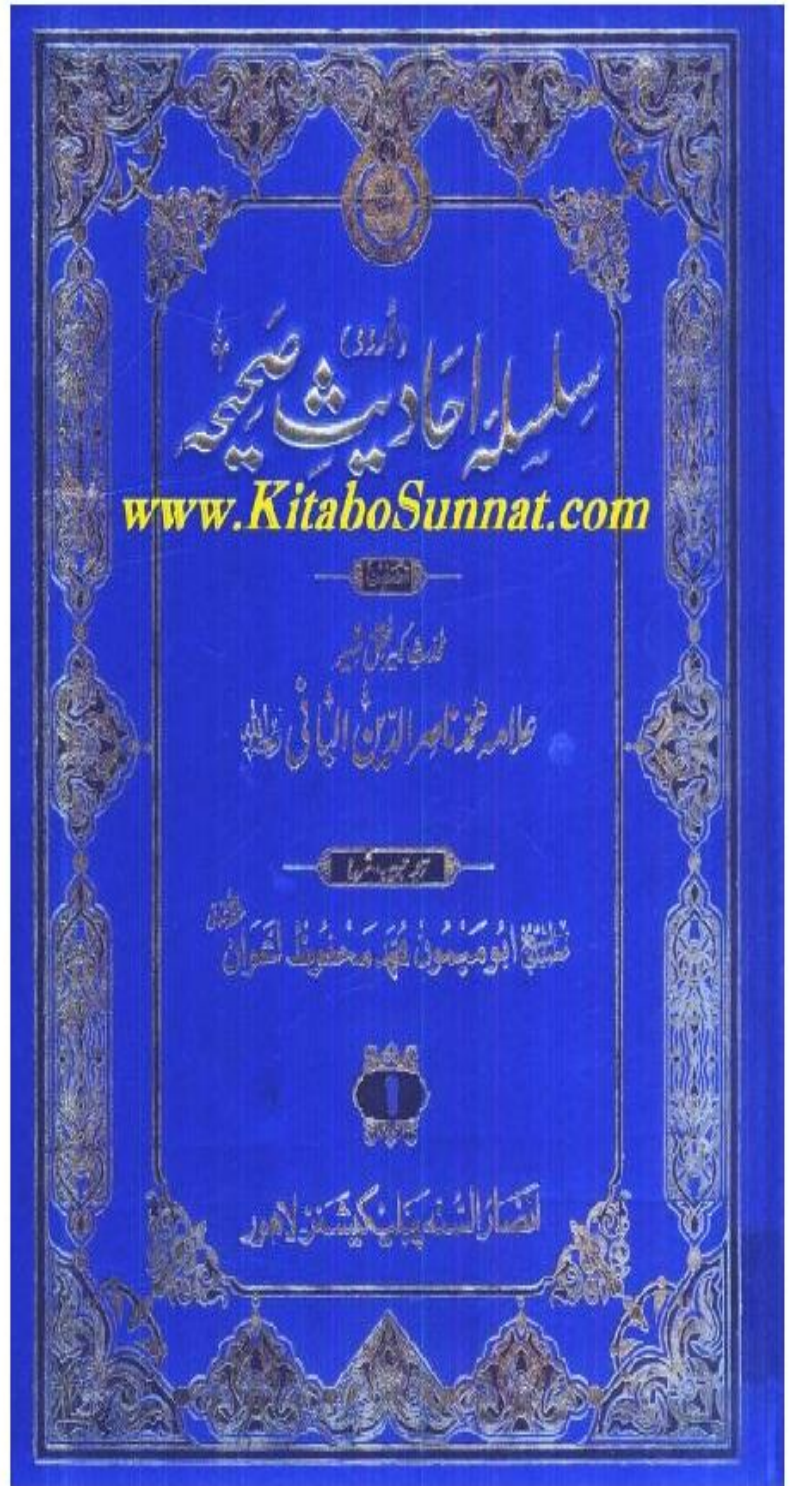
مغیرہ بن شعبہؓ کا حضرت علیؓ پر سب وشتم کرنا : سلسلة الأحاديث الصحيحة العلامة الألباني ؒ المتوفی ۱۹۹۹ء

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الخامس

٢٠٠١ - ٢٥٠٠

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

قلت: وإسناده جيد.

وله عند النسائي (٢ / ٢٨٧ و ٣٠٢) طريقان آخران عن علي.

وطريق آخر عند أحمد (١ / ١٤٧).

وله شاهد من حديث البراء بن عازب عند البخاري وغيره، وهو مخرج في «المشكاة» (٤٣٥٨ ـ التحقيق الثاني)، و «آداب الزفاف» (١٢٥).

وفي «صحيح مسلم» (٦ / ١٣٩ ـ ١٤٠) عن ابن عمر:

«أن ميثرته كانت أرجواناً».

قال ذلك رداً على من نسب إليه أنه يحرم ميثرة الأرجوان!

٢٣٩٧ ـ (نهى عن سبِّ الأموات).

أخرجه الحاكم (١ / ٣٨٥) عن شعبة عن مسعر عن زياد بن علاقة عن عمه:

«أن المغيرة بن شعبة سب علي بن أبي طالب، فقام إليه زيد بن أرقم فقال: يا مغيرة! ألم تعلم أن رسول الله ﷺ نهى عن سب الأموات؟ فلمَ تسب علياً وقد مات؟!»، وقال:

«صحيح على شرط مسلم»، ووافقه الذهبي.

قلت: وهو كما قالا، وعم زياد بن علاقة اسمه قطبة بن مالك، وقد اختلف في إسناده على مسعر، فرواه شعبة عنه هكذا، وخالفه محمد بن بشر فقال: ثنا مسعر عن الحجاج مولى بني ثعلبة عن قطبة بن مالك عم زياد بن علاقة قال:

«نال المغيرة بن شعبة من علي، فقال زيد بن أرقم . . .» الحديث.

أخرجه أحمد (٤ / ٣٦٩)، وأبو نعيم في «أخبار أصبهان» (٢ / ١٥٣).

وتابعه وكيع: ثنا مسعر عن أبي أيوب مولى بني ثعلبة عن قطبة بن مالك به.

٥٢٠

حضرت عثمانؓ کے گورنر کے یہ کرتوت ! حضرت عثمانؓ پر ایک بندہ عیب نہیں لگا سکتا، نہ انہوں نے پائی کھائی، وہ تو دین واسطے لٹاتے تھے، عمر گزری تھی، مگر یہ نالائق آگئے رشتہ دار غلبہ پالیا بیت المال اور اس کے نتیجے میں بدنامی ہو گئی، بالکل جو حدیث پاک کہ رسہ کٹ گیا۔ شکر ہے کہ شہادت کی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ پر رحم فرمایا۔

یہ کتاب عالم اسلام کے بہت بڑے عالم، مولانا انور شاہ کاشمیریؒ سے بڑا کوئی پیدا ہوا دیوبندیوں میں ؟ صدر مدرس تھے دیوبند کے، بخاری کی شرح کی، ترمذی کی اے سارے یوسف بجنوریؒ ان کے شاگرد تھے، یہ اب نئ چھپ رہی ہے انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری یہ آخر عمر میں انہوں نے جو حدیث پڑہی سید احمد رضا بجنوریؒ۔ یہ سمجھو ۱۷ ۱۸ ۱۹ آئی ہے تو صرف حج تک پہنچی ہے، آخر تک پتہ نہیں سو۱۰۰ بنی ہے مولانا نے علم کے دریا بہا دیئے، کہ آخر عمر میں انہوں نے جو پڑھا کس طرح سمجھایا، اس کے اندر لکھتے ہیں ہندو پاک میں کچھ عرصے سے خلافت وملوکیت ایسی اہم بحث چل رہی ہے اور اس سلسلے میں ابتدائی دور کی اسلامی تاریخ کے رجال بھی تذکروں میں آرہے ہیں، چونکہ چند صدیوں سے اسلامی تاریخ کو غلط طور پر اور مسخ کرکے پیش کرنے کی مہم یورپ کے مستشرقین نے بھی چلائی تھی یہ کئ صفحے ہیں دیکھیئے صفحہ ۹۳ یہ سارا پڑھنا ہے،

اسلامی تاریخ کو غلط طور پر اور مسخ کر کہ پیش کیا جارہا ہے : انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری : مولانا انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۹۳۳ء

اردو شرح
انوار الباری
صحیح البخاری
مجموعہ افادات
امام العصر سید محمد انور شاہ کشمیریؒ
ادارہ تالیفات اشرفیہ

جانتے ہو، میں نے کہا، بخدا میں جو چیز جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جا
سننے کے لئے نہیں بیٹھتے، اس لئے ہم نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا ہے۔

تشریح: ۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: سنت یہی ہے کہ عید گاہ کے لئے ا
طرح نکلتے تھے اور آپ کے زمانہ میں عید گاہ میں بھی منبر نہ تھا، البتہ روایات سے اتنا ثا
تھے، اور بخاری میں بھی ثم نزل وارد ہے، پھر کثیر بن اصلت نے عہدِ خلفاء میں پکی اینٹ

پھر دوسری سنت یہ ہے کہ نماز کو خطبہ پر مقدم کیا جائے، اور مروان نے اس
اندر حضرت علیؓ کے حق میں برے کلمات استعمال کرتا تھا اور لوگ اٹھ کر چلے جاتے
خطبہ سنیں۔ اور حضرت عثمانؓ سے جو روایت تقدیم خطبہ کی نقل ہوئی ہے اس کی وجہ دوسر
عید مل جائے۔ باقی اکثر عادت ان کی بھی ایسی نہ تھی۔ چنانچہ آگے قریب ہی بخاری م
حضرت ابوبکر حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ سب ہی نماز عید۔ خطبہ سے قبل پڑھتے تھے۔

مروان کے حالات

یہاں جو واقعہ مروان کا بیان ہوا ہے، وہ اس زمانہ کا ہے جب وہ حضرت مع
صاحبؒ نے اس موقع پر فرمایا کہ مروان رجال بخاری سے ہے اور وہ بڑا فتنہ پرداز تھا، ا
حضرت علیؓ پر سب و شتم کرے اور لوگوں کو سنائے۔ امام بخاریؒ اس کا جواب نہیں دے

صحیح بخاری ص ۱۰۵ باب القراءۃ فی المغرب میں امام بخاری نے مروان کی ر
وہاں بھی درسِ بخاری میں فرمایا تھا کہ یہ شخص فتنہ پرداز، خوں ریزیوں کا باعث، اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کا بھی باعث تھا، اس کی غرض ہر جنگ میں یہ ہوتی تھی کہ بڑوں میں سے کوئی نہ رہے تا کہ ہم صاحب حکومت بنیں، جنگِ جمل کے واقعہ میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کون ہے جو حرم نبی پر دست درازی کرتا ہے؟ اشتر نخعی تو یہ سن کر ہٹ گئے اور چھوڑ کر چلے گئے، مگر مروان نے پیچھے سے جا کر حضرت طلحہؓ کو تیر مار کر زخمی کر دیا (جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے)۔

ہندو پاک میں کچھ عرصہ سے "خلافت و ملوکیت" ایسی اہم بحث چل رہی ہے، اور اس سلسلہ میں ابتدائی دور کی اسلامی تاریخ کے رجال بھی تذکروں میں آرہے ہیں، چونکہ چند صدیوں سے اسلامی تاریخ کو غلط طور پر اور مسخ کر کے پیش کرنے کی مہم یورپ کے مستشرقین نے بھی چلائی تھی، اور اس سے ہمارے کچھ بڑے بھی متاثر ہو گئے تھے، مثلاً شیخ محمد عبدہ، علامہ رشید رضا محمد الخضری (صاحب المحاضرات) عبدالوہاب النجار وغیرہ، اس لئے ان کا رد اور صحیح حالات کی نشاندہی کا فریضہ علماء امت پر عائد ہو چکا تھا۔ خدا کا شکر ہے اس کے لئے علامہ مورخ شیخ محمد العربی التبانی فی استاذ مدرسۃ الفلاح والحرم المکیؒ نے ہمت کی اور دو جلدوں میں "تحذیر العبقری من محاضرات الخضری" لکھ کر شائع کی جو الحمدللہ نہایت محققانہ اور مستند حوالوں سے مزین ہے، اور اس میں اپنے بڑوں سے جو غلطیاں ہوگئی ہیں وہ بھی واضح کر دی گئی ہیں، مثلاً ابن جریر، ابن کثیر وغیرہ سے کتاب کی دونوں جلدوں کا مطالعہ اہل علم خصوصاً مؤلفین کے لئے نہایت ضروری ہے، یہاں ہم کچھ حصہ مروان کے بارے میں پیش کر رہے ہیں۔

(۱) مروان بن الحکم بن ابی العاص م ۶۵ھ نے روایتِ حدیث بھی کی ہے مگر اس نے حضور علیہ السلام کی زیارت نہیں کی اور نہ آپ سے خود

اس میں پر شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یار امام بخاریؒ پہ حیرانی ہے کہ اس مروان ملعون [دیکھئیے صفحہ ۹۵] کہ روایت لی ؟ اس نے اسلام کا کچھ رہنے دیا، ایک ایک کرکے لکھا، کہ اس خبیث نے حضرت علیؓ پر لعنت کی ، حضرت طلحہؓ کو خود میدان میں جنگ جمل کے اندر خود تیر مارا زہر آلودہ اور صحابی رسول کو شہید کیا وہ وہ کام کیئے گن گن کے گن گن کے

مروان ملعون کے کرتوت : انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری مولانا انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۹۳۳ء

کوئی حدیث سنی ہے، اس کی توثیق عام احادیث کے بارے میں نہیں بلکہ صرف فضلِ زبیرؓ کے بارے میں حضرت عروہؓ نے کی تھی، طلب خلافت کا شوق چرایا تو یہ تک کہہ دیا کہ ابن عمر مجھ سے بہتر نہیں ہیں۔ محدث شہیر حافظ اسماعیلی م ۹۵ھ نے امام بخاریؒ پر سخت نقد کیا کہ انہوں نے اپنی صحیح بخاری میں مروان کی حدیث کیوں ذکر کی، اور اس کے نہایت بد بختانہ اعمال سے یہ بھی ہے کہ اس نے یوم جمل میں حضرت طلحہؓ کو تیر مار کر شہید کیا تھا، پھر خلافت بھی بزور تلوار حاصل کرنے کی کوشش کی۔ (تہذیب ص ۱۰/۹۱)۔

بخاری ص ۵۲۷ میں ہے کہ حضرت طلحہ نے حضور علیہ السلام کی حفاظت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیکار کر دیا تھا، علامہ کرمانی نے لکھا کہ جنگِ احد میں حضور علیہ السلام کی حفاظت کرتے ہوئے صرف طلحہؓ رہ گئے تھے تو انہوں نے اپنے جسم مبارک پر اسی سے زیادہ زخم کھا کر بھی حضور کو بچایا تھا اور اسی پر حضور علیہ السلام نے خوش ہو کر فرمایا تھا کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ایسے جنتی پر قاتلانہ حملہ کرنے کا حوصلہ صرف مروان جیسا شقی ہی کر سکتا تھا۔

(۲) بقول حضرت شاہ صاحبؒ کے قتل عثمانؓ کا باعث بھی مروان ہی تھا، کیونکہ وہ ان کا سیکرٹری تھا اور اسی نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے ایک جھوٹا خط عامل مصر ابن ابی سرح کے نام لکھا تھا اور حضرت عثمانؓ کی مہر بھی بغیر ان کی اجازت کے لگا دی تھی اور حضرت عثمانؓ ہی کے اونٹ

پر ان کے ہی غلام یا کسی دوسرے کو بٹھا کر مصر کو خط

فلاں فلاں طریقہ پر قتل کر دینا۔ وہ خط راستہ میں

ہے؟ انہوں نے حلف اٹھایا کہ میں نے ہرگز ایسا

مروان کو ہمارے سپرد کریں تا کہ ہم اس سے پور

آخر یہ ہے کہ آپ خود شہید ہو جائیں گے۔ پھر

مشوروں کو حضرت عثمانؓ محض مروان کی وجہ سے

(۳) حضرت معاویہؓ کے دوسرے گورنروں کے

کرتے تھے، مگر مروان کے بارے میں یہ بات

نے خطبۂ عید کو بھی نماز پر مقدم کر دیا تھا۔

(۴) حضرت علیؓ کے علاوہ اس سے حضرت حسنؓ

(۵) حضرت حسنؓ کی وفات پر حضرت عائشہؓ

مروان ہی نے شدید مخالفت کی تھی حالانکہ اس وق

کر حضرت حسینؓ کو دفنِ بقیع کے لئے آمادہ نہ کر

(۶) واقعہ حرہ ۶۳ھ میں بھی اگرچہ مروان امیر

مدینہ طیبہ میں داخل کرا دیا تھا، اس وقت یزید کی طر

طیبہ کے لوگ یزید سے بیزار ہو گئے تھے، عثمان

چڑھائی کے لئے روانہ کیا، اہلِ مدینہ نے حضور علیہ

مسلم بن عقبہ کا لشکر مدینہ سے باہر آ کر رک گیا، او

اردو شرح

انوار الباری

صحیح البخاری

مجموعۂ افادات

امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ

مؤلفہ تلمیذ علامہ کشمیری

حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری

ادارۂ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان

[061-4540513-4519240]

حضرت معاویہؓ کے دوسرے گورنروں کے بارے میں تو یہ بحث چل سکتی ہے کہ وہ خطبہ جمعہ و عید میں سب علیؓ کرتے تھے یہ نہ کرتے تھے مگر مروان کے بارے میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ وہ اپنے عامل مدینہ ہونے کے زمانے میں ایسا ضرور کرتا تھا دیکھئیے صفحہ ۹۷۔

مروان جمعہ اور عید خطبہ میں سب علیؓ کرتے : انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری مولانا انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۹۳۳ء

اردو شرح
انوار الباری
صحیح البخاری
مجموعۂ افادات
امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ
و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ
مؤلفہ تلمیذ علامہ کشمیری
حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری
ۂ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

نہیں بلکہ صرف قصلِ زبیرؓ کے بارے میں حضرت عروہؓ نے کی تھی، طلب
۔ محدث شہیر حافظ اسماعیلی م ۹۵ھ نے امام بخاریؒ پر سخت نقد کیا کہ انہوں
نہایت بد بختانہ اعمال سے یہ بھی ہے کہ اس نے یوم جمل میں حضرت طلحہؓ کو
کی۔ (تہذیب ص ۱۰/۹۱)۔
السلام کی حفاظت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیکار کر دیا تھا، علامہ کرمانی نے لکھا
طلحہؓ رہ گئے تھے تو انہوں نے اپنے جسم مبارک پر اسی سے زیادہ زخم کھا کر بھی
کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ایسے جنتی پر قاتلانہ حملہ کرنے کا حوصلہ

ن ہی تھا، کیونکہ وہ ان کا سیکرٹری تھا اور اسی نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے
نؓ کی مہر بھی بغیر ان کی اجازت کے لگادی تھی اور حضرت عثمانؓ ہی کے اونٹ
نے لوگ مصر سے شکایات لیکر مدینہ آئے ہیں، جب وہ مصر پہنچیں تو ان سب کو
لے کر مصری وفد واپس آیا اور حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے ایسا خط لکھا
رے امر و علم سے لکھا گیا، اس پر سارے بلوائیوں نے متفقہ مطالبہ کیا کہ یا تو
ں کا تدارک کرائیں، یا آپ اپنے آپ کو معزول کرلیں ورنہ تیسری صورت
ے دنوں میں بلوائیوں کو مروان نے بار بار مشتعل کیا، اور حضرت علیؓ کے بہتر
مشوروں کو حضرت عثمانؓ محض مروان کی وجہ سے نہ مان سکے، اس کی پوری تفصیل تحذیر العبقری میں مستند تاریخوں سے درج کی گئی ہے۔

(۳) حضرت معاویہؓ کے دوسرے گورنروں کے بارے میں تو یہ بحث کسی حد تک چل سکتی ہے کہ وہ خطبۂ جمعہ وعید میں سب علی کرتے تھے یا نہ کرتے تھے، مگر مروان کے بارے میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ وہ اپنے عامل مدینہ ہونے کے زمانہ میں ضرور ایسا کرتا تھا اور اسی لئے اس نے خطبۂ عید کو بھی نماز پر مقدم کر دیا تھا۔

(۴) حضرت علیؓ کے علاوہ اس سے حضرت حسنؓ کے بارے میں بھی فحش کلامی ثابت ہے۔

(۵) حضرت حسنؓ کی وفات پر حضرت عائشہؓ نے ان کو اپنے نانا جان صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے دی تھی، مگر مروان ہی نے شدید مخالفت کی تھی حالانکہ اس وقت وہ امیر مدینہ بھی نہ تھا، اور وہاں قتل وقتال کی نوبت آجاتی، اگر حضرت ابو ہریرہؓ بیچ میں پڑ کر حضرت حسینؓ کو دفنِ بقیع کے لئے آمادہ نہ کر لیتے۔

(۶) واقعہ حرہ ۶۳ھ میں بھی اگرچہ مروان امیرِ مدینہ نہیں تھا مگر اس نے اور اس کے بیٹے عبدالملک نے ہی لشکرِ شام کو بنی حارثہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ میں داخل کرادیا تھا، اس وقت یزید کی طرف سے عثمان بن محمد بن ابی سفیان گورنرِ مدینہ تھا، اور اس کی غلط کاریوں کے سبب سے مدینہ طیبہ کے لوگ یزید سے بیزار ہو گئے تھے، عثمان نے یزید کو خبر دی تو اس نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک بہت بڑا لشکرِ جرار مدینہ طیبہ پر چڑھائی کے لئے روانہ کیا، اہلِ مدینہ نے حضور علیہ السلام کے زمانہ کی خندق کو کھود کر پھر سے کارآمد کرلیا اور ہر طرف سے مدینہ کو محفوظ کرلیا تھا، مسلم بن عقبہ کا لشکر مدینہ سے باہر آ کر رک گیا، اور کوئی صورت حملہ کی نہ دیکھی تو مروان اور اس کے بیٹے سے مدد چاہی اور ان دونوں نے ایک

آگے حضرت حسنؓ کی وفات پر حضرت عائشہؓ نے ان کو اپنے نانا جان ﷺ کے پاس دفن ہے نے اجازت دے دی مگر مروان ہی نے شدید مخالفت کی یہ دستہ لے کر آگیا پولیس کا کہ کون ہو جو حسنؓ کو ادھر دفن کرے، یہ سارے جرائم کئ صفحے اس مروان [دیکھیے صفحہ ۹۹تا۱۰۲] کے کرتوت۔

مروان نے امام حسنؓ کو حضور ﷺ کے پاس دفن ہونے سے منع کیا: انوار الباری شرح صحیح البخاری مولانا انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۹۳۳ء

اردو شرح
انوار الباری
صحیح البخاری
مجموعۂ افادات
امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ
و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ
مؤلفہ تلمیذ علامہ کشمیری
حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوریؒ
ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

151 جلد(۱۷)

...نہیں بلکہ صرف فضل زبیرؓ کے بارے میں حضرت عروہؓ نے کی تھی، طلب
...۔ محدث شہیر حافظ اسماعیلی م ۹۵ھ نے امام بخاریؒ پر سخت نقد کیا کہ انہوں
...نہایت بد بختانہ اعمال سے یہ بھی ہے کہ اس نے یوم جمل میں حضرت طلحہؓ کو
...کی۔ (تہذیب ص ۱۰/۹۱)۔
...السلام کی حفاظت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیکار کر دیا تھا، علامہ کرمانی نے لکھا
...طلحہؓ رہ گئے تھے تو انہوں نے اپنے جسم مبارک پر اسی سے زیادہ زخم کھا کر بھی
...کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ایسے جنتی پر قاتلانہ حملہ کرنے کا حوصلہ

...ن ہی تھا، کیونکہ وہ ان کا سیکرٹری تھا اور اسی نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے
...نؓ کی مہر بھی بغیر ان کی اجازت کے لگا دی تھی اور حضرت عثمانؓ ہی کے اونٹ
...نے لوگ مصر سے شکایات لیکر مدینہ آئے ہیں، جب وہ مصر پہنچیں تو ان سب کو
...لے کر مصری وفد واپس آیا اور حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے ایسا خط لکھا
...ے امر و علم سے لکھا گیا، اس پر سارے بلوائیوں نے متفقہ مطالبہ کیا کہ یا تو
...ں کا تدارک کرائیں، یا آپ اپنے آپ کو معزول کرلیں ورنہ تیسری صورت
...ے دنوں میں بلوائیوں کو مروان نے بار بار مشتعل کیا، اور حضرت علیؓ کے بہتر
مشوروں کو حضرت عثمانؓ بحضور مروان کی وجہ سے نہ مان سکے، اس کی پوری تفصیل تحذیر العبقری میں مستند تاریخوں سے درج کی گئی ہے۔

(۳) حضرت معاویہؓ کے دوسرے گورنروں کے بارے میں تو یہ بحث کسی حد تک چل سکتی ہے کہ وہ خطبۂ جمعہ و عید میں سب علی کرتے تھے یا نہ کرتے تھے، مگر مروان کے بارے میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ وہ اپنے عامل مدینہ ہونے کے زمانہ میں ضرور ایسا کرتا تھا اور اسی لئے اس نے خطبۂ عید کو بھی نماز پر مقدم کر دیا تھا۔

(۴) حضرت علیؓ کے علاوہ اس سے حضرت حسنؓ کے بارے میں بھی فحش کلامی ثابت ہے۔

(۵) حضرت حسنؓ کی وفات پر حضرت عائشہؓ نے ان کو اپنے نانا جان صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے دی تھی، مگر مروان ہی نے شدید مخالفت کی تھی حالانکہ اس وقت وہ امیر مدینہ بھی نہ تھا، اور وہاں قتل و قتال کی نوبت آجاتی، اگر حضرت ابوہریرہؓ بیچ میں پڑ کر حضرت حسینؓ کو دفن بقیع کے لئے آمادہ نہ کر لیتے۔

(۶) واقعہ حرہ ۶۳ھ میں بھی اگرچہ مروان امیر مدینہ نہیں تھا مگر اس نے اور اس کے بیٹے عبدالملک نے ہی لشکرِ شام کو بنی حارثہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ میں داخل کرا دیا تھا، اس وقت یزید کی طرف سے عثمان بن محمد بن ابی سفیان گورنرِ مدینہ تھا، اور اس کی غلط کاریوں کے سبب سے مدینہ طیبہ کے لوگ یزید سے بے زار ہو گئے تھے، عثمان نے یزید کو خبر دی تو اس نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک بہت بڑا لشکرِ جرار مدینہ طیبہ پر چڑھائی کے لئے روانہ کیا، اہل مدینہ نے حضور علیہ السلام کے زمانہ کی خندق کو کھود کر پھر سے کارآمد کر لیا اور ہر طرف سے مدینہ کو محفوظ کر لیا تھا، مسلم بن عقبہ کا لشکر مدینہ سے باہر آکر رک گیا، اور کوئی صورت حملہ کی نہ دیکھی تو مروان اور اس کے بیٹے سے مدد چاہی اور ان دونوں نے ایک

مدینہ پر حملہ میں مروان نے مدد کی : انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری مولانا انور شاہ کشمیریؒ المتوفی ۱۹۳۳ء

کوئی حدیث سنی ہے، اس کی توثیق
خلافت کا شوق چرایا تو یہ تک کہہ دیا
نے اپنی صحیح بخاری میں مروان کی ح
تیر مار کر شہید کیا تھا، پھر خلافت بھی
بخاری ص ۵۲۷ میں۔
کہ جنگِ احد میں حضور علیہ السلام ک
حضور کو بچایا تھا اور اسی پر حضور علیہ
صرف مروان جیسا شقی ہی کر سکتا تھا
(۲) بقول حضرت شاہ صاحبؒ۔
ایک جھوٹا خط عامل مصر ابن ابی سر
پر ان کے ہی غلام یا کسی دوسرے کو
فلاں فلاں طریقہ پر قتل کر دینا۔ وہ
ہے؟ انہوں نے حلف اٹھایا کہ میں
مروان کو ہمارے سپرد کریں تا کہ ہم
آخر یہ ہے کہ آپ خود شہید ہو جا
مشوروں کو حضرت عثمانؓ محض مروان
(۳) حضرت معاویہؓ کے دوسرے
کرتے تھے، مگر مروان کے بارے
نے خطبۂ عید کو بھی نماز پر مقدم کر دیا
(۴) حضرت علیؓ کے علاوہ اس سے
(۵) حضرت حسنؓ کی وفات پر حد
مروان ہی نے شدید مخالفت کی تھی حالانکہ اس وقت وہ امیر مدینہ بھی نہ تھا، اور وہاں کشت و قتال کی نوبت آ جاتی، اگر حضرت ابوہریرہؓ بیچ میں پڑ کر حضرت حسینؓ کو دفن بقیع کے لئے آمادہ نہ کر لیتے۔

اردو شرح
انوار الباری
صحیح البخاری
مجموعۂ افادات
امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ
ودیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ
مؤلفہ تلمیذ علامہ کشمیری
حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری
ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240)

(۶) واقعہ حرہ ۶۳ھ میں بھی اگرچہ مروان امیرِ مدینہ نہیں تھا مگر اس نے اور اس کے بیٹے عبدالملک نے ہی لشکرِ شام کو بنی حارثہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ میں داخل کرا دیا تھا، اس وقت یزید کی طرف سے عثمان بن محمد بن ابی سفیان گورنرِ مدینہ تھا، اور اس کی غلط کاریوں کے سبب سے مدینہ طیبہ کے لوگ یزید سے بے زار ہو گئے تھے، عثمان نے یزید کو خبر دی تو اس نے مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک بہت بڑا لشکرِ جرار مدینہ طیبہ پر چڑھائی کے لئے روانہ کیا، اہلِ مدینہ نے حضور علیہ السلام کے زمانہ کی خندق کو کھود کر پھر سے کارآمد کر لیا اور ہر طرف سے مدینہ کو محفوظ کر لیا تھا، مسلم بن عقبہ کا لشکر مدینہ سے باہر آ کر رک گیا، اور کوئی صورت حملہ کی نہ دیکھی تو مروان اور اس کے بیٹے سے مدد چاہی اور ان دونوں نے ایک

خفیہ راستہ بتا کر مدینہ پر حملہ کرا دیا۔ اور پھر لشکر یزید نے تین دن تک مدینہ میں لوٹ مار اور قتل عام کا بازار گرم کیا اور ایسے ایسے مظالم کئے، جن کو لکھنے سے ہمارا قلم عاجز ہے۔ پھر یہی مسلم مکہ معظمہ پر چڑھائی کے لئے اپنا لشکر لے کر چلا اور تین دن کی مسافت طے کر کے راستہ ہی میں مر گیا تھا۔ حضرت سعید بن المسیبؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر نماز کے بعد بنی مروان کے لئے بد دعا کرتا ہوں۔

(۷) مستدرکِ حاکم ص ۲/ ۴۸۱ میں یہ حدیث ہے۔ جس کی سند صحیح ہے اور اس کی توثیق علامہ ذہبی نے بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم اور اس کی اولاد پر لعنت کی ہے۔

علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا کہ مروان کے اعمال ہلاکت خیز ہیں، اس نے حضرت طلحہؓ کو بھی قتل کیا اور کتنے ہی برے اعمال کا مرتکب ہوا ہے۔

(۸) تحذیر العبقری ص ۲/ ۲۸۲ میں مروان کے افعالِ مشومہ کو مختصراً ایک جگہ بھی جمع کیا ہے اور ان میں اس کے غدر و بدعہدی کا واقعہ بھی نقل کیا ہے جو اس نے ضحاک بن قیس کے ساتھ روا رکھا تھا اور ان کو مع ان کے اسی رفقاء اشراف شام کے قتل کرا دیا تھا۔

(۹) عبدالملک بن مروان نے حجاج کے ذریعہ کعبۃ اللہ پر گولہ باری کرائی تھی اور حجاج کو بھیج کر حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کو شہید کرایا تھا۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیرؓ فرمایا کرتے تھے کہ بنی مروان نے ساٹھ سال تک حضرت علیؓ کو برا بھلا کہا اور کہلایا مگر حضرت علیؓ کو اس سے کچھ نقصان نہ پہنچا بلکہ ان کی اور بھی عزت و رفعت میں اضافہ ہوا۔ اور شام کے بعض لوگوں کے منہ زندگی ہی میں خنزیر کے سے ہو گئے تھے (جو حضرت علیؓ پر روزانہ ایک ہزار بار لعنت کرتے تھے) یہ بھی دیکھا گیا ہے (//ص ۲/ ۱۹۹)۔

(۱۰) ۶۴ھ میں مروان کو بھی ۹ ماہ کے لئے حکومت مل گئی تھی، اور اس کی موت اس کی بیوی کے ذریعے ہوئی تھی، جس نے اس کو ایک بیہودہ حرکت کی وجہ سے سونے کی حالت میں گلا دبا کر قتل کر دیا تھا، اور اس کا بیٹا بدلہ بھی نہ لے سکا، اس بدنامی سے ڈر کر کہ لوگ کہیں گے کہ مروان ایسا بڑا بادشاہ ایک عورت کے ہاتھوں مارا گیا۔ (//ص ۲۸۱)

(۱۱) مروان کا باپ حکم بھی بہت بدکردار تھا، وہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے حجروں پر جاسوسی کیا کرتا تھا، ان میں وہ جھانکتا تھا اور راز کی خبریں لوگوں کو پہنچایا کرتا تھا، حضور علیہ السلام کی نقلیں اتارتا تھا وغیرہ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اس کو اور اس کے بیٹے مروان کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کر کے طائف بھیج دیا تھا پھر وہ حضرت ابوبکر و عمرؓ کے زمانوں میں بھی نہ آ سکا، اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں باپ بیٹے دونوں مدینہ طیبہ آ گئے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری، کتاب الفتن میں حدیث " ھلاک امتی علی یدی اغیلمۃ سفھاء " کے تحت لکھا کہ بہت سی احادیث حکم اور اس کی اولاد کے ملعون ہونے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جن کی تخریج طبرانی وغیرہ نے کی ہے، ان میں زیادہ تو محلِ نظر ہیں مگر بعض جید بھی ہیں۔

مروان ایسے فتنہ پرداز، سفاک و ظالم غیر ثقہ شخص کو رواۃ و رجالِ بخاری میں دیکھ کر بڑی تکلیف و حیرت بھی ہوتی ہے اور اسی لئے محدث اسماعیلی، محدث مقبلی یمانی وغیرہ نے تو سخت ریمارک کئے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ امام محمدؒ جیسے (عظیم و جلیل محدث و فقیہ (استاذ امام شافعیؒ) سے تو بخاری میں روایت نہ لی جائے اور مروان سے لے لی جائے جس کی کوئی بھی توثیق نہیں کر سکتا۔ لیکن مقدرات نہیں ٹلتے جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا مگر اس کے ساتھ ہمارے حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ بات بھی کبھی نہ بھولی جائے کہ ضعیف و متکلم فیہ راویوں کی وجہ سے احادیث بخاری نہیں گریں گی۔ کیونکہ وہ سب احادیث دوسری احادیث مرویہ کے سبب سے قوت و صحت حاصل کر چکی ہیں واللہ المستعان۔

مروان کے بارمیں امام ذہبیؒ کا مؤقف : میزان الإعتدال الإمام الذهبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ

علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا کہ مروان کے اعمال ہلاکت خیز ہیں، اس نے حضرت طلحہؓ کو بھی قتل کیا اور کتنے ہی برے اعمال کا مرتکب ہوا ہے۔

وقال ابن خزيمة: ثقة. أما:

٨٤٢٤ [٠٠٠] ـ مَرْزُوق أَبُو بَكْرٍ [ت] البَاهِلِيُّ البَصْرِيُّ(١). عن قتادة، وابن المنكدر. وعنه معتمر، والطيالسي، وجماعة ـ فوثقه أبو زُرْعة.

٨٤٢٥ [٤٨٠٣ ت] ـ مَرْزُوقٌ، أبو بكْرٍ [ت] التَّيْمِيُّ(٢). عن أمّ الدرداء. ما رَوَى عنه سوى أبي بكر النهشلي.

٨٤٢٦ [٤٨٠٤ ت] ـ مَرْزُوقُ الثَّقَفِيُّ. مَوْلَى الحَجّاجِ(٣). عن ابن الزُّبير. تفرَّدَ عنه ابنهُ إبراهيم.

مَرْوَان

٨٤٢٧ [٨٣٥٦] ـ مَرْوَانُ بْنُ أَزْهَرَ(٤). عن أبيه. مجهولان.

٨٤٢٨ [٤٨٠٥ ت] ـ مَرْوَانُ بنُ الحَكَمِ [خ، عو] الأَمَوِيُّ(٥)، أبو عبد الملك.

= خلاصة تهذيب الكمال: ٣/١٧، تاريخ البخاري الكبير: ٧/٣٨٤، المغني: ٦١٦٠، الجرح والتعديل: ٨/١٢٠٧، تاريخ الإسلام: ٦/٣٨٦، الكاشف: ٣/١٣١، تاريخ أبو زرعة الدمشقي: ١٨٣، المجروحين لابن حبان: ٣/٣٨، ديوان الضعفاء: ت (٤٠٧٥)، خلاصة الخزرجي: ت (٦٩١٢)،

(١) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/١٣١٥، خلاصة تهذيب الكمال: ٣/١٧، تقريب التهذيب: ٢/٢٣٧، تهذيب التهذيب: ١٠/٨٦ (١٥١) تاريخ البخاري الكبير: ٧/٣٨٣، مجمع: ٥/٢١٨، الجرح والتعديل: ٨/١٢٠٤، تاريخ الإسلام: ٦/٣٨٦، خلاصة الخزرجي: ت (٦٩١٦).

(٢) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/١٣١٥، خلاصة تهذيب الكمال: ٣/١٨، تقريب التهذيب: ٢/٢٣٧، تهذيب التهذيب: ١٠/٨٧ (١٥٢)، تاريخ البخاري الكبير: ٧/٣٨٣، ٣٨٤، الكاشف: ٣/١٣١، الجرح والتعديل: ٨/١٢٠١، ثقات: ٧/٤٨٧، تاريخ أسماء الثقات: ١٣٧٤، تفسير الثوري: ٤٦٥، تاريخ الدوري: ٢/٥٥٥، تاريخ الإسلام: ٦/٢٨٦، الكاشف: ت (٥٤٥٠)، خلاصة الخزرجي: ت (٦٩١٣).

(٣) ينظر: تهذيب التهذيب: ١٠/٨٨ (١٥٦)، خلاصة تهذيب الكمال: ٣/١٨، تقريب التهذيب: ٢/٢٣٨، الذيل على الكاشف: رقم: (١٤٥٤) تاريخ البخاري الكبير: ٧/٣٨٢، ثقات: ٥/٤٢٩، الجرح والتعديل: ٨/١١٩٩، خلاصة الخزرجي: ت (٦٩١٤).

(٤) دائرة معارف الأعلمي: ٢٧/٢١١.

(٥) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/١٣١٦، خلاصة تهذيب الكمال: ٣/١٩، تهذيب التهذيب: ١٠/٩٠ (١٦٦)، تقريب التهذيب: ٢/٢٣٨، ٢٣٩، الجرح والتعديل: ٨/٢٧١، تاريخ البخاري الكبير: ٧/٣٦٨، تاريخ البخاري الصغير: ١/٤٤٦، الكاشف: ٣/١٣٢، نسيم الرياض: ٢/٢٩١، تراجم=

قال البُخَارِيُّ: لم يَرَ النبيَّ ﷺ.

قلتُ: روى عن بُسْرة، وعن عثمان. وله أعمال مُوبقة. نسأل الله السلامَة؛ رمى طلحة بسَهْمٍ وفعلَ وفعلَ.

٨٤٢٩ [٨٣٥٧] ـ مَرْوَانُ بنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ(١). سمع منه أبو حاتم، ومطيّن، وقال ابن

أبي حاتم: صدوق.

وقال أَبُو الفَتْح الأَزْدِيُّ.

قلت: له نسخة عن قراءة

وموسى بن هارون، قالا: حد

سمُرة بن جندب، عن جعفر بن

عن جده: كان رسول الله ﷺ يأ

ويجعلها وِتْراً(٣).

وبه إلى سَمرة سِوَى مط

«اللهمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطِيئَتِي

مُسْلِماً»(٤).

وبه ـ مرفوعاً: «مَنْ جَامَعَ

= الأحبار: ٣/٣٦٢، سير الأعـ

والنهاية: ٨/٢٥٧، علل ابـ

الاستيعاب: ٣/١٣٨٧، معجـ

رجال البخاري للباجي: ٢/١

أسد الغابة: ٤/٣٤٨، جامع ا

٣٧، تجريد أسماء الصحابة:

(١) المغني: ٢/٦٥١.

(٢) في ب: عن جعفر بن سعيد بن

(٣) أخرجه الطبراني في الكبير: ٧/

(٤) أخرجه الطبراني في الكبير: ٧/

سمرة، وعن وائل بن حجر و

وإسناده ضعيف. وللحديث

صحيحه: (المساجد: ١٤٧).

الافتتاح: باب ٨، ابن ماجه في

٢/١٩٥، الدارمي في سننه: ١

(١٦٣٠).

(٥) أخرجه أبو داود في سننه (٧٨٧

مِيزَانُ الاعْتِدَال

فِي نَقْدِ الرِّجَال

تأليف

الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ

ويليه

ذيل ميزان الاعتدال

للإمام أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي

المتوفى سنة ٨٠٦ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ علي محمد معوض الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

شارك في تحقيقه

الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة

خبير التحقيق بمجمع البحوث الإسلامية

وعضو المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية

الجزء السادس

المحتوى:

مازن ـ مينا

دار الكتب العلمية

سلفی ویب سائٹ پر مروان جیسے شخص کے ساتھ رضی اللہ عنہ لگایا اور اس کو برے افعال سے بری کیا، اور جھوٹی تاویل کی کہ وہ اجتہاد تھا

English | Francais | Espanol | Deutsch

إسلام ويب islamweb.net

مقالات | استشارات | مكتبة | حديث | صوتيات | بنين و بنات | جاليري

مركز الفتوى

الفائزون بمسابقة الأخلاق

الرئيسية | مختارات مركز الفتوى | فتاوى معاصرة | عرض موضوعي | الفتاوى الحية | عن مركز الفتوى

الجمعة 8 محرم 1436 | بحث | الكل | البحث المتقدم | RSS

العرض الموضوعي > الفضائل والتراجم > فضائل الصحابة > فضائل الصحابة

مروان بن الحكم رضي الله عنه

الأربعاء 8 ذو القعدة 1424 - 31-12-2003

رقم الفتوى: 42637

التصنيف: فضائل الصحابة

[قراءة: 4156 | طباعة: 141 | إرسال لصديق: 0]

ایک سلفی ویب ساٹ پر مروان کے ساتھ رضی اللہ عنہ لگا کہ جلیل القدر صحابی
بنا دیا اور اس وجہ سے اس کو تمام ہلاکت خیز افعال سے بری کر دیا
اور نیچے جھوٹی تاویل کرکے اس کو بچانے کی کوشش کہ
مروان کے بارے میں اچھا سوچنا چاہئے اور
جو کچھ ہوا اس کے بارے میں چپ ہونا چاہئے

السؤال

هل مروان بن الحكم صحابي أم لا؟ وهل كان له دور في خلافة سيدنا عثمان وأحداث الفتنة؟

الإجابــة

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه أما بعد:

فإن مروان بن الحكم ولد في حياة النبي صلى الله عليه وسلم، وقد ذكره ابن حجر في الإصابة في تمييز الصحابة، وعده من جملة الصحابة، وذكر أنه رأي النبي صلى الله عليه وسلم، ويذكر بعض المؤرخين أنه اتهم بإرسال رسالة إلى أمير مصر كانت سبباً من أسباب انتقاد البعض على عثمان ، وعلى المسلم في هذا العصر أن يهتم بإصلاح نفسه وإصلاح مجمتعه وإصلاح عصره.

وأن يكف عما حصل بين السلف لأنهم أفضوا إلى ما قدموا، فقد ذكر ابن أبي زيد القيرواني رحمه الله في الرسالة في كلامه على العقيدة أنه لا يذكر أحد من صحابة الرسول صلى الله عليه وسلم إلا بأحسن ذكر والإمساك عما شجر بينهم، وأنهم أحق الناس أن يتلمس لهم أحسن المخارج ويظن بهم أحسن المذاهب.

وقد ذكر شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله في الفتاوى أن السلف اتفقوا على الثناء على الصحابة المقتتلين بالجمل وصفين، والإمساك عما شجر بينهم.

والله أعلم.

فتاوى ذات صلة

الفتوى	عدد الزوار
حكم الشهادة للصحابة بالجنة بالعموم وبالتعيين — الجنة	868
كتب في سير الصحابة، وأخبارهم، وأقوالهم الفقهية — فضائل الصحابة	1211
أحاديث في تبشير النبي صلى الله عليه وسلم بعض أصحابه بالجنة — مراتب الصحابة وتفاضلهم	1312
حكم من لا يقبل أخبار وأقوال الصحابة — فضائل الصحابة	1182
الترهيب من سب وانتقاص الصحابة عموما ومعاوية خصوصا — فضائل الصحابة	1573
هل يمكن الوصول إلى درجة الصحابي — فضائل الصحابة	1645
تكفير بعض الصحابة لبعض وقع منهم بتأويل — فضائل الصحابة	1505
مسألة الاحتجاج بأقوال الصحابة — فضائل الصحابة	1590

اطرح سؤالك للفتوى | الفتاوى الحية

العضوية: اسم المستخدم | الرمز السري | دخول | استرجاع الرمز السري | تسجيل | تفعيل حساب

العرض الموضوعي: الآداب والأخلاق والرقائق | الأذكار والأدعية | الأيمان والنذور | السيرة النبوية | الفضائل والتراجم | القرآن الكريم | طب وإعلام وقضايا معاصرة | فقه الأسرة المسلمة | فقه العبادات | فقه المعاملات | فكر وسياسة وفن

القائمة البريدية: اكتب بريدك الإلكتروني (الإيميل) | اشتراك

اس لئے حضرت عثمانؓ کی نیکیاں سر ماتھے پر ذرا بھی کوئی شک کرے وہ بے ایمان ہے مگر یہ جو غلطیاں ہیں اس سے حکومت اسلامیہ برباد ہو گئی بالکل نظام خراب ہوگیا گورنر بگڑ گئے بیت المال لوٹنا شروع ہوگیا اور دین کو جو نقصان پہنچا یہ میں مختصر بیان کر رہا ہوں۔

آؤ ابن تیمیہؒ ابن کثیرؒ کے استاد جن کی کتاب جلد ۴ کا شیعہ کے رد میں کوئی مائی کا لعل نہیں لکھ سکا۔ منهاج السنة النبوية اس زمانے میں یوسف ابن مطہر حلی نے لکھی منہاج الکرامہ کہ بارہ امام ہیں، وہ تو چھوٹا رسالہ ہے، ۴ جلدوں میں۔ ابن تیمیہؒ نے ضخیم مگر امام منصف تھے بے ایمان نہیں تھے آج کے لوگوں کی طرح مکر جاؤ۔

انہوں کہا کہ یار بات صحیح ہے جو زھد عمرؓ کا تھا وہ حضرت عثمانؓ کا نہ تھا، نہ دنیا لینے کی بے رغبتی تھی نہ وہ عدل وانصاف اس بات سے تم لوگ کیوں مکرتے ہو، کیوں اس بات کو خراب کرتے ہو، حضرت عثمانؓ نے نیک نیتی سمجھ کر کے چلو رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے، یہ سار کچھ کیا مگر یہ سار کام خلاف ہوگیا یعنی اس کا نتیجہ اچھا نہ نکلا، حضرت عمرؓ کا جو طریقہ تھا انہوں نے رشتہ داروں کو ایک پائی نہیں دی کوئی عہدہ نہیں دیا حالانکہ ان کے ان میں بڑے بڑے قابل لوگ تھے بنو عدی مگر انہوں نے سمجھا، اگر جائز بھی دینا تھا تہمت لگ جائے گی کہ خلیفہ اپنے لوگوں کو دے رہا ہے۔ پاک دام لے کر گیا ہے نقیح الثوب خود حضرت علیؓ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ کہ عمر اس دنیا سے گیا تو دامن پاک لے کر گیا ہے۔ بندے کی مجال ہے نہیں ہے۔

حضرت عثمانؓ سے غلطی ہو گئی رشتہ داروں کو عہدے دے دیے، بیت المال سے وظیفے دیے، سارا کوہے کام خراب ہوگیا، یہ ساری تفصیل جو ہے امام ابن تیمیہؒ نے اس بات کو بیان کیا ہے دیکھیئے صفحہ ۱۰۶تا۱۰۴ حضرت عثمانؓ نے جو اجتہاد کیا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے انہیں عہدہ دیا جائے، بالکل ان کی نیت یہی ہو گی، اس میں کیا شک ہے؟ مولانا ابو الحسنؒ فرماتے ہیں کہ اجتہاد کے اندر بندہ خطأ کر سکتا ہے۔ سوچا ہوگا مگر سوچ ٹھیک نہ نکلی، کہ رشتہ داروں کو کیون بنانا ور پھر رشتہ دار بھی ایسے، کرتوتوں والے،

واما الزهد والورع في الرياسة والمال فلا ريب ان عثمان تولى ثنتى عشرة سنة فرمایا کوئی شک نہیں کہ حکومت اور ریاست اور مال کے بارے میں زہد اور دامن بچاکے رکھنا حضرت عثمانؓ نے بارہ سال حکومت کی مگر انہوں نے جو کیا لكنه في الأموال كان يعطي لأقاربه من العطاء ما لا يعطيه لغيرهم رشتہ داروں کو بیت المال سے جیسے مال دیے دوسروں کو نہیں دیے۔ تقسیم ٹیڑھی ہو گئی۔ ۵ لاکھ دینار افریقا کا خمس جو آیا مال غنیمت کا مروان کو دے دیا دنیا چیخی بیت المال کا حق؟ تقسیم اموال کے اندر غلطی ہوئی وحصل منه نوع توسع في الأموال وهو رضى ا الله عنه ما فعله إلا متأولا فيه له اجتهاد یہ امام نے کہا کہ یہ ان کا اجتہاد ہے سوچ ہے نیت بری نہیں مگر یہ کام ٹھیک نہ ہوا جو انہوں نے کیا، کھلا مال دیا اپنے رشتہ داروں کو، عہدے دے دیے،

حضرت عثمانؓ کی تقسیم اموال میں اجتہادی غلطی : منہاج السنہ علامہ ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ھ

وأما الزهد والورع فى الرياسة والمال ، فلاريب أن عثمان تولّى ثنتى عشرة سنة ، ثم قصد الخارجون عليه قتله ، وحصروه وهو خليفة الأرض ، والمسلمون كلهم رعيته ، وهو مع هذا لم يقتل مسلماً ، ولا دفع عن نفسه بقتال ، بل صبر حتى قُتل .

لكنه فى الأموال كان يعطى لأقاربه من العطاء ما لا يعطيه لغيرهم ، وحصل منه نوع توسّع فى الأموال ، وهو رضى الله عنه ما فعله إلا متأوّلا فيه[1] ، له اجتهاد وافقه عليه جماعة[2] من الفقهاء ، منهم من يقول : إن ما أعطاه الله للنبى من ال...

هو قول أبى ثور وغيره . و...

القرآن هم ذوو قربى الإ...

الصدقات يأخذ منها مع ا...

عنه ، كما هو منقول عنه . ف...

وعلىّ رضى الله عنه ...

بالقتال لمن لم يكن متبدئا ...

المسلمين ، وإن كان ما فع...

العلماء . وقالوا : إن هؤلا...

﴿فَقَاتِلُوا الَّتِى تَبْغِى﴾ [سو...

(۱) ن ، م ، س : . . مافعله متاو...

(۲) م : طائفة .

(۳) ن : مآخذ . ومعنى المثبت : أ...

(٤) بالقتال : ساقطة من (س) ، (...

مِنهَاجُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

فى نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبى العباس تقى الدين احمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الثامن

١٤٠٦ - ١٩٨٦

- ٢٣١ -

حضرت عثمانؓ پر اعتراض کی ایک وجہ رشتہ داروں کو زیادہ مال دینا : منہاج السنہ علامہ ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ ء

ثم يقال : ثانيا : هذا من الكذب البيّن، فإنه لا عثمان ولا غيره من الخلفاء الراشدين أعطوا أحداً ما يقارب هذا المبلغ. ومن المعلوم أن معاوية كان يعطى[1] من يتألّفه أكثر من عثمان. ومع هذا فغاية ما أعطى الحسن بن علىّ مائة ألف أو ثلاثمائة ألف [درهم][2]. وذكروا أنه لم يعط أحدا قدر هذا قط.

نعم كان عثمان يعطي بعض أقاربه ما يعطيهم من العطاء الذي أُنكر عليه، وقد تقدم تأويله في
كان له تأويلان في إعـط
أحدهما: أنه ما أطعم الل
بعده، وهذا مذهب طائف
ظ ٢٥٣ مرفوعا[3]، / وليس هذا مو
وقالوا : [إن][4] ذوى ال
قرباه، وبعد موته هم ذوو
وعمر لم يكن لهما[5] أقار
أكبر قبائل قريش، ولم يك
٣/ ١٩١ بصلة رحمه من ماله، فإذ
المال مما جعله الله لذوي

(١) ن، م: أنه كان يعطى.
(٢) درهم: ليست في (ن)، (م)
(٣) سبق هذا الحديث في هذا الج
(٤) إن : زيادة في (ب) فقط.
(٥) لهما: كذا في (ب) فقط. وف

منهاج السنة النبوية
في نقض كلام الشيعة القدرية
لابن تيمية
أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم
تحقيق
الدكتور محمد رشاد سالم
الجزء السادس
١٤٠٦ - ١٩٨٦

- ٢٥٠ -

ابن تیمیہؒ کی تصریح حضرت عثمانؓ رشتہ داروں کو زیادہ مال دیتے مگر یہ اجتہادی مسائل میں سے ہیں

ونحن لا ننكر أن عثمان رضي الله عنه كان يحب بني أمية، وكان يواليهم ويعطيهم أموالاً كثيرة. وما فعله من مسائل الاجتهاد التي تكلّم فيها العلماء، الذين ليس لهم غرض، كما أننا[1] لا ننكر أن عليًّا ولّى

٣/ ٢٣٧ أقاربه، وقاتل وقتل خ...

ويؤتون الزكاة، ويص...

والإجماع، ومنهم ...

العلماء الذين لا غر...

وأمر الدماء أخطر ...

الأمة أضعاف الشر ...

فإذا كنا نتولّى ...

فضائله[4]، مع أن ال...

خلافة عثمان، وج...

خلافته، فلأن[5] نتولّ...

بطريق الأولى.

وقد ذكرنا أن ماف...

عَامِلٌ عليه، والعامل ...

منهاج السنة النبوية

في نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء السادس

١٤٠٦ - ١٩٨٦

---

(١) ن، م: كما أنّا.

(٢) كثيرا: ساقطة من (م).

(٣) ن، م: وصلوا.

(٤) ن، م: على فضائله.

(٥) ب: أفلا.

(٦) ن: ونذكر من دلّ عليه الكتاب والسنة؛ م: ونذكر ما دلّ عليه من الكتاب والسنة على فضائله . . .

- ٣٥٦ -

یہ میں صفحے پڑھ رہا ہوں تاکہ بعد طالب عالم اور شیخ الحدیث مطالعے کریں اور اپنی کم علمی کا ماتم کریں۔کہ ہم اسلامی حکومت کو رو رہے ہیں کوئی حسینؓ کو نہیں رو رہا ہے وہ شہید ہے ،جنت کے اعلیٰ کے درجوں پر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ ہمیں یہ ہے کہ اسلامی حکومت کا خیال ہی ذہنوں سے نکل گیا ، پڑھے لکھے لوگوں نے بھی نہیں سوچا کہ ہم پڑھیں کہ اسلامی حکومت کیا ہوتی ہے ، کیسی بنائی جاتی ہے ، چلائی کیسی جاتی ہے ؟ وہ ہر مسلمان کے دماغ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر جائے اور آگ لگ جائے مسلمانوں کو کہ نہ مشرف حکومت کرے نہ صدام حکومت کرے نہ شاہ عبد اللہ کرے حکومت کرے تو حضرت عمرؓ اور ابو بکرؓ جیسا خدا کا بندہ حکومت کرے۔ جو عین اللہ کے سامنے جھکے ۔ہر کسی کو فکر ہونی چاہیے۔

انہوں نے ملیا میٹ کر دیا اور یہ سمجھتے ہیں کہ قصہ پرانا ہے ، یہ قصہ نہیں ، اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے۔ یہ الاصابہ ہے ادھر امام ابن حجرؒ لکھتے ہیں نچوڑ !!! لمبی چوڑی بات دیکھیے صفحہ ۱۰۸تا۱۱۴ کا فرمایا **وكان سبب قتله** کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کا سبب ، ہر گروہ اپنے اپنے رنگ لکھتا ہے ، صحیح بات نہیں کرتے کہ نیک ہے پرہیزگار ہے جنتی ہے شہید ہے مگر یہ غلطی فرمایا حضرت عثمانؓ کے قتل کا سبب یہ بنا کہ **أن أمرأء الأمصار كانوامن أقاربه** کہ علاقے کے گورنر سارے رشتے دار بن گئے جدھر بھی مسلمان حکومت تھی ادھر گورنریاں رشتے داروں کو دے دی **كان بالشام كلها معاوية وبالبصرة سعيد بن العاص ، وبمصر عبد الله بن سعد بن ابی سرح وبخراسان عبد الله بن عامر** ایک ایک علاقہ جو تھا وہ رشتہ دار ، کرتے کیا تھے ؟ **وكان من حج منهم يشكو من أميره** جو غریب رعایا آتی تھی وہ چیختی تھی کہ حضرت عثمانؓ !!! اندھیر مچا ہوا ہے ، ظلم کر رہے ہیں مار رہے ہیں رعایا کو ، خزانے کھائے جا رہے ہیں **وكان عثمان لين العريكة** یہ وہ امام ہے جس پر حدیث ختم ہو گئی ابن حجر عسقلانیؒ ۱۴ جلدوں میں بخاری کی شرح کی ،ادھر بھی یہ باتیں لکھیں کتاب الفتن میں۔ مگر میں یہاں سے پڑھ رہا ہوں اصابہ سے جو صرف صحابہ کے حالات پر ہے۔

کہتے ہیں حضرت عثمان نرم طبیعت آدمی تھے ، وہ خطرہ جو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نرمی **كثير الإحسان والحلم** وہ نیک سلوک بہت کرتے تھے در گزر کرتے ،حکومت کے لئے بھائی دوسری ہوشیاری بھی چاہیئے ! **وكان يستبدل بعض امرائه فيرضيهم** جب لوگ شکایت کرتے تھے آپؓ کئی بار گورنر بدل دیتے تھے ،لوگوں کو راضی کر دیتے تھے **ثم يعيده بعد** پھر مڑ کر وہی بحال کر دیتے تھے ، وہ مڑ کہ زور ڈال کر مروان بحال کر دیتا تھا !! حضرت عثمانؓ کی نہیں چلتی تھی۔

حضرت عثمانؓ پر طعن کا سبب رشتہ داروں کو عہدہ دینا بھی تھا: **الإصابة فی تمییز الصحابة** ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

(عبد الملك) ﴿٣٩٢﴾

نبيّ رفيقٌ ، ورفيقي في الجنة عثمان ، وجاء من طرق كثيرة ،
عمروه ، انشدَ الصحابة في أشياءَ ، منها تجهيزهُ جيشَ العسرة ،
لم عنه تحتَ الشجرة لمّا أرسله إلى مكة ، ومنها شراؤه بئر رُومة ،
ه وآله وسلم ، وعن أبي بكر ، وعمر ، روى عنه أولادهُ : عمرو ،
الحكم ، بن أبي العاص ، ومن الصحابة : ابن مسعود ، وابن عمر ،
ت ، وعمران بن حُصين ، وأبو هريرة ، وغيرهم ، ومن التابعين :
بن أبي ضمرة ، وعبدالرحمن ابن الحارث ، بن هشامَ ، وسعيدُ
الرحمن السلمي ، ومحمد بن الحنفية ، وآخرون . وهو أول
ية ، وتخلف عن بدر لتمريضها ، فكتبَ له النبي صلى الله عليه وآله
ه الرضوان ، لأن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان بعثه إلى
سبب البيعة ، فضرب إحدى يديه على الأخرى ، وقال : هذه ،
بايعنا خيرنا ، ولم نألُ ، وقال علي : كان عثمان أوصلنا للرحم ،
نه لأوصلهم للرحم ، وأتقاهم للرب ، وقال ابن المبارك في الزهد :
نه ، وكانت خادماً لعثمان ، وقالت : كان عثمان لا يوقظ نائماً من
وله وَضوءه ، وكان يصوم الدهر . وكان سبب قتله أن أمراء
الأمصار كانوا من أقاربه ، كان بالشام كلها معاوية ، وبالبصرة سعيدُ بن العاص ، وبمصر عبد الله بن
سعيد بن أبي سَرْح ، وبخراسان عبد الله بن عامر ، وكان من حجّ منهم يشكو من أميره ، وكان عثمان
لينّ العريكة ، كثير الإحسان ، والحلم ، وكان يستبدل ببعض أمرائه ، فيرضيهم ، ثم يعيده بعدُ إلى أن
دخل أهل مصر يشكون من ابن أبي سَرْح ، فعزله ، وكتب لهم كتاباً بتولية محمد بن أبي بكر الصدّيق ،
فرضُوا بذلك ، فلما كانوا في أثناء الطريق ، رأوا راكباً على راحلة فاستخبروه فأخبرهم : أنه من عند عثمان

الإصابة
في تمييز الصحابة
لشيخ الإسلام إمام الحفاظ في زمانه
شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي العسقلاني
المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣ هـ الموافق ١٣٧٢ م
المتوفى سنة ٨٥٢ هـ الموافق ١٤٤٩ م
وبذيله كتاب
الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
مع تحقيق فضيلة الدكتور
طه محمد الزيني
الأستاذ بجامعة الأزهر
الجزء السادس

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة - هاتف ٨٦٤٢٤٠٢

حضرت عثمانؓ پر طعن کا سبب رشتہ داروں کو عہدہ دینا : فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الفتن حافظ ابن حجرؒ

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

(٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

تقديم وتحقيق وتعليق

عبد القادر شيبة الحمد

طبع على نفقة

صاحب السمو الملكي الأمير سلطان بن عبد العزيز آل سعود
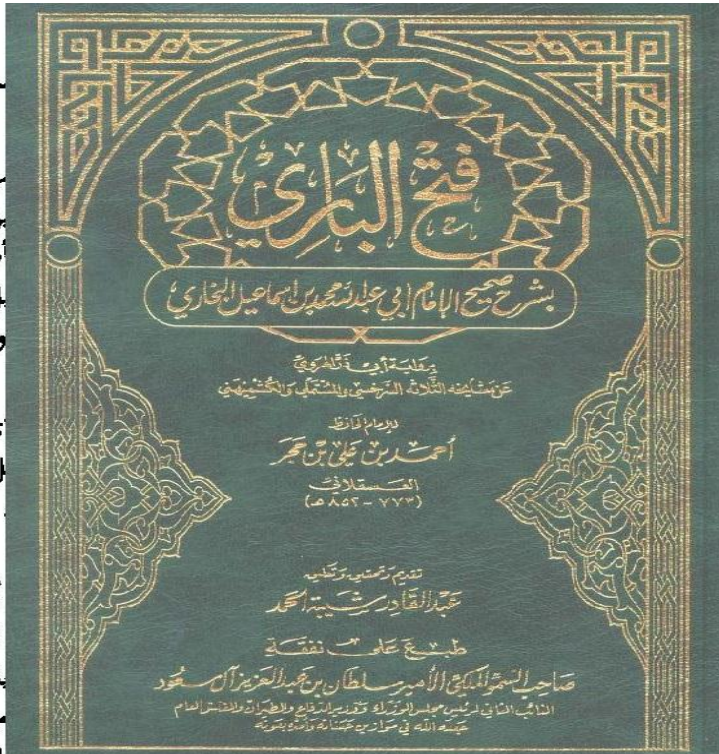
كعب الأحبار ، ويرده الحد [illegible]

قوله (وحدثنا إسماعيل [illegible] سيد ، وسليمان هو ابن بلال . ومحمد بن أ [illegible] بن عبد الرحمن ابن أبى بكرة ، وهذا السند [illegible] أطول سنداً فى البخارى فإنه تساعى ، وغفل [illegible] ل فيه ثلاثة كما قدمت إيضاحه فى أوائل الف [illegible] وذكرت هناك الاختلاف على سفيان بن عي [illegible]

قوله (إن النبى صلى [illegible] ى ، فى رواية ابن عيينة « استيقظ النبى صل [illegible] ل عليها بعد أن استيقظ النبى صلى الله عليه و [illegible] رواية سليمان ابن كثير عن الزهرى عند أ [illegible]

قوله (ويل للعرب من [illegible] أسلم ، والمراد بالشر ما وقع بعده من قتل ع [illegible] الأكلة كما وقع فى الحديث الآخر « يوشك أن [illegible] بذلك العرب ، قال القرطبى : ويحتمل أن يك [illegible] من الفتن وماذا أنزل من الخزائن « فأشار بذلك [illegible] افس الذى جر الفتن ، وكذلك التنافس على الإمرة ، فإن معظم ما أنكروه على عثمان تولية أقاربه من بنى أمية وغيرهم حتى أفضى ذلك أن قتله ، وترتب على قتله من القتال بين المسلمين ما اشتهر واستمر .

قوله (فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج) المراد بالردم السد الذى بناه ذو القرنين ، وقد قدمت صفته فى ترجمته من أحاديث الأنبياء .

قوله (مثل هذه وحلق بأصبعيه الإبهام والتى تليها) أى جعلهما مثل الحلقة ، وقد تقدم فى رواية سفيان ابن عيينة « وعقد سفيان تسعين أو مائة » وفى رواية سليمان بن كثير عن الزهرى عند أبى عوانة وابن مردويه مثل هذه « وعقد تسعين » ولم يعين الذى عقد أيضاً ، وفى رواية مسلم عن عمرو الناقد عن ابن عيينة « وعقد سفيان عشرة » ولابن حبان من طريق شريح بن يونس عن سفيان « وحلق بيده عشرة » ولم يعين أن الذى حلق هو سفيان ، وأخرجه من طريق يونس عن الزهرى بدون ذكر العقد ، وكذا تقدم فى علامات النبوة من رواية شعيب وفى ترجمة ذى القرنين من طريق عقيل ، وسيأتى فى الحديث الذى بعده « وعقد وهيب تسعين » وهو عند مسلم أيضاً ، قال عياض وغيره : هذه الروايات متفقة إلا قوله عشرة . قلت : وكذا الشك فى المائة لأن صفاتها عند أهل المعرفة بعقد الحساب مختلفة وإن اتفقت فى أنها تشبه الحلقة ، فعقد العشرة أن يجعل طرف السبابة اليمنى فى باطن طى عقدة الإبهام العليا وعقد التسعين أن يجعل طرف السبابة اليمنى فى أصلها ويضمها ضماً محكماً بحيث تنطوى عقدتاها حتى تصير مثل الحية المطوقة . ونقل ابن التين عن الداودى أن صورته أن يجعل السبابة فى وسط الإبهام ، ورده ابن التين بما تقدم فإنه المعروف وعقد المائة مثل عقد التسعين لكن

حافظ ابن حجرؒ نے ایک اور جگہ پر پھر ذکر کیا حضرت عثمانؓ پر طعن کا سبب: فتح الباری شرح صحیح البخاری

الحديث ٧٠٩٦ ــ ٧٠٩٧   ٥٧

قوله (إنى كنت آمر بالمعروف ولا أفعله وأنهى عن المنكر وأفعله) فى رواية سفيان « آمركم وأنهاكم » وله ولأبى معاوية « وآتيه ولا آتيه » وفى رواية يعلى « بل كنت آمر » وفى رواية عاصم « وإنى كنت آمركم بأمر وأخالفكم إلى غيره » قال المهلب : أرادوا من أسامة أن يكلم عثمان وكان من خاصته وممن يخف عليه فى شأن الوليد بن عقبة لأنه كان ظهر عليه ريح نبيذ وشهر أمره وكان أخا عثمان لأمه وكان يستعمله ، فقال أسامة : قد كلمته سراً دون أن أفتح بابا ، أى باب الإنكار على الأئمة علانية خشية أن تفترق الكلمة . ثم عرفهم أنه لا يداهن أحدا ولو كان أميراً بل ينصح له فى السر جهده ، وذكر لهم قصة الرجل الذى يطرح فى النار لكونه كان يأمر بالمعروف ولا يفعله ليتبرأ مما ظنوا به من سكوته عن عثمان فى أخيه انتهى ملخصاً . وجزمه بأن مراد من سأل أسامة الكلام مع عثمان أن يكلمه فى شأن الوليد ما عرفت مستنده فيه ، وسياق مسلم من طريق جرير عن الأعمش يدفعه ، ولفظه عن أبى وائل « كنا عند أسامة بن زيد فقال له رجل : ما يمنعك أن تدخل على عثمان فتكلمه فيما يصنع » قال وساق الحديث بمثله ، وجزم الكرمانى بأن المراد أن يكلمه فيما أنكره الناس على عثمان من تولية أقاربه وغير ذلك مما اشتهر ، وقوله إن السبب فى تحديث أسامة بذلك ليتبرأ مما ظنوه به ليس بواضح ، بل الذى يظهر أن أسامة كان يخشى على من ولى ولاية ولو صغرت أنه لابد له من أن يأمر الرعية بالمعروف وينهاه
أنه لا يتأمر على أحد ، وإلى ذلك أشار بقو
وقال عياض : مراد أسامة أنه لا يفتح باب
وينصحه سراً فذلك أجدر بالقبول . وقول
الأمراء فى الحق وإظهار ما يبطن خلافه
المذمومة ، وضابط المداراة أن لايكون فيها
وتصويب الباطل ونحو ذلك . وقال الطبرى
واحتجوا بحديث طارق بن شهاب رفعه « أ
منكم منكراً فليغيره بيده » الحديث . وقال
لاقبل له به من قتل ونحوه . وقال آخرون
بعدى ، فمن كره فقد برئ ومن أنكر فقد
الشرط المذكور ويدل عليه حديث « لا ينبغ
انتهى ملخصاً . وقال غيره : يجب الأمر بال
متلبساً بالمعصية ، لأنه فى الجملة يؤجر على
يغفره الله له وقد يؤاخذه به ، وأما من قال
فجيد وإلا فيستلزم سد باب الأمر إذا لم يك
بالمعروف فى حديث أسامة المذكور فى النا
أميرهم بكونه كان يفعل ما ينهاهم عنه ، و
فيهم ليكفوا ويأخذوا حذرهم بلطف وحس
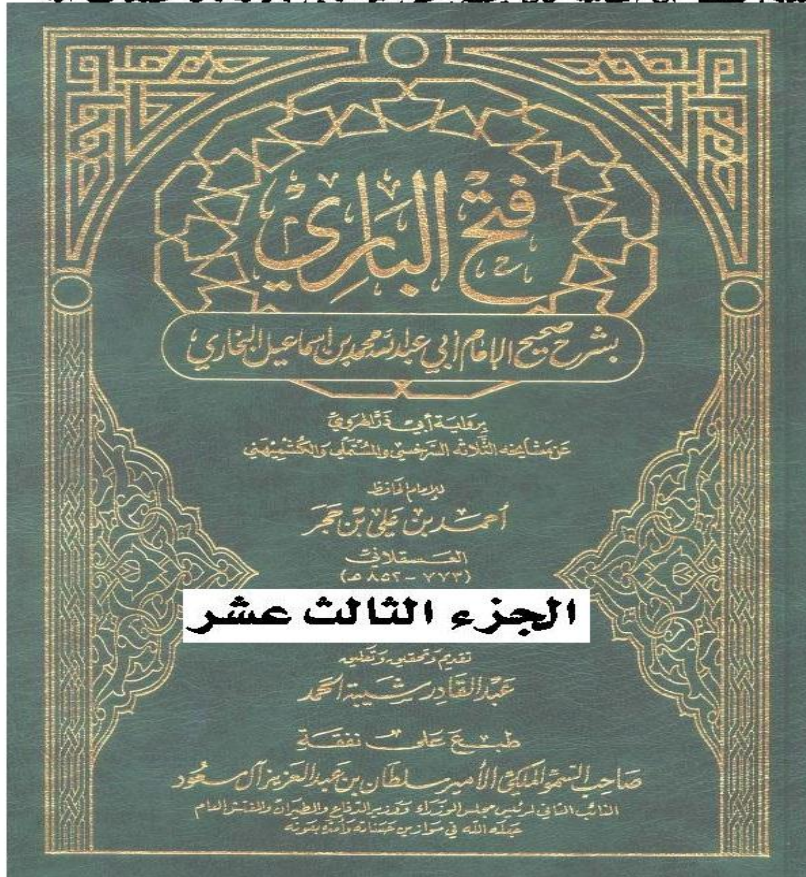
حافظ ابن حجرؒ نے تیسری جگہ پر پھر تصریح کی حضرت عثمانؓ کے قتل کا ایک بڑا سبب : فتح الباری شرح صحیح البخاری

عثمانؓ کے قتل کا سب سے بڑا سبب اُن کو گورنروں پر طعن تھا اور پھر خود ان پر ان گورنروں کے مقرر کرنے پر

١٦ — كتاب الفتن

وقد تقدم ... نى الله عنه كان بها ، ثم انتشرت الفتن فى البلاد بعد ذلك ، فالقتال بالجمل وبصفين كان بسبب قتل عثمان ، والقتال بالنهروان كان بسبب التحكيم بصفين وكل قتال وقع فى ذلك العصر إنما تولد عن شيء من ذلك أو عن شيء تولد عنه . ثم أن قتل عثمان كان أشد أسبابه الطعن على أمرائه ثم عليه بتوليته لهم ، وأول ما نشأ ذلك من العراق وهى من جهة المشرق فلا منافاة بين حديث الباب وبين الحديث الآتى أن الفتنة من قبل المشرق ، وحسن التشبيه بالمطر لإرادة التعميم لأنه إذا وقع فى أرض معينة عمها ولو فى بعض جهاتها ، قال ابن بطال : أنذر النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث زينب بقرب قيام الساعة كى يتوبوا قبل أن تهجم عليهم ، وقد ثبت أن خروج يأجوج ومأجوج قرب قيام الساعة فإذا فتح من ردمهم ذاك القدر فى زمنه صلى الله عليه وسلم لم يزل الفتح يتسع على مر الأوقات ، وقد جاء فى حديث أبى هريرة ...

من الفتن والخوض فيها حي...

ليتأهبوا لها فلا يخوضوا في...

[٧٠٦... ٦٨٠٨- نا عياشُ ب...
النبيِّ صلى اللهُ عليه قال...
قالوا : يا رسولَ اللهِ ، أيـ...
الزُّهريِّ عن حُميدٍ عن أ...

[٧٠٦... ٦٨٠٩- نا عبيدُ الله...
[٧٠٦... النبيُّ صلى اللهُ عليه : «...
الهرجُ» . والهرجُ القتلُ ...
[الحديث ٧٠٦٢- طر...

[٧٠٦... ٦٨١٠- نا عمرُ بن...
فتحدثنا فقال أبوموسى ...
الجهلُ ، ويكثرُ فيها الهر...

[٧٠٦... ٦٨١١- نا قتيبةُ ...
فقال أبوموسى : سمعت...

[٧٠٦... ٦٨١٢- نا محمدٌ ...
«بينَ يديِ الساعةِ أيامَ ال...
الحبشةِ .

[٧٠٦... ٦٨١٣- وقال أبو...
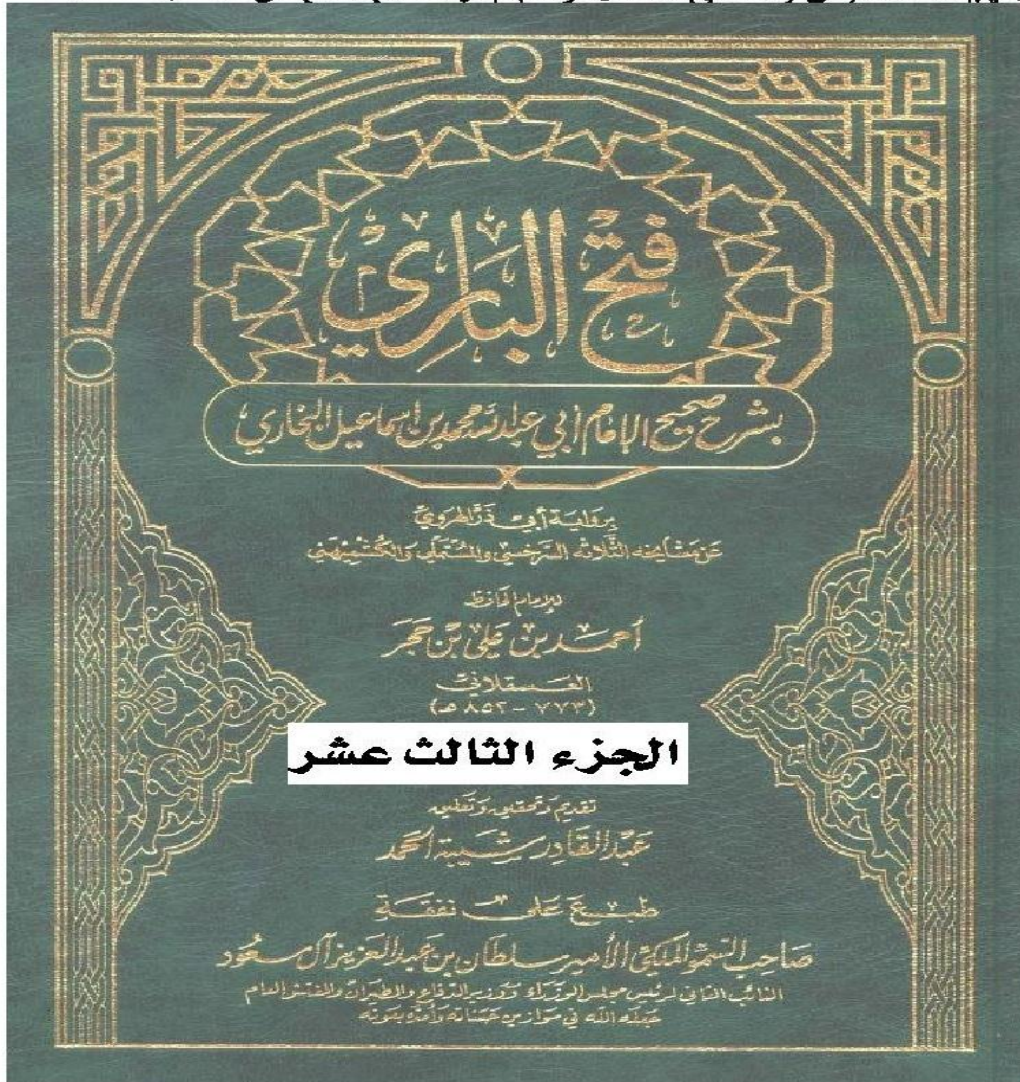
حضرت عثمانؓ کے پاس صحابہ آتے تھے گورنر کی شکایت کے لئے : صحیح البخاری امام بخاریؒ المتوفی ۲۵۶ھ

استأذِنْ لَكَ، فَقَ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))
فَكَشَفَ عَنْ سَ
فَامْتَلأَ الْقُفُّ فَلَمْ
عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَ
فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ
حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ
عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَ
أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَ
ابْنُ الْمُسَيِّبِ :
أَجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَ
[راجع: ٣٦٧٤]

ں۔ خیروہ بھی آئے اور اسی کنویں کی
ں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر
ی منڈیر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی'
ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیئے یہاں
رت ﷺ سے اجازت مانگ لوں۔
نہیں اجازت دے دو اور جنت کی
اتھ ایک آزمائش ہے جو انہیں پہنچے
ں کے ساتھ بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ نہ
سامنے کنویں کے کنارے پر آگئے پھر
ر کنویں میں پاؤں لٹکا لیے' پھر میرے
ہم) کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے
ے نے بیان کیا کہ میں نے اس سے ان
سب کی قبریں ایک جگہ ہوں گی لیکن
ہے۔

تشریح: حضرت ... ں شکایتیں کرنا' خلافت سے اتار دینے کی
سازشیں ... ٹیں بلکہ ایک نے دھوکے سے ان کو مار
ڈالا وہ بھی عین نماز ... ں نسبت یہ فرمایا کہ ایک بلا یعنی فتنے میں
مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ بہت بڑا تھا اسی کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین واقع ہوئی جس میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔

٧٠٩٨- حدَّثني بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لأُسَامَةَ أَلاَ تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ

(۷۰۹۸) ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا' کہا ہم کو جعفر نے خبر دی' انہیں شعبہ نے' انہیں سلیمان نے کہ میں نے ابووائل سے سنا' انہوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے (کہ عام مسلمانوں کی شکایات کا خیال رکھیں) انہوں نے کہا کہ میں نے (خلوت میں) ان سے گفتگو کی ہے لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے اس دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔ آپ نے

صحیح مسلم بھی ہے : حاشیہ پر محقق نے کہا کہ حضرت اسامہؓ کا مراد تھا گورنروں پر کھل کر طعن کرنے مین پہلا نہیں بننا چاہتا

(...) وحدثناه ابن أبي عمر . حدثنا سفيان . حدثنا الصدوق الأمين ، الوليد بن حرب ، بهذا الإسناد .

ترجمہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم حضرت عثمان کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے، وہ بولے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا، میں تمہیں سناؤ، خدا کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، جو مجھے اپنے اور ان کے متعلق کرنا تھیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور

(... – (٢٩٨٩) حدثنا يحيى بن يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وإسحق بن إبراهيم وأبو كريب — واللفظ لأبي كريب — (قال يحيى وإسحق : أخبرنا . وقال الآخرون : حدثنا) أبو معاوية . حدثنا الأعمش عن شقيق ، عن أسامة بن زيد ، قال : قيل له : ألا تدخل على عثمان فتكلمه ؟ فقال : أترون أني لا أكلمه إلا أسمعكم[٢] ؟ والله ! لقد كلمته فيما بيني وبينه . ما دون أن أفتتح أمرا لا أحب أن أكون أول من فتحه[٣] . ولا أقول لأحد ،

(١) (ما يتبين ما فيها) معناه لا يتدبرها ويتفكر في قبحها ولا يخاف ما يترتب عليها. وهذا كالكلمة عند السلطان وغيره من الولاة. وكالكلمة بقذف . أو معناه كالكلمة التي يترتب عليها إضرار مسلم ونحو ذلك.

(٢) (أترون أني لا أكلمه إلا أسمعكم) معناه أتظنون أني لا أكلمه إلا وأنتم تسمعون .

(٣) (ما دون أن أفتتح أمرا لا أحب أن أكون أول من فتحه) يعني المجاهرة بالإنكار على الأمراء في الملأ ، كما جرى لقتلة عثمان رضي الله عنه .

٢٢٩٠

حضرت اسامہؓ کا مراد تھا میں پہلا شخص نہیں بننا چاہتا جو گورنروں پر کھل کر طعن کرے جیسا کہ آپؓ کے قتل پر ہوا

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ – ٢٦١ هـ

(وهو ثاني كتابين ، هما أصح الكتب المصنفة)

الجزء الأول

وقف على طبعه ، وتحقيق نصوصه ، وتصحيحه وترقيمه ، وعد كتبه وأبوابه وأحاديثه . وعلق عليه ملخص شرح الإمام النووي ، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)

محمد فؤاد عبد الباقي

توزيع دار الكتب العلمية بيروت - لبنان

دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاه

حضرت عثمانؓ کے مناقب کے باب میں ایک اور حدیث : صحابی آتے تھے عثمانؓ کے پاس گورنر کی شکایت کے لئے

150 فضائل اصحاب النبی ﷺ

٣٦٩٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ

(٣٦٩٦) ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' ان سے یونس نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا' کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی' انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے مقدمہ

الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالاَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ

میں (جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا) کیوں گفتگو نہیں کرتے۔ لوگ اس سے بہت ناراض ہیں۔ چنانچہ میں حضرت عثمان

تشریح ولید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا۔ ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص کو جو عشرہ مبشرہ میں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان میں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ ولید نے بڑی بے اعتدالیاں شروع کیں۔ شراب خوری' ظلم و زیادتی کی۔ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوئے کہ سعد ایسے جلیل الشان صحابی کو معزول کر کے حاکم کس کو کیا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون تھا جس نے آنحضرت ﷺ کا گلا گھونٹا تھا۔ آپ پر نماز میں اوجھڑی ڈالی تھی۔ خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو باپ کے اعمال سے بیٹے کو غرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لابیہ ولید نے بھی ہاتھ پاؤں پیٹ سے نکالے (وحیدی)

بعد إلى أن دخل اهل مصر يشكون من ابن ابی سرح ، فعزله وكتب لهم كتابا آخر مین یہ ہوا کہ وہ جو مصری آئے انہوں نے عبد اللہ بن سعد کی شکایتیں کیں دیکھیے صفحہ "۱۶۱۷"، حضرت عثمانؓ نے معزول کر دیا اور حکم لکھ دیا کہ جاؤ بتولية محمد بن ابی بكر الصديق یہ حضرت ابو بکرؓ کا بیٹا مقرر کر دے فرضوا بذلك وہ خوش ہو کہ مڑ گئے فلما كانوا فی اثناء الطريق جب وہ راستے پر چل رہے تھے راوا راكبا على راحلة انہوں دیکھا کہ اونٹنی پر سوار بیچ کے گزر رہا ہے تیز تیز ،انہوں نے پکڑا فاستخبروه پوچھا کون ہے تو ؟ اس نے کہا میں حضرت عثمانؓ کا غلام ہوں ، یہ اونٹنی ان کی ہے فاخبرهم انه من عند عثمان باستقرار ابن ابی سرح ومعاقبة جماعة من اعيانهم خط پکڑا گیا جس کے اندر لکھا گیا کہ جتنے بھی یہ سر کردہ سردار ہیں اس قافلے کے ، قتل کر سزا دین ان کو اور حکومت نہ چھوڑ فأخذو الكتاب ورجعوا آگئے پھر وہ مدینے اور کتاب دکھایا یہ چاند چڑایا ہے ؟ لوگوں کو کہا کہ محمد بن ابی بکرؓ کو مقرر کر دے ادھر یہ لکھ دیا ؟ فحلف أنه ما كتب ولا أذن آپؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم نہ میں نے لکھا نہ میں نے اجازت دی فقالوا سلمنا كاتبك انہوں نے کہا پھر کاتب حوالے کر منشی جو پروانے لکھتا ہے فخشى عليهم من القتل یہ ڈر گئے کہ اب مروان نہیں بچے گا وكان كاتبه مروان بن الحكم ابن عمه چاچے کا بیٹا تھا داماد تھا ، کہ اس کی تو موت آئی ہے ، جب انہوں نے انکار کر دیا ، جواب دے دیا کہ میں نہیں دیتا۔ فغضبوا وحصروه فی داره پس وہ غصے ہو گئے اور انہوں نے مکان گھیر لیا کہ اب کیا کیا جائے ہم کدھر جائیں واجتمع جماعة يحمونه منهم فكان ينهاهم عن القتال إلي ان تسوروا عليه ، من دار ، إلى دار ، فدخلوا عليه فقلتوه - پس وہ دروازہ پھلانگ کر آگئے فعظم ذلك على اهل الخير من الصحابة وغيرهم انفتح باب الفتنة فكان ما كان وبالله المستعان وہ جیسا حضرت عمرؓ کا وجود ختم ہو گیا فتنہ کا دروازہ کھل گیا حافظ صاحبؒ نے کہا کھل گیا عمرؓ نہ رہا دروازہ کھل گیا اور آج تک بند نہیں ہوا اور شاید بند بھی نہ ہو ، فساد ہی فساد کوئی حضرت عثمانؓ کا حامی ہو گیا کوئی کم بخت ان کا دشمن بن گیا فساد کا دروازہ امت کے اندر کھل گیا ، بالکل جو ہے کام خراب ہو گیا

عثمانؓ کے قتل کا آخری سبب مروان کا جعلی خط جس میں مصریوں کو قتل کرنے کا حکم تھا : **الإصابة فی تمییز الصحابة** حافظ ابن حجرؒ

الإصابة
فی تمییز الصحابة

لشیخ الاسلام إمام الحفاظ فی زمانه
شهاب الدین أبی الفضل أحمد بن علی العسقلانی
المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣ هـ الموافق ١٣٧٢م
المتوفى سنة ٨٥٢ هـ الموافق ١٤٤٩ م

وبذیله كتاب

الاستیعاب
فی معرفة الأصحاب

لأبی عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

مع تحقیق فضیلة الدكتور
طه محمد الزینی
الأستاذ بجامعة الأزهر
الجزء السادس

الناشر
مكتبة ابن تیمیة
القاهرة - هاتف ٨٦٤٢٤٠

ُ ، ورفیقی فی الجنة عُثمان ، وجاء من طرق كثیرة ،
شهدَ الصحابة فی أشیاءَ ، منها تجهیزهُ جیشَ العسرة ،
نَ الشجرة لمّا أرسله إلی مكة ، ومنها شراؤه بئر رُومة ،
لم ، وعن أبی بكر ، وعمر ، روَی عنه أولادهُ : عمرو ،
أبی العاص ، ومن الصحابة : ابن مسعود ، وابن عمر ،
ن بن حُصین ، وأبو هریرة ، وغیرهم ، ومن التابعین :
رَة ، وعبدالرحمن ابن الحارث ، بن هشامَ ، وسعیدُ
لسلمی ، ومحمد بن الحنفیة ، وآخرون . وهو أول
عن بدر لتمریضها ، فكتبَ له النبی صلی الله علیه وآله
ن ، لأن النبی صلی الله علیه وآله وسلم كان بعثه إلی
، فضرب إحدیَ یدیْه علی الأخری ، وقال : هذه ،
ا ، ولم نألْ ، وقال علی : كان عثمان أوصلنا للرحم ،
م للرحم ، وأتقاهم للرب ، وقال ابن المبارك فی الزهد :
، خادماً لعثمان ، وقالت : كان عثمان لا یوقظ نائماً من
ه ، وكان یصوم الدهر ، وكان سبب قتله أن أمراء
، وبالبصرة سَعیدُ بن العاص ، وبمصر عبد الله بن
سعید بن أبی سَرْح ، وبخراسان عبد الله بن عامر ، وكان من حجّ منهم یشكو من أمیره ، وكان عثمان
لینَّ العریكة ، كثیر الإحسان ، والحلم ، وكان یَستبدل ببعض أمرائه ، فیرضیهم ، ثم یعیده بعدُ إلی أن
دخل أهل مصر یشكون من ابن أبی سَرْح ، فعزله ، وكتب لهم كتاباً بتولیة محمد بن أبی بكر الصدّیق ،
فرضُوا بذلك ، فلما كانوا فی أثناء الطریق ، رأوا راكباً علی راحلة فاستخبروُه فاخبرهم : أنه من عند عثمان

باستقرار ابن أبي سَرح ، ومُعاقَبةِ جماعةٍ من أعيانهم ، فأخذُوا الكتاب ، ورجعُوا وواجهوه به
فحلف أنهُ ما كتب ، ولا أذِنَ فقالوا: سَلمنا كاتِبَك ، فخشى عليه منهم القتلَ ، وكان كاتبه مَروان
ابن الحكم ، وهو ابن عمه ، فغضبوا ، وحَصرُوه في داره ، واجتمع جماعةٌ يَحمُونه منهم ، فكان
ينهاهُمْ عن القتال ، إلى أنْ تسوَّرُوا عليْه ، من دار ، إلى دار ، فدخلوا عليه ، فقتلوه ، فعظُم ذلك
على أهل الخَيْر من الصحابة وغيرهم ، وانفتح بابُ الفتنة ، فكان ما كان ، وبالله المستعان ، وروى
البخاريّ في قصة قتل عمر : أنه عهد إلى ستة ، وأمرَهمُ أن يختارُوا رَجلا ، فجعلوا الاختيار إلى
عبد الرحمن بن عوْف ، فاختار عثمان ، فبايعُوه ، و
أربع وعشرين ، وقال ابن إسحق : قُتل على رأس إحـ
وعشرين يوماً من خلافته ، فيكون ذلك في ثاني وعشـ
قُتل لسَبع عشرة ، وقيل : لثمانِ عشْرة ، رواه أحـ
الزُّبيرُ بن بَكار: بُويع يوم الاثنين ، لليلة بقيَتْ من
لثمانِ عشرةَ خلَتْ من ذي الحجة بعد العصر ، ود
كوكب ، كان عثمانُ اشتراه ، فوسّع به البقيع
الصحيح المشهور ، وقيل : دُون ذلك ، وزعم أبو محمد

(٥٤٤١) عثمان بن عمْرو ، بن رفاعة ،
أبو الأسْود ، عن عُروةَ ، فيمن شهد بدراً ، و
هو عندي نُعمان بن عبد عمرو .

وقد ذكرنا هذا الخبر وكثيراً مثله في معناه عند قو
فليصلِّ بالناس ، وأوضحنا ذلك في التمهيد ، والحمد لله

وكان أبو بكر يقول : أنا خليفة رسول الله صلى ا
رسول الله . وكان عمر يُدعى خليفة أبي بكر صد
سنذكرها في بابه ، إن شاء الله تعالى .

الإصابة في تمييز الصحابة
لشيخ الاسلام إمام الحفاظ في زمانه
شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي العسقلاني
المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣ هـ الموافق ١٣٧٤م
المتوفى سنة ٨٥٢ هـ الموافق ١٤٤٩ م
وبذيله كتاب
الاستيعاب في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
مع تحقيق فضيلة الدكتور
طه محمد الزيني
الأستاذ بجامعة الأزهر
الجزء السادس
الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة — هاتف ٨٦٤٢٤٠

اور پہلی کمزوری جو حضرت عثمانؓ کو لاحق ہوئی، ان کی حکومت کی کمزوری ثابت ہوئی وہ کوفہ میں ہوئی۔ کہ سعید بن العاص جو وہاں مقرر کیا۔ سعید بن العاص جو ہے، ادھر بھی لوگوں نے کہا کے اس کے کرتوت نہیں اچھے یہ نہیں مسلمان حکمرانوں والا طریقہ وہ امام ابن کثیرؒ نے لکھا۔ نہیں کام اس کے اچھے یعنی کیا دین کے ساتھ مذاق بنایا ہوا ہے

جس وقت اسے مقرر کیا، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ہٹا کہ، چھوٹا موٹا بندہ ہٹایا تب بھی کوئی ناراضگی نہ ہوتی ۱۰ جنتی صحابہ میں سے سارا عراق اور ایران فتح کیا انہیں ہٹا کے سعید بن العاص چوکھرے کو مقرر کر دیا ولم تحمد سيرته فيهم ولم يحبوه ادھر اچھے طریقے پر نہیں رہا، اس کا کردار نہیں ٹھیک، لوگوں کے ساتھ سلوک اچھا نہیں کیا اور لوگوں نے انہیں پسند نہیں کیا، ایسے حاکم؟ حضرت عثمانؓ کا کنٹرول ادھر ہی ختم ہو گیا، حکومت کی رٹ ختم ہو گئی پہلا! ثم ركب مالك بن الحارث وهو الأشتر النخعي فى جماعة إلي عثمان آج تک لوگ کہتے ہیں کہ مالک اشتر بڑا ملعون آدمی تھا نامرادوں!!! صحائح ستہ کا راوی، مخزرم! رسول اللہ ﷺ کے زمانے کا مسلمان حضرت اویس قرنیؓ کی طرح اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے زمانے میں ایسی فتوحات کیں ہیں کہ کوئی کر نہیں سکتا، اس مالک اشتر کو بد نام کرتے ہیں؟؟؟ کہ صرف انہوں نے ایک صحیح بات کی تھی، وہ سارے بڑے نیک لوگ تھے!! اپنی جگہ پر روتے۔

مالک گیا سواری پر اور مدینہ آگیا، ساتھ اور جماعت بھی تھی، وسألوه أن يعزل عنهم سعيدا فلم يعزله انہوں نے کہا عثمانؓ ہٹا دے سعید کو اس کے کرتوت نہیں اچھے، رورہا ہے کوفہ، مانی ہی نہیں بات۔ معزول نہیں کیا وكان عنده بالمدينة فبعثه إليهم آپؓ نے ساتھ ہی بھیج دیا چل جاکے اپنی گورنری کی کرسی پہ بیٹھ!!۔ وسبق الأشتر إلي الكوفة اشتر نے پھر سواری تیز کر دی اور پہلے کوفہ پہنچ گیا ۔فخطب الناس وحثهم على منعه من الدخول إليهم انہوں نے لوگوں سے کہا حضرت عثمانؓ نے ہماری بات نہیں سنی اس ظالم حاکم کو نہیں ہٹایا، میں تم لوگوں کو ترغیب دیتا ہوں کہ اٹھ کھڑے ہو اسے شہر میں داخل نہ ہونے دو، پہلا کام خراب!!!

کوفہ کو انہوں عین چوکس کر دیا۔ سعید اب کوفہ کے اندر داخل نہ ہو، وركب الأشتر فى جيش يمنعونه من الدخول خود بھی فوج لے کر شہر سے باہر آگئے، کہ آئے اب سعید داخل تو ہے، قيل تلقوه إلي العذيب وقد نزل سعيد بالعذيب فمنعوه من الدخول إليهم شہر سے باہر ہی دور اس کو روک لیا، کہ نہیں تو شہر کے اندر نہیں داخل ہو سکتا، گورنر کی رٹ ختم ہو گئی، اس پر حضرت عثمانؓ کا کنٹرول بالکل ختم ہو گیا، اعلانیہ انہوں نے کہا ہم تیرا گورنر نہیں داخل کریں گے۔ ولم يزالوا به حتى ردوه إلي عثمان بس واپس کر دیا، چپ کر کے مدینہ آگیا۔

وولى الأشتر أبا موسى الأشعرى على الصلاة والثغر ، وحذيفة بن اليمان علي الفيء اوبرا بھلا کہے جارے ہو کم بختو ان غریبوں کا بھی سنو ! ! برا ہوتا تو تو برے کو مقرر کرتا۔ اشتر نے پھر کس کو مقرر کیا؟ حضرت ابو موسی اشعریؓ کو مقرر کیا اتنا بڑا صحابئ رسول ، کہ تو نماز پڑھا سرحدوں کی حفاظت کر اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ جنھیں سارے فتنوں کا علم تھا انہیں مال غنیمت پر مقرر کیا خزانہ تو سنبھال دو صحابئ رسول ، فأجاز اهل الكوفة سارے کوفہ والوں نے کہا بس یہ سیٹنگ ٹھیک ہے ، حذیفہؓ حکومت کرے اور ابو موسی اشعریؓ کرے

وبعثوا إلى عثمان فى ذلك فأمضاه توحضرت عثمانؓ کو بھیج دیا کہ ہم نے یہ دونوں مقرر کردیے۔ وسره ذلك فيما أظهره توحضرت عثمانؓ نے بظاہر خوشی کا اظہار کیا کہ اچھا کیا مگر ساتھ ہی سمجھ گئے کام خراب ہے حکومت اب نہیں رہی لوگوں جب میرا گورنر رد کردیا ولكن كان هذا أول وهن دخل على عثمان اللہ اکبر ! ! ! یہ پہلی کمزوری جو حضرت عثمانؓ کو لاحق ہوئی دیکھیئے صفحہ ۱۲۱،۱۲۰

، حکومت بس ہو گئی ، جب میرا گورنر رد ہو گیا، لوگوں نے اپنی مرضی سے مقرر کردیا، چاہے منظوری دے دی کہاں دے دی جب لوگوں نے مجھ سے پوچھے بغیر مقرر کردی ،

عثمانؓ کی خلافت مین پہلی کمزوری کوفہ میں، جب آپؓ کا گورنر واپس کر دیا : البدایۃ والنہایۃ حافظ ابن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ

پاس آ کر کہنے لگی کہ میں نے نذر مانی ہے کہ یہ چادریں عرب کے سب سے معزز آدمی کو دے دوں گی آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس نوجوان یعنی سعید بن العاص کو دے دو وہ اس وقت کھڑے تھے اس لئے کپڑوں کو السعید یہ کہا جانے لگا۔

فرزدق کا یہ شعر ان کے بارے میں ہے۔

ترجمہ:...... جب زمانے کی سختیاں مصیبتیں بڑھتی ہیں تو قریش کے فیاض اور سخی لوگوں کو تو سعید کی طرف دیکھتے ہوئے یوں دیکھے گا گویا وہ چاند کو دیکھ رہے ہیں۔

علامہ ابن عساکر کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر انہوں نے معزول کر کے سعید بن العاص کو گورنر بنایا پھر انہیں بھی معزول کر کے ولید بن عتبہ کو گورنر مقرر کیا پھر ولید کو بھی معزول کر کے دوبارہ سعید بن العاص کو والی گورنر بنایا ایک مدت تک آپ کوفہ میں رہے لیکن ان کی کارکردگی وہاں اچھی نہیں رہی اور اہل کوفہ بھی ان سے خوش نہیں تھے چنانچہ مالک بن حارث یعنی اشتر نخعی ایک وفد لے کر حضرت عثمان کی خدمت میں آیا اور سعید کی معذولی کا مطالبہ کیا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول نہیں کیا سعید وہیں مدینے میں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوفہ روانہ کر دیا لیکن اشتر نخعی ان سے پہلے پہنچا اور لوگوں کو خطاب کر کے لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ سعید کو کوفہ میں داخل نہ ہونے دے اس کام کے لئے اشتر ایک فوج لے کر نکلا کہا جاتا ہے کہ "العذیب" کے مقام پر ملاقات ہوئی اور سعید العرعشہ میں اترے ہوئے تھے انہیں آگے بڑھنے سے روکا اور واپس مدینہ بھیج دیا اور اشتر نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نمازوں کی امامت کی اطلاع بھیجی اور سرحدات پر مقرر کیا حضرت حزیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو مال فئی کا نگراں بنایا اہل کوفہ نے اس کی موافقت کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے نافذ العمل قرار دیا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا لیکن یہ پہلی کمزوری تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئی اس کے بعد سعید مدینہ میں ہی مقیم رہے حتیٰ کہ عثمان

...ت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ...ہ تو یہ بھی ان کے ساتھ تھے لیکن وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی ...ں ختم ہو گئیں۔

...ول کر کے انھیں گورنر بنایا سات روز تک گورنر رہے لیکن پھر مروان کو ...ھے زیاد نے ایک کام سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا ... یہ معاملہ کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا کہ ایک ...اوت حیا اور دبدبے کے مالک قریش کے ایک نوجوان ہوں گے یعنی ...یا کتاب اللہ کے قاری فقیہ ملت، حدود اللہ میں سخت کوش مروان بن حکم ...ہ یا عبداللہ بن زبیر ہوں گے جو درندوں کی شدت کے ساتھ شریعت

...ں مانگا اس نے انہیں پانی پلایا کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے دیکھا کہ وہ ...لوگوں نے بتایا کہ اس پر چار ہزار دینار کا قرض چڑھ گیا ہے یہ سن کر ...لے کے پاس پیغام بھیجا کہ تم اپنے گھر فروخت مت کرو آرام سے اس

...س ڈیرے ڈال دیئے تو اس کی بیوی نے کہا کہ ہمارا امیر سخاوت میں ...ا تیرا اس ہو مجھ پر سوال کا داغ لگوانا چاہتی ہے لیکن جب بیوی نے ...ارہا سعید نے کہا میرا خیال ہے تم کسی ضرورت سے بیٹھے ہو اس نے ...، وہ چلے گئے تو اس سے کہا کہ اب تمھارے اور میرے علاوہ کوئی شخص
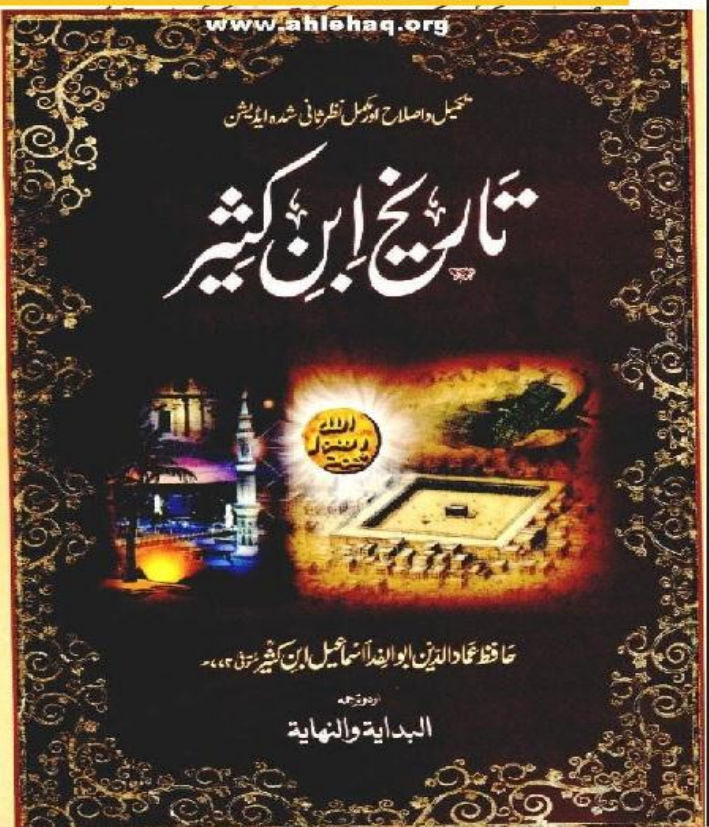
عثمانؓ کی خلافت مین پہلی کمزوری کوفہ میں، جب آپؓ کا گورنر واپس کردیا : البدایۃ والنہایۃ حافظ ابن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ

ومِن طريقِ الزبيرِ بنِ بَكَّارٍ[١] ، حدَّثني رجلٌ عن عبدِ العزيزِ بنِ أبانٍ ، حدَّثني خالدُ بنُ سعيدٍ ، عن أبيه ، عن ابنِ عمرَ قال : جاءت امرأةٌ إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ ببُرْدٍ ، فقالت : إني نَوَيْتُ[٢] أن أُعْطِيَ هذا الثوبَ أَكْرمَ العربِ . فقال : « أَعْطِيه هذا الغلامَ » ، يعني سعيدَ بنَ العاصِ وهو واقفٌ ، فلذلك سُمِّيَت الثيابَ السَّعِيدِيةَ .

وأَنْشَد الفَرَزْدَقُ[٣] قولَه فيه :

تَرَى الغُرَّ الجَحاجِحَ مِن قريشٍ ... إذا ما الخَطْبُ في الحَدَثانِ عَالَا[٤]

قِيامًا يَنْظُرون إلى سعيدٍ ... كأنهمُ يَرَوْن به هِلالَا

وذكَر[٥] أن عثمانَ عزَل عن الكوفةِ المُغيرةَ ، ووَلَّاها سعدَ[٦] بنَ[٧] أبى وَقَّاص[٧] ، ثم عزَله ووَلَّى الوليدَ بنَ عُقْبةَ[٨] ، ثم عزَله ووَلَّى سعيدَ بنَ العاصِ ، فأقام بها حِينًا ، ولم تُحْمَدْ سِيرتُه فيهم ولم يُحِبُّوه ، ثم ركِب مالكُ بنُ الحارثِ – وهو الأَشْتَرُ النَّخَعيُّ – في جماعةٍ إلى عثمانَ ، وسألوه أن يَعْزِلَ عنهم سعيدًا ، فلم يَعْزِلْه ، وكان عندَه بالمدينةِ فبعَثه إليهم ، وسبَق الأَشْتَرُ إلى الكوفةِ ، فخطَب الناسَ ، وحَثَّهم على مَنْعِه مِن الدخولِ إليهم ، ورَكِب الأَشْتَرُ في جيشٍ يَمْنَعونه مِن

---

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق ٢١/١٠٨، ١٠٩، من طريق الزبير بن بكار به .

(٢) في م، ص : « نذرت » .

(٣) ديوان الفرزدق ص ٦١٨. والبيتان من قصيدة طويلة يمدح فيها الفرزدق سعيد بن العاص .

(٤) الجحاجح : جمع جَحْجاحٍ ، وهو السيد السمح الكريم . وعال : اشتد وتفاقم . انظر اللسان (جحجح) ، والقاموس المحيط (ع و ل) .

(٥) أي ابن عساكر في تاريخ دمشق ٢١/١١٤ - ١١٧، ١٢٤، ١٢٥.

(٦) في النسخ : « سعيد » . والمثبت من تاريخ دمشق .

(٧ - ٧) في الأصل، ٦١: « العاص » .

(٨) في م، ص : « عتبة » .

٣١٩

الدخولِ ، قيل : تَلَقَّوْه إلى العُذَيْبِ – وقد نزَل سعيدٌ بالعُذَيبِ[١] – فمنَعوه مِن الدخولِ إليهم ، ولم يَزالوا به حتى رَدُّوه إلى عثمانَ ، ووَلَّى الأَشْتَرُ أبا موسى الأَشْعريَّ على الصَّلاةِ والثَّغْرِ ، وحُذَيْفةَ بنَ اليَمانِ على الفَيْءِ ، فأجاز ذلك أهلُ الكوفةِ ، وبعَثوا إلى عثمانَ في ذلك فأَمْضاه ، وسَرَّه ذلك فيما أَظْهَره ، ولكن كان هذا أولَ وَهَنٍ دخَل على عثمانَ .

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠١ - ٧٧٤ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

الجزء الحادي عشر

دار عالم الكتب

٣٢٠

یہ پہلا کام سعید ابن العاص اور یہ مروان اور یہ سارے پھر امام لکھتا ہے کوئی آیا حضرت عثمانؓ کے مدد کے لئے ؟ کسی نے مدد کی ، گورنر تھے اس وقت فوج تھی ، کچھ مدد نہیں کی ، بے کس چھوڑ دیا دیکھیئے صفحہ ۱۲۳ اور بالکل جھوٹ بولتے !!! ہیں کے حضرت عثمانؓ نے کہا کی میرا دفاع نہ کرو ، ایسی غلط بات وہ کر سکتے تھے ، امیر المنین کا قتل ذی الحجہ کا مہینہ ، مدینۃالرسول ، اللہ نے کہتا برائی دیکھو تو ہاتھ سے روکو خلیفہ کہہ سکتا ہے ؟ مدد نہیں کی کسی نے ، انصار مہاجر چھوڑ گئے ، یہ نہیں ہٹاتا تو کیا کیا جائے ، ان برے حاکموں کو ، مدد چھوڑ دی انہوں نے ، پھر گورنروں کو خط لکھے گواہ رہو !!! معاویہ کو لکھا فوج کے لئے ، نہیں آیا ،

مدینہ میں صحابہ نے عثمانؓ کی مدد نہیں کی اور چھوڑ دیا : منہاج السنہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ھ

[لا قتل](١) ولا أمر بقتله، وإنما قتله طائفة من المفسدين فى الأرض من أوباش القبائل وأهل الفتن، وكان علىّ رضى الله عنه يحلف دائما: «إنى ما قتلت عثمان ولا مالأت على قتله» ويقول: «اللهم العن قتلة عثمان فى البر والبحر والسهل والجبل». وغاية ما يقال: إنهم لم ينصروه حق(٢) النصرة، وأنه حصل نوع من الفتور والخذلان، حتى تمكن أولئك المفسدون. / ولهم فى ذلك تأويلات، وما كانوا يظنون أن الأمر يبلغ إلى ٢/ ١٨٧

ما بلغ، ولو علموا

ولهذا قال تعالى

[سورة الأنفال: ٢٥]، ف

يظلم، فيعجز(٥) عـ

كان يزول سبب الذ

الثانى(٦): أن

المعلوم(٧) أن الناس

فإنهم كلهم بايعـ

الظاهر، فيجب(٩) أ

منهاج السنة النبوية

لابن تيمية

أبى العباس تقى الدين احمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الرابع

(١) عبارة «لا قتل» فى

(٣) ن: باب.

(٥) ب (فقط): فيعجز

(٦) ن، م، و: الثالث

فى الصفحة السابقة

(٧) ا، ب: فإنه معلوم

(٨) ص: عثمان ولم يـ

(٩) ا، ب: وجب.

- ٣٢٣ -

اس لئے ایک دن امیر معاویہ نے ابن عباسؓ سے کہا تم ہاشمیوں نے حضرت عثمانؓ کی مدد نہیں کی ،آپؓ نے کہا اللہ سے ڈر جا ،سب سے زیادہ حضرت عثمانؓ کی موت جس کو پسند تھی وہ تو تھا دیکھئے صفحہ ۱۲۵، کہ اب بچائے کو نہیں ، یہ مقتول ہو جائے ، ہم اسے مظلوم بناکے حکومت پر قبضہ دیکھئے صفحہ ۱۲۶ کریں ، تم گورنروں کو تو حضرت علیؓ پھانسی پر چڑھا دیتا ، تم لوگوں نے جو کرتوت کئے ، تم لوگوں کی شامت آنے والی تھی جو تم لوگوں نے کیا ، تم لوگوں نے موج میلہ بنا دیا کہ عثمانؓ بے کس مارا گیا رضی اللہ عنہ تم لوگوں نے نہیں مدد کی ،

ابن عباسؓ کا جواب معاویہ کو : عثمانؓ کے قتل کا سب سے زیادہ خواہشمند تو تھا : سیر اعلام نبلاء امام ذہبیؒ ۷۴۸ ھ

عمرو ابن العاصؓ نے کہا ابن عباسؓ تم ہاشمیوں نے مدد نہیں کی عثمانؓ کی تو ابن عباسؓ نے کہا اے ! معاویہ سب زیادہ عثمانؓ کے قتل سے تو راضی تھا ، جب عثمانؓ حصار میں ہوئے تو تمیں طلب کیا ، تم نے سستی کی اور انتظار کیا

في يد معاوية ، استكثر مصر طعمة لعمرو ما عاش ، ورأى عمرو أن الأمر كله قد صلح به وبتدبيره ، وظنَّ أنَّ معاويةَ سيزيده الشام ، فلم يفعل ، فتنكَّرَ له عمرو . فاختلفا وتغالظا ، فأصلح بينهما معاويةُ بنُ حُدَيج ، وكتب بينهما كتاباً بأن : لعمرو ولايةَ مصر سبعَ سنين ، وأشهدَ عليهما شُهوداً ، وسار عمرو إلى مصر سنةَ تسعٍ وثلاثين ، فمكثَ نحو ثلاث سنين ، ومات(١) .

المدائني : عن جُوَيرية بنِ أسماء ؛ أنَّ عمرو بنَ العاص قال لابن عباس : يا بني هاشم ، لقد تقلَّدتُم بقتل عثمان فَرَمَ الإماءِ العوارِكِ ، أطعتُم فُسَّاقَ العراق في عَيْبه ، وأجزرتموه مُرَّاق أهل مصر ، وآويتُم قَتَلته . فقال ابنُ عباس : إنما تكَلَّم لمعاوية ، إنما تكلم عن رأيك ، وإنَّ أحقَّ الناس أنْ لا يَتكلم في أمر عثمان لأنتما ، أمّا أنْتَ يا مُعاويةُ ، فزينتَ له ما كان يصنع ، حتى إذا حُصِرَ طلبَ نصرك ، فأبطأتَ [عنه ، وأحببتَ قتله] ، وتربصتَ به ، وأما أنت يا عَمرو ، فأضرمْتَ ...

أنبائه ، فلما أتاك قتله ، أ...

بمصر . فقال معاويةُ : ...

قال محمد بنُ سلاَّ...

كلامه ، قال : هذا خالق...

مُجَالد : عن الشعبي...

---

(١) « طبقات ابن سعد »

(٢) « ابن عساكر » : ١٣

الحيض ، وأجزرتموه : جعلتموه

(٣) تقدم ص ٥٧ .

٧٣
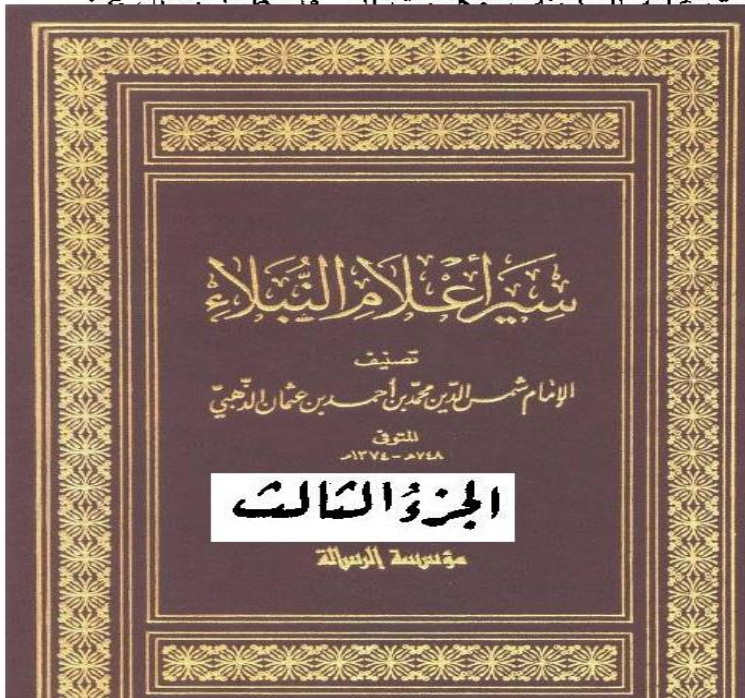
بنو امیہ کی حکومت حضرت علیؓ پر الزام لگا کہ قائم ہوئی ، جھوٹا پراپگینڈا کیا اور عوام پراپگینڈا میں آہی جاتی ہے

حدیث کی سند قوی ہے، انکار کرنے والا ضدی ہٹ دھرم ہے

أمّا دم عثمان فلا. فقال: يا ابنَ سُمَيّة، أَتَقْتَصُّ من جَلَداتٍ جُلِدتَهُنَّ، ولا تقتصّ من دم عثمان! فتفرّقوا يومئذٍ عن غير بَيْعَة.

وروى عمر بن عليّ بن الحُسين، عن أبيه، قال: قال مَروانُ: ما كان في القوم أدفعَ عن صاحبنا من صاحِبِكم - يعني عليّاً عن عثمانَ - قال: فقلت: ما بالُكم تسُبُّونه على المنابر! قال: لا يستقيمُ الأمرُ إلاّ بذلك. رواه ابن أبي خَيْثَمَة. بإسناد قويّ، عن عمر.

وقال الواقديُّ، عن ابن أبي سَبْرَة، عن سعيد بن أبي زيد، عن الزُّهْري، عن عُبَيْدالله بن عبدالله، قال: كان لعثمان عند خازنه يوم قُتِل ثلاثون ألف ألف دِرْهم، وخمسون ومئة ألف دينار، فانتُهِبَتْ وذهبت، وترك ألف بعيرٍ بالرَّبَذَة، وترك صدقاتٍ بقيمة مئتي ألف دينار.

وقال ابن لَهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، قال: بلغني أنَّ الرَّكْب

ناصبیوں!!!

غافل نہ جانئے مجھے تری اک اک ادا مری نظر میں ہے

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا سورة يوسف 26

امیر معاویہ کے گھر سے حضرت علیؓ کی صفائی آ گئی
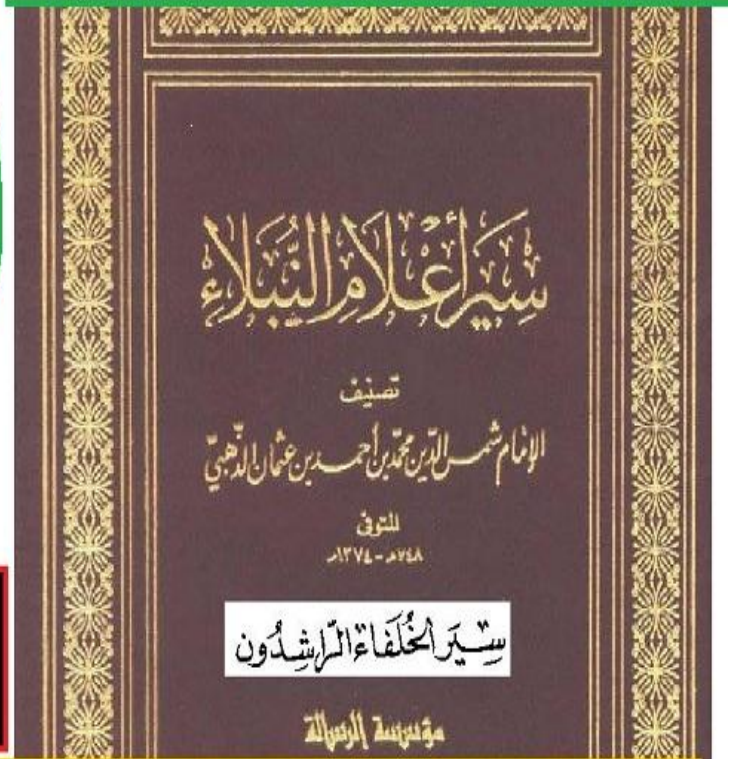
بنو امیہ نے حضرت علیؓ کے خلاف پراپگنڈا کر کے حضرت عثمانؓ کا قاتل ٹھرایا اور عوام کا ذہن خراب کیا اور حکومت قائم کر دی مگر مروان نے خود بنو امیہ کا دجل اور فریب بتا دیا اور کہا کہ ہماری حکومت اس کے بغیر قائم نہیں ہوتی اور اس لئے ہم حضرت علیؓ کو منبر پر لعن طعن کرتے ہیں

(١) انظر تاريخ دمشق ٤٦٢-٤٦٨. ٢١٠

(٢) انظر ديوانه ٣٠٩.

مگر حضرت عثمانؓ کی شہادت پر شک کرنا بالکل بے دینی ہے ، کیونکہ نبی ﷺ نے احد پہاڑ پر چڑھ کر فرمایا تیرے اوپر اللہ کا نبی ہے صدیق اور دو شہید ہیں ،اور کتنے موقع پر حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا کہ عثمانؓ جنت میں ہے ، کبھی کنواں خرید کر وقف کردینا ،ان باتوں کو جو انکار کرتا ہے وہ بے ایمان ہے ،مگر ایڈ منسٹریشن نہیں ، عمرؓ کی ایڈ مینسٹریشن اپنی ہے ،جس طرح رسولوں میں فرق ہے اسی طرح خلیفوں میں بھی فرق ہے ، کوئی بات نہیں ہے یہ قدرتی بات ہے ،ساری دنیا ایک جیسی صفتوں کی مالک نہیں ہوتی۔ عمر عمر تھے رضی اللہ عنہ وہ عادل تھے ، زاہد تھے پرہیزگار تھے ،آپؓ سے کچھ نرمی ہو گئی ،خاندان کے لوگ مقرر کردیے ،وظیفے دیے۔کام ہوگیا خراب ۔بگڑ گیا ، یہ قصہ ہے

۔اور بعد میں حضرت علیؓ آئے ،ایک ایک بات سنو گے ، یہ نبی ﷺ کے سچے نبی ہونے کی نشانیاں ہیں ،کہ پہلے سے بتایا کہ کیا ہونا ہے۔ یہ رسہ ٹوٹا بتایا۔بعد میں حضرت علیؓ کے لئے جو فرمایا وہ بھی آجائے گا اور حسینؓ کے لئے حدیثیں ! ! پھر آپ کی آنکھیں کھلیں گے اووو اللہ کے رسول اللہ نے سب کچھ بیان کردیا۔

مگر افسوس ہے کہ نہ کوئی پڑھتا ہے ، کوئی شیعہ کارد کرتا ہے وہ سنیوں کو برا کہتے ہیں۔اصل بات کو بیچ میں ملیا میٹ کردیتے ہیں کہ خلافت اسلامیہ کے ساتھ جو سانحہ پیش آیا ، کہ بنا بنایا نظام اسلامی تباہ ہوگیا ،اس کی فکر کرو وہ بھی برا بھلا کہنے کے لئے نہیں ! ! ! عبرت ۔۔ عبرت ۔اللہ تعالی نے جو واقعات بیان کئے کہ احد کے اندر بھاگ گئے نتیجہ کیا نکلا ؟ سب سیکھئے کہ دوبارہ بحال کرنا ہے ،ایک ایک بندے کو آگ لگ جائے ،ہر عالم یہ کہے ،ہر درس میں پڑھایا جائے ، کہ بیٹا صرف نماز روزہ نہیں ! ! اس دین کو بچ مچ چڑھوانا ہے ، جدھر نہیں چلتا ادھر سے ہجرت کرو یا وہاں انقلاب کے لئے کوشش کرو منظّم ہو جاؤ اور یہ آپس کے جھگڑے چھوڑ دو ، یہ کوئی بات نہیں کہ یہ بریلوی وہ دیوبندی ہے ، ان باتوں کا وقت اب نہیں رب کی قسم ،اگر اسلامی حکومت ہوتی پھر چاہے کرتے کہ فاتحہ پڑھنی کہ نہیں ؟ کوئی وقت ہے ؟

دین بالکل ملیا میٹ ہوگیا ہے ،اپنے اپنے مسلک کی بات نہ کرو اسلام ہی بچالو ، عورتوں تو بے پردہ کیا جارہا ہے ، ننگے ناچ ہو رہے ہیں ، ہر بد معاشی پھیلا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لڑکے لڑکیاں اتنے بگڑ جاہیں کہ پھر دین کی بات ہی کوئی نہ سنے ، واقعی کس نے پھر سننا ہے کس کو یہ چسکا لگ جائے۔اس لئے اس فتنے کو سمجھو اور حسینؓ کے دیوانے بھی عقل کریں کہ حسینؓ صرف یہ نہیں کہہ گیا کہ میرے لئے روتے رہو ، ان واسطے رونے کی کیا ضرورت اگر رونا ہی ہوتا تو کیوں نکلا میدان میں ؟،اتنی جان کو قیمتی سمجھنا ہوتو تو کیوں شہادت قبول کرتا؟ کوئی شہ نہیں تھی جان ان کے نزدیک۔

صرف انہوں نے دیکھا کہ وہ نمونہ وہ نہ رہا جو رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا تھا۔ایک دو باتیں میں عرض کردوں کہ نماز کے اوقات بھی حضرت عثمان کے دور میں خلل پڑ گیا ، جو حضور ﷺ نے فرمایا تھا ابو ذرؓ دیکھیے صفحہ ۱۴۸ کو کہ ایسے حکمران تمہارے اوپر آجائیں گے کہ نمازیں لیٹ کر کے پڑیں گے ، شوق گھٹنا شروع ہوگیا۔نمازیں چھوڑی نہیں مگر لیٹ ۔ صحابہ غم ناک ہوگئے ، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیوانے ہوتے تھے ،انتظار کرتے تھے کہ نماز کب ہو گی ،تاخیر کی نماز شروع ہو گئی

گورنروں کی نماز میں تاخیر کی پیشن گوئی : صحیح مسلم

ں رات تک۔

یو کریب، سوید بن عمرو کلبی، حماد بن سلمٰی، سیار بن
المنہال، ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تہائی رات
ر کرتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد
نے کو مکروہ سمجھتے تھے اور صبح کی نماز میں سو آیتوں سے
اٹھ تک پڑھتے تھے اور نماز سے ایسے وقت میں فارغ
ے کہ ہم میں سے ایک دوسرے کو پہچان لیتا تھا۔

ولیٰ ہے اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے۔

۲۲۵) وقت مستحب سے نماز کو موخر کرنا
ہے اور امام جب ایسا کرے تو مقتدی کیا

۲۲ہزار منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ و حواشی
صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو
الجامع الصحیح للامام المسلم
الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ
جلد اوّل
اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:
مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی
جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم
حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
تقریظ
مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم
مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی
ادارہ اسلامیات

خلف بن ہشام، حماد بن زید (تحویل) ابو ربیع زہرانی، ابو
کامل جحدری، حماد بن زید، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت،
ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر
ایسے امیر ہوں گے کہ نماز کو اس کے آخر وقت میں پڑھیں گے
یا نماز کو اس کے وقت سے ختم کر ڈالیں گے (۱)، میں نے عرض
کیا تو اس وقت کے لئے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے
فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور پھر اگر ان کے ساتھ بھی
اتفاق ہو جائے تو پھر پڑھ لینا، کیونکہ وہ تمہارے لئے نفل ہو
جائے گی۔ اور خلف راوی نے عَنْ وَقْتِهَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

بن زيد قال ح و حدثني أبو الربيع الزهراني
وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ
أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ
عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ
قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ
أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ
يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا *

(۱) مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے مستحب وقت سے موخر کریں گے یہ معنی نہیں کہ اس کے وقت جواز اور ادا والے وقت سے موخر کریں
گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری بھی ہو گئی کہ بعد والے بعض امراء اپنے کاموں میں مصروف ہو کر نماز کو موخر کر کے
پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ولید اور حجاج وغیرہ حضرات نے ایسا کیا۔

، صحیح مسلم ، بخاری سب میں درج ہے اور ساتھ ہی پھر یہ تکبیریں چھٹ گئیں ، حضرت عثمانؓ سے شاید بڑھاپے کی وجہ سے چھٹ گئیں ، مگر حضرت معاویہؓ اور دوسرے سب نے چھوڑ دیا ، اللہ اکبر پہلے کہتے مگر نماز کے اندر رکوع اور سجدے کے اندر تکبیریں ختم ہو گئیں اور اتنا بڑا فتنہ پیدا ہو گیا کہ صحیح بخاری کے اندر ہے کہ حضرت علیؓ جب بصرہ گئے فتح کرلیا دیکھیے صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۲ حضرت عائشہؓ ہار گئیں ، بصرہ کے اندر نماز پڑھائی ، تو صحابہ کرام نے کہا کہ آج اللہ کی قسم اس نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے ، اللہ اکبر چھٹ گیا بالکل ہی کام خراب ہو گیا ،

حضرت علیؓ نے صحابہ کو حضور ﷺ کی نماز یاد دلائی بصرہ فتح کرنے کے بعد : صحیح البخاری

کی حرص پر دعائے خیر ضرور دی مگر اس سے یہ ا
اس فعل سے مطلقاً منع فرما دیا تو ایسی ممنوعہ چیز۔
حضرت صاحب عون المعبود رحمہ اللہ فرماتے ہیں
فهذا محمد بن اسماعيل البخاري احد الا
حتى يقرا فاتحة الكتاب فمن دخل مع الامام في
كل من ذهب الى وجوب القراة خلف الامام الخ (
یعنی حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ
انہوں نے رکوع پانے والے کی رکعت کو تسلیم
چاہیے۔ بلکہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ ہرا
ہے اور ہمارے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سی
اس تفصیل کے بعد یہ امر بھی ملحوظ رکھنا ض
ہیں وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کو بھ
ایسے مختلف فیہ فروعی مسائل میں وسعت سے ک
ہے۔ ایسے امور میں قائلین و منکرین میں سے
المجتهد قد يخطى و يصيب کا اصول وضع کیا گیا
میں ملنے سے اس رکعت کا لوٹانا ضروری ہے۔

جلد اوّل

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ﷺ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو
لکھا ہے۔
یکون مدرکا للرکعة
اری هذا المذهب عن
اہم ترین رکن ہیں،
کے بعد یہ رکعت پڑھنی
رۂ فاتحہ پڑھنی واجب
والہ مذکور)
کی رکعت کے قائل
یض سے روکیں اور
ریقہ یہی طرز عمل رہا
لہ پائے گا۔ اسی لیے
صحیح یہی ہے کہ رکوع

١١٥ - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

...بیر کہنا۔

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بھی اس باب میں روایت کی ہے۔

٧٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: (صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ ﷺ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ).

[طرفاه في: ٧٨٦، ٨٢٦].

(٧٨٤) ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے سعید بن ایاس حریری سے بیان کیا' انہوں نے ابو العلاء یزید بن عبداللہ سے' انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے' انہوں نے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ ہمیں انہوں نے وہ نماز یاد دلا دی جو ہم نبی ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سر اٹھاتے اور جب سر جھکاتے اس وقت تکبیر کہتے۔

٧٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

(٧٨٥) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا کہ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے ابن شہاب سے خبر دی' انہوں نے ابو سلمہ بن

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : (أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ).

[أطرافه في : ۷۸۹، ۷۹۵، ۸۰۳].

عبدالرحمٰن سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جب بھی وہ جھکتے اور جب بھی وہ اٹھتے تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرماتے کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

تشریح حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد ان لوگوں کی تردید کرنا ہے جو رکوع اور سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔ بعض شاہان بنی امیہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ باب کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے' کہ تکبیر کو رکوع میں جا کر پورا کرنا۔ مگر بہتر ترجمہ وہی ہے جو اوپر ہوا۔

۱۱٦ - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

باب سجدے کے وقت بھی پورے طور پر تکبیر کہنا۔

۷۸٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: (صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ : قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ- أَوْ قَالَ - لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ).

[راجع: ۷۸٤]

(۷۸٦) ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' انہوں نے غیلان بن جریر سے بیان کیا' انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے' انہوں نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعات کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی نماز یاد دلا دی' یا یہ کہا کہ اس شخص نے ہم کو آنحضرت ﷺ کی نماز کی طرح آج نماز پڑھائی۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : (رَأَيْتُ رَجُلاً عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ. فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَ لَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ لَا أُمَّ

(۷۸۷) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا' کہا کہ ہمیں ہشیم بن بشیر نے ابو بشر حفص بن ابی وحشیہ سے خبر دی' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ ہر جھکنے اور اٹھنے پر وہ تکبیر کہتا تھا۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت بھی۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا' ارے تیری ماں مرے! کیا یہ

لَكَ؟). [طرفه في : ۷۸۸].

رسول اللہ ﷺ کی سی نماز نہیں ہے۔

تشریح یعنی یہ نماز تو آنحضرت ﷺ کی نماز کے عین مطابق ہے اور تو اس پر تعجب کرتا ہے۔ لا ام لک عرب لوگ زجر و توبیخ کے وقت بولتے ہیں۔ جیسے ثکلتک امک یعنی تیری ماں تجھ پر روئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا پورا طریقہ نہیں جانتا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے فاضل پر انکار کرتا ہے۔

۱۱۷- بَابُ التَّكْبِيْرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

باب جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے۔

۷۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ.

[راجع: ۷۸۷]

(۷۸۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے بیان کیا' وہ عکرمہ سے' کہا کہ میں نے مکہ میں ایک بوڑھے کے پیچھے (ظہر کی) نماز پڑھی۔ انہوں نے (تمام نماز میں) بائیس تکبیریں کہیں۔ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ بوڑھا بالکل بے عقل معلوم ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہاری ماں تمہیں روئے یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ اور موسیٰ بن اسماعیل نے یوں بھی بیان کیا' کہ ہم سے ابان نے بیان کیا' کہ کہا ہم سے قتادہ نے' انہوں نے کہا کہ ہم سے عکرمہ نے یہ حدیث بیان کی۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلاَةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ

(۷۸۹) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے لیث بن سعد نے عقیل بن خالد کے واسطے سے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے (سجدہ کے لیے) جھکتے' پھر جب سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب (دوسرے) سجدہ کے لئے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔ (اس حدیث میں) عبداللہ بن صالح نے لیث کے واسطے سے (بجائے ربنا لک الحمد کے ربنا ولک الحمد) نقل کیا ہے۔ (ربنا لک

حج تمتع روکنا شروع ہوگیا دیکھیے صفحہ ۱۳۴، حالانکہ حضور ﷺ نے بڑی مشکل سے بحال کیا، رسم کفر کی توڑی، کام دینی لحاظ سے بھی خراب ہونا شروع ہوگیا، اس معیار کا نہ رہا جو شیخینؓ کے زمانے میں تھا اس لئے شاہ اسمٰعیلؒ نے ٹھیک کہا کہ پہلے دونوں کی حکومت خلافت محفوظہ ہے، ہر قسم کی خرابی سے محفوظ اور یہ دونوں مفتونہ ہیں، خلیفے دونوں نیک ہیں بہت اعلیٰ مگر انتظام اس پائے کا نہیں، اس میں خرابیاں آگیا اور اس حد تک کہ نسائی شریف میں پڑھو حضرت ابی بن کعبؓ نے رو کر کہا حضرت عثمانؓ زمانے میں **هلك اهل العقد برب الكعبة** کعبے کے رب کی قسم یہ گورنر تباہ ہو جائیں دین برباد کردیا، نہ نماز ہو رہیں نہ وہ بات ہے۔

سب پہلے حج تمتع سے امیر معاویہ نے روکا : سنن الترمذی

ترمذی شریف مترجم جلد اول ٣٠٢ ابواب الحج

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ — کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَا نَھٰی عَنْہُ مُعَاوِیَۃُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہ ہیں۔

اس باب میں علیؓ اور عثمانؓ اور جابرؓ اور سعدؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے ...

بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّلْبِیَۃِ۔

اور ادھر تک نوبت آگئی یہ صحیح بخاری کی شرح میں ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ یار جب حضرت عثمانؓ کے زمانے دین کا یہ حال ہو گیا بعد کیا ہونا ہے ۔احادیث پڑھو ،نہ دین کے ساتھ ٹھٹھا کرو ،برا بھلا جو کرے اس کے منہ پر راکھ پاؤ، اس کنجر پر گندگی پھینکو ،برا نہیں !! عبرت ! جس طرح انبیاء علیہم السلام کے واقعات اللہ تعالی نے برا کہنے کے لئے بتائے؟ نصحیت پکڑو کہ کچھ بندے بن جاؤ۔ حضرت ابوالدرداء عویمرؓ جس کو حضرت عمرؓ نے شام بھیجا ادھر لوگوں کو دین تو سکھا ،ایسے ایسے ذمہ دار ،تو لکھا ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ گھر آئے ان کی بیوی فرماتی ہیں دخل علي أبو الدرداء وهو مغضب، حضرت عثمانؓ کے زمانے میں آپؓ کی موت ہو گئی مگر قیامت کیا آئی ،آئے تو غصے سے بھرے تھے فقلت: ما أغضبك؟ میں نے کہا ابوالدرداءؓ اتنا ناراض کیوں ہے َکیوں اتنا غصے میں ہے ؟ والله ما أعرف من أمة محمد صلى الله عليه وسلم شيئا، إلا أنهم يصلون جميعا کہنے لگا میری بیوی خدا کی قسم مجھے رسول اللہ ﷺ کی امت میں کوئی شہ نظر نہیں آتی اب سوائے یہ کہ باجماعت نماز ہو رہا ہے ،اتنا رہ گیا باقی قصہ ہوگیا ہے ختم ،اس پر امام لکھتا ہے غریب کہ حضرت عثمان کا زمانہ ؟

یہ پڑھ لو فتح الباری میں اس سے اچھی شرح نہیں بخاری کی ومراد أبي الدرداء أن أعمال المذكورين حصل فی جمیعها النقص والتغيير إلا التجميع في الصلاة

حضرت ابوالدرداءؓ جو رویا اور اس بیچارے نے کہا کہ حضور ﷺ کی امت میں کوئی شہ نہیں رہی اس نے دیکھا کہ گورنرون کا جو حال ہے اس کے اندر تبدیلی آگئی ہے ، باجماعت نماز تھوڑی چل رہی ہے ، ختم یہ بھی ہوگئ وہ پھر صحیح بخاری میں پڑھنا باب تضییع الصلاۃ جب حضرت انسؓ نے ولید کا زمانہ دیکھا ناچھ سات سال بعد دمشق گئے بڑا روئے ،انہوں نے کہا یہ نماز ہے جو رسول اللہ نے بتائی ؟کہ ظہر عصر کے بعد پڑھتے ہیں اور عصر مغرب کے ساتھ ،جمعہ کی نماز میں صحابہ کرام بیچارے صرف اشارے کے ساتھ پڑھتے ظہر کی وقت تو گیا ، ظلم ہی ظلم ،احادیث کے دفتر پر پردہ ڈالا ہے جماعتیں بنائی ہیں !!! اسلامی حکومت کا درد نہیں ،اس کی بات نہیں کرتے ، شخصیتوں کا رونا روتے ہیں کہ فلاں بندے کو بچاؤ او فلاں بندے کی قسمت کا فیصلہ کون کرے گا ، میں تو کہتا ہوں جو یزید کے بارے میں کہے کہ دوزخی ہے وہ بھی لعنتی ہے ، تجھے کیا حق پہنچتا ہے ؟ یہ مالک یوم الدین کا کام ہے ،ایک نیکی پر بخش دے یا بڑے سے بڑے پرہیزگار کو پکڑ لے ، کون دخل دے سکتا ہے ، بات ادھر کی کرو کہ ادھر بربادی کی ہے کی نہیں ؟ ، تو ابوالدرداءؓ نے کہا کہ سارے کام کی خرابی۔

اور فرماتے ہیں امام ابن حجرؒ ٹھوس بات سارے خطبے کا نچوڑ

لأن حال الناس فی زمن النبوة كان أتم مما صار إليه بعدها فرمایا یہ کہ حضور ﷺ کے زمانے میں حالات بہت اعلیٰ درجے تے تھے ، بعد کچھ کمی آنا شروع ہو گئی ، حضرت ابو بکرؓ وعمرؓ کی خلافت میں نظام ٹھیک تھا مگر رعایا کے اندر کچھ خلل آگیا ثم كان فی زمن الشيخين اتم مما صال اليها بعد هما شیخین کے زمانے میں بھی حالات بہت اعلیٰ تھے بعد والے سے وكأن ذلك

صدر من ابی الدرداء فی اواخر خلافة عثمان جب حضرت ابوالدرداءؓ روئے اور غصے ۔ دیکھیئے صفحہ ۱۳۷،۱۳۸ کے اندر کہا فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ابوالدرداءؓ نے اپنی آخری عمر میں کہا ہے اور یہ حضرت عثمانؓ کا آخری دور ہے، اس وقت فوت ہوئے فيا ليت شعري اللہ اکبر ! ! اتنا بڑا محدث روتا ہوا فيا ليت شعري ہائے خدا کی قسم مجھے کوئی سمجھائے إذا كان ذلك العصر الفاضل بالصفة المذكورة عند أبي الدرداء جب ایسے زمانے میں، حضرت عثمانؓ کے زمانے میں دین کا یہ حال ہوگیا فكيف بمن جاء بعد بعدهم من الطبقات إلى هذا الزمان ؟ پھر میرے زمانے تک تو پھر اور چھ سات سو سال گزر گئے اب دین کا پھر کیا حال ہوگیا ہوگا، یہ روکے لکھا جب اس اعلیٰ زمانے کا یہ حال ہوگا صحابئ رسول رویا کہ بی بی ! کوئی دین باقی نہیں رہا سوائے باجماعت نماز کے، ان گورنروں نے

حضرت ابوالدرداءؓ کا حضرت عثمانؓ کے زمانے میں گورنروں کے حال پر غصہ ہونا : صحیح بخاری

صحیح بخاری

جلد اول

حضرت مولانا محمد داود راز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

پڑھنے سے وہاں اکیلے نماز

۳۱- بَابُ فَضْلِ

جَمَ

۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

ﷺ يَقُولُ: ((تَفْضُلُ

أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْ

وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ

صَلَاةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ

فَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿

مَشْهُودًا﴾. [راجع: ۶

۶۴۹- قَالَ شُعَيْبٌ:

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. [راجع: ۶۴۵]

۶۵۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: (دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ : مَا أَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.

۶۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ

جماعت پڑھنے کی فضیلت

بارے میں۔

نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے

نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا' انہوں

اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی

عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ

اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جماعت سے

درجہ زیادہ بہتر ہے۔ اور رات دن کے

تے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

ورۂ بنی اسرائیل) کی یہ آیت پڑھو﴿ ان

﴾ یعنی فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر

جھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے اس طرح حدیث بیان کی کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(۶۵۰) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا' کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا' آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو درداء آئے' بڑے ہی خفا ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی' جس نے آپ کو غضبناک بنا دیا۔ فرمایا' خدا کی قسم! حضرت محمد ﷺ کی شریعت کی کوئی بات اب میں نہیں پاتا۔ سوا اس کے کہ جماعت کے ساتھ یہ لوگ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

(۶۵۱) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبداللہ سے بیان کیا' انہوں نے ابو بردہ سے' انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں ثواب کے لحاظ

حافظ ابن حجرؒ کا خلافت عثمانؓ میں دین کے حال پر رونا : فتح الباری شرح صحیح بخاری

فحذف المضاف لدلالة الكلام عليه . انتهى . ووقع فى رواية أبى الوقت « من أمر محمد » بفتح الهمزة وسكون الميم بعدها راء ، وكذا ساقه الحميدى فى جمعه ، وكذا هو فى مسند أحمد ومستخرجى الإسماعيلى وأبى نعيم من طرق عن الأعمش ، وعندهم « ما أعرف فيهم » أى فى أهل البلد الذى كان فيه ، وكأن لفظ « فيهم » لما حذف من رواية البخارى صحف بعض النقلة « أمر » بأمة ليعود الضمير فى أنهم على الأمة .

قوله (يصلون جميعاً) أى مجتمعين ، وحذف المفعول وتقديره الصلاة أو الصلوات ، ومراد أبى الدرداء أن أعمال المذكورين حصل فى جميعها النقص والتغيير إلا التجميع فى الصلاة ، وهو أمر نسبى لأن حال الناس فى زمن النبوة كان أتم مما صار إليه بعدها ، ثم كان فى زمن الشيخين أتم مما صار إليه بعدهما وكأن ذلك صدر من أبى الدرداء فى أواخر عمره وكان ذلك فى أواخر خلافة عثمان ، فيا ليت شعرى إذا كان ذلك العصر الفاضل بالصفة المذكورة عند أبى الدرداء فكيف بمن جاء بعدهم من الطبقات إلى هذا الزمان ؟

وفى هذا الحديث جواز الغضب عند تغير
أكثر منه ، والقسم على الخبر لتأكيده فى

قوله (أبعدهم فأبعدهم ممشى) أ

قوله (مع الإمام) زاد مسلم « فى
أخرجه البخارى عنه .

قوله (من الذى يصلى ثم ينام) أ
كما تقـــدم .

(تكميل) : استشكل إيراد حد
بل آخره يشعر بأنه فى العشاء . ووجهه ا
بالمشى إلى الصلاة ، وإذا كان كذلك فالم
العشاء فى المشى فى الظلمة فإنها تزيد عليها
حديث أبى الدرداء للترجمة إلا الزين بن
أخص بذلك من باقى الصلوات . وذكر
تعالى : ﴿ إن قرآن الفجر كان مشهوداً ﴾ يش
الثلاثة فى الباب إذ تؤخذ المناسبة من حدي
العموم ، ومن حديث أبى موسى بطريق
الفجر على غيرها من الصلوات ، وأن برا
وحديث أبى الدرداء شاهد للثانى ، وحد
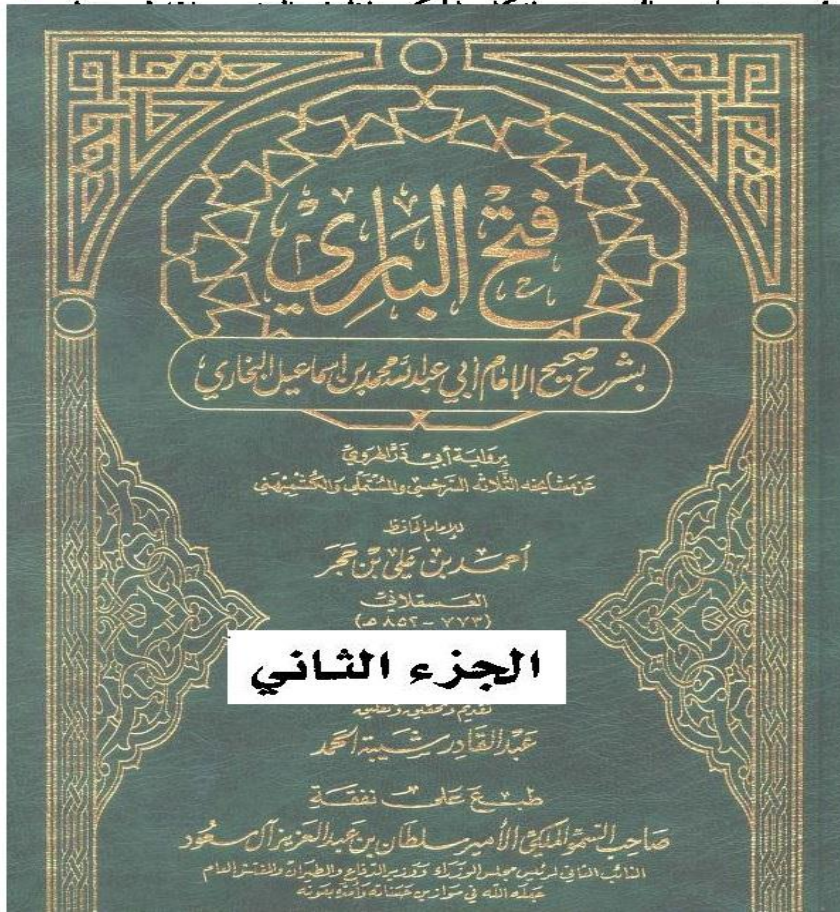
میں آج بھی کہتا ہوں کہ بڑا سے بڑا دشمن آئے حضرت عثمانؓ کا دکھاؤ کہ وہ دین کا شروع سے خادم نہیں ؟ انہوں نے ہجرتیں نہیں کیں حبشہ اور مدینہ کو ؟ دین واسطے قربانیاں نہیں دیں ؟ مگر یہ جو حاکم مقرر ہو گئے ،زور ڈال کے ، امام شہرستانیؒ المتوفی ۵۴۸ ھ الملل میں لکھتے۔ دیکھئیے صفحہ ۱۴۰ ہیں بنو امیہ غالب آگئ ، وجاروا فجير عليه انہوں نے ان پر ظلم کیا کہ انہیں مجبور کردیا جس کے نتیجے میں ان کے

ساتھ زیادتی ہو گئ ، شہید کر دئے گئے ، قصور سارا ان کا ہے ،خاندان کا اور ان گورنروں کا کہ جنھوں نے حکومت کر کہ کرتوت وہ کئے کہ بے گناہ حضرت عثمانؓ جیسے بندے کے گلے پڑ گئ ، لوگ کہتے رہے تو نیک ہے۔

بنو امیہ نے آپؓ پر دباؤ ڈالا ظلم کیا اور لوگوں نے آپ پر ظلم کیا شہید کیا : الملل والنحل امام شہرستانی المتوفی ۵۴۸ ھ

لم يرد فيها نصّ، وإنما أهمّ أمورهم: الاشتغال بقتال الروم، وغزو العجم، وفتح الله تعالى الفتوح على المسلمين، وكثرت السبايا والغنائم، وكانوا كلّهم يصدرون عن رأي عمر رضيَ الله عنه، وانتشرت الدعوة، وظهرت الكلمة، ودانت العرب، ولانت العجم.

* * *

* **الخلاف التاسع**: في أمر الشورى واختلاف الآراء فيها. واتفقوا كلهم على بيعة عثمان رضي الله عنه، وانتظم الأمر واستمرت الدعوة في زمانه، وكثرت الفتوح، وامتلأ بيت المال، وعاشر الخَلق على أحسن خُلُقٍ، وعاملهم بأبسط يد، غير أن أقاربه من بني أمية قد ركبوا نهابر[1] فركبته، وجاروا فجير عليه، ووقعت في زمانه اختلافات كثيرة وأخذوا عليه أحداثاً كلها محالة[2] على بني أميّة.
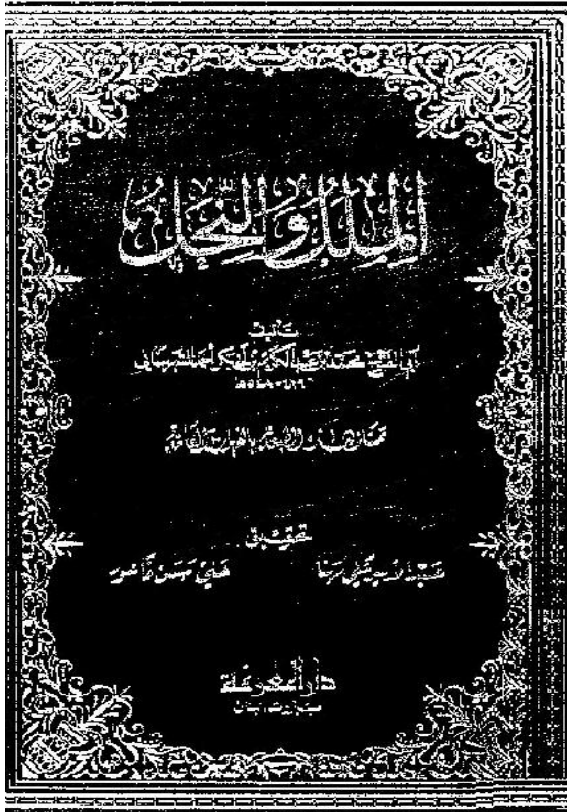
منها: رده الحكم[3] بن أمية إلى المد
يسمى طريد رسول الله، وبعد أن تشفّع إل
خلافتهما فما أجابا إلى ذلك، ونفاه عمر من م

ومنها: نفيه أبا ذر إلى الربذة[4]، وتزو
خمس غنائم أفريقية له وقد بلغت مائتي ألف د

---

(١) نهابر: جمع نهبورة وهي المهلكة.
(٢) محالة على بني أمية: أي منسوبة إليهم.
(٣) الحكم بن أمية: صحابي. كان فيما قيل يفشي سرّ
خلافة عثمان فمات فيها وقد كفّ بصره. وهو
المروانية). (راجع الإصابة ٢ : ٢٨ وتاريخ الإسلام
(٤) الربذة: من قرى المدينة على ثلاثة أيام من ذات عرق
وبهذا الموضع قبر أبي ذر الغفاري. (معجم البلدان
(٥) الخليفة الأموي. وهو أول من ملك من بني الحكم
المروانية. توفي سنة ٦٥هـ / ٦٨٥م.

٣٤

اب تک ساری دنیا حضرت عثمانؓ کا وہ خطبہ کو مکان پر چڑھ کر کہا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا؟ یہ کام نہیں کیا؟ پوچھا، لوگوں نے گواہی دی کہ ٹھیک، اتنا نقل کرتے ہیں یعنی پتا لگا کہ وہ جو مخالف تھے وہ بھی مانتے تھے یہ نیکیاں ٹھیک ہیں مگر جو انہوں نے جواب دیا کوئی نقل نہیں کرتا۔

مجھے حیرانی ہے کہ وہ غریب صحابہ عمرو بن الحمقؓ اور عبد الرحمٰن بن عدیس البلویؓ بیعت رضوان والا، ان غریبوں کا نام ہی نہیں لیتے، لعنت کہے جاتے ہیں ان پر، کم بخت بغیر جانے ان پر لعنت کرتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے خلاف تھے، ان کے برابر کے ہیں بیعت رضوان والے ہیں، صحابہ کے حالات پڑھ کے دیکھو، رونے کا مقام ہے کہ شیخ الحدیثوں کو خبر تک نہیں، یہ صحابی ہیں جنھیں تو برا کہہ رہا ہے، خواہ مخواہ میں لکھے جاتے ہیں، انہوں نے انکار نہیں کیا، مانے، مگر صرف یہ کہا کہ حضرت عثمانؓ ان نیکیوں کا بدلہ کوئی نہیں کہ تو حکومت ان لوگوں کے سپرد کردے کہ کوئی شراب پہ پکڑا جائے یا کوئی بیت المال لوٹے، وہ نیکیاں جو ہیں اس کا یہ معاوضہ ہے کہ تو ایسے بندے مسلط کردے؟ اس کا جواب ان کے پاس نہیں تھا۔ یہ طبری کے اندر پورا جواب پڑھنا چاہئیے۔ کہ ان نیکیوں سے تو کوئی مکر تا ہی نہیں، ہم سے زیادہ بہتر کون جانتا ہے کہ تیری یہ خوبیاں ہیں مگر یہ نظام مملکت تباہ ہوگیا، اسلامی حکومت کا بیڑا غرق ہوگیا،

حضرت علیؓ نے جو کچھ کیا وہ بھی سامنے آجائے گا، علیؓ نے پھر سر دے کر کوشش کی کہ کسی طرح سے اس فتنہ کو میں روکوں، سر کٹ گیا مگر فتنہ نہیں روکا، ان کے دور میں ایک کام غلط نہیں ہوا، حدیث کی مدد سے پڑھوں گا، چار سال گئے اور چاروں سال کے اندر جو کچھ ہوا حضور ﷺ نے مہر لائی ہے کہ جب تو عائشہ کے خلاف لڑے گا تو تو حق پر ہوگا، جب تو معاویہ کیخلاف لڑے گا تو تو حق پر ہوگا اور جنگ نہروان، یہ صحائح ستہ سے نہ ناکالا تو میرا منہ کالا کرو۔ کیوں حدیث کے ساتھ ٹھٹھہ کرتے ہو؟ اور جو برا بھلا کہے وہ خبیث ہے۔ آدمؑ کو کون مائی کالعل برا کہہ سکتا ہے؟ مگر غلطی غلطی ہے۔ پیغمبروں کو جو کچھ ہوا قرآن پاک میں ہے، حضرت موسیٰؑ سے قتل ہوگیا، اللہ نے فرمایا وہ امر شیطان تھا، مگر غلطی سے ہوگیا، کیا یہ پھکنڈ بنایا ہوا ہے، غلطی نہ مانو، یہ کوئی دین نہیں ہے، احترام اپنی جگہ ہے، ایسی دھوری تلواریں ہیں احترام چھوڑ دوگے تب بھی بے دین اور اگر غلطی نہیں مانوگے تو خدا کا شریک بناؤ گے سبوح قدوس ہے۔ ایسا کوئی نہیں ہے، پاک صرف اللہ تعالی ہے اور یہ لوگ تھے مگر غلط کام ہوا ہے، صحابہ روئے ابوالدرداءؓ روئے کہ سوائے باجماعت نماز کے اور کچھ نہیں رہ گیا اور یہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے ہائے مجھے جوئی سمجھائے کہ جب اس پاک زمانے میں دین کا یہ حال ہوگیا تو ہمارے زمانے تک تو اور دین کا کیا حال ہوگیا ہوگا پانچ چھ سو سال بعد۔

اس لئے یہ سمجھنے کی کوشش کرو کہ حسینؓ میدان میں کیوں نکلا؟ ورنہ وہ پاگل نہیں تھا، وہ سب جانتا تھا میرے ساتھ کوئی نہیں ہے، بچے عورتوں نے کوئی جہاد کرنا ہے؟ کوئی اکٹھا نہیں کیا، کسی کو انہوں نے نہیں بلایا، جو آتے تھے انہیں بھی ہٹایا کہ چلے جاؤ، میرے ساتھ کیوں لڑنے آئے ہو؟ انہوں نے

کوئی جنگ نہیں کی ، کوئی خروج نہیں کیا ، نہ کسی ظالم حاکم کے خلاف بغاوت کی ،صرف اپنا سر کٹوانا چاہا کہ ایک اختلافی نوٹ لکھنا چاہئیے ، امت کو بتانا چاہئیے ، کہ جو کچھ ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے ، یہ ٹھیک نہیں ہے ، یہ دین کے مطابق نہیں ہے ، کرتے رہیں ،میں روک نہیں سکتا مگر میں چپ رہوں تو بہانا بن جائے گا ،تیرے بھائی نے معاویہ کو حکومت دے دی ، تو بھی چپ رے کہ یہ سب ٹھیک ہے۔انہوں نے سمجھایا کہ حسنؓ نے کیوں دی اور میں کیوں نکل رہو ہوں ، بات کھل جائے ،جج لکھ دے کہ یہ غلط ہو رہا ہے بعد میں جو پڑھتے ہیں لکھتے ہیں مانتے ہیں کہ واقعی اس جج نے صحیح فیصلہ دیا۔

حق لکھ گیا حسینؓ جس کی وجہ سے امت کے اندر کوئی حلال زادہ چاہے وہ اہل حدیث ہو ، دیوبندی ہو ، آج کے چوکھروں کو چھوڑو ، ایک بھی نہیں ہے جو امام حسینؓ کو سید الشہداء نہیں مانتا ہو۔سارے بڑے روتے رہے تھانوی صاحبؒ، ہمارے بزرگوں کی داستانیں ، مگر حال یہ ہے کہ سارا کچھ برباد کر کے ہر منبر پر یزید کی وکالت کرتے ہیں ۔تم لوگ اہل حدیث ہو ؟ بولو اگر اہل حدیث ہو تو نام لو ، ۱۴۰۰ میں کون سا اہل حدیث عالم ہوا ہے ،اگر ان کی کتابوں سے تمہاری بات نکلے تو مجھے پھانسی دو گھنٹہ گھر پر سن لو !!! جب سارے غریب کہہ رہے ہیں کہ حسینؓ حق پر تھے اور یزید ظالم ہے ، تم لوگ کونسا مذہب سکھا رہے ہو ، کیوں اہل سنت کا عقیدہ خراب کرتے ہو ، او شیعہ کو جہنم جانے دو۔

تم لوگ اہل سنت کا مذہب برباد کر رہے و ؟ اہل سنت نے مہریں لائیں ہیں کہ ہر جنگ میں علیؓ حق پر تھے ، ان کے مخالف غلطی پر تھے ، برا بھلا کیوں کہنا ؟ حسینؓ حق پر تھے مدینہ والے تھے یزید جھوٹا تھا ، سارے اہل سنت کے فقہا نے ، محدثین نے مہر لائی ہے ، تم لوگ اس مسلک کو برباد کر رہے ہو ؟

اور کمال ہے اگر کوئی غریب بیان کرے تو کہتے ہیں یار وہ محرم میں ،او محرم میں کیوں بیان نہ کرے ؟ میں پیدائش سے جب تک پڑھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں اسلامی حکومت کے لئے کوشش نہ کروں میں عند اللہ مشرک ہوں ، جدھر میں لیکچر دینے آیا کہ لوگوں اسلامی حکومت لاؤ تنظیمیں بناؤ ، لیکچر دو کتابیں پڑھاؤ ،بچوں کے ذہن میں گھساؤ کہ اسلامی قاضی کس طرح بیٹھتا ہے کس طرح وہ گواہی سنتا ہے ، کس طرح فیصلہ دیتا ہے ، وہ دین سارا ملیا میٹ ہوگیا وہ سارے حدیث کے دفتر

کہ حدود کس طرح نافذ ہوتے ہیں مال غنیمت کس طرح تقسیم ہوتا ہے ، دین سارا برباد اور جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں ، جب لوگوں کو توحید کے اس نقطہ کی سمجھ کہ سورہ نساء کے اندر آیا یتحاکموا الی الطاغوت کہ جو اس عدالت میں مقدمہ لے گیا ، جدھر قرآن کے مطابق فیصلے نہیں ہوتے وہ سار ے مشرک!! مشرک!! ، اللہ نے کہا تو

بندے کو حاکم مانتا ہے ، تو جج سے فیصلہ لیتا ہے جو تعزیرات کے مطابق فیصلہ دیتا ہے ؟ یتحاکموا الی الطاغوت رب کا حکم چھوڑ کے ؟ اس لئے شرک کا مفہوم سمجھو !!! ساروں نے شرک بنا لیا کہ قبروں کو نہ پوجو ، قبروں کو ماننے والے تو بیچارے سادہ ہیں ، قبروں والوں نے میرا تمہارا کیا بگاڑنا ہے ؟ مگر یہ حکومتیں بھائی تمہارا بگاڑ سکتے ہیں ، ہمیں ہتھکڑی لگا سکتے ہیں۔

اگر یزید ابن زیاد شمر اور عمر بن سعد کا دفاع کرنا ہے تو کوئی اور منبر ڈھونڈو ، مگر رسول اللہ ﷺ ، حسینؓ کے نانا کے منبر پر ان کی وکالت نہ کرو۔ جس منبر پر رسول ﷺ حسینؓ کو بٹھاتے تھے۔ تو اللہ ہدایت دے۔ اس کو نہ قصے سمجھے ، کیونکہ یہ توحید کی بنیاد ہے ، کہ اگر مسلمان اسلامی حکومت قائم نہیں کرتے مجرم ہیں ، ان کی کوئی نماز روزہ قبول نہیں ہوگی نہ حج قبول ہوگی ، اللہ کہے گا جس وقت اللہ اکبر کہتا ہے ، کب میں بڑا ؟ بڑا تو تمہارا صدر ہے ، جب وہ حکم دیتا ہے کہ یہ کرو ، ہو رہا ہے میرا حکم تو نہیں چل رہا ، اس لئے اللہ کی بڑائی سمجھو واقعہ کربلا سمجھو علیؓ سمجھو ، تاکہ یہ بات ذہن میں بیٹھے کہ شخصیتوں کا مسئلہ نہیں ، نہ کسی جنت دوزخ کا ، صرف اپنے اندر آگ لگانی ہے کہ مسلمان اسلامی حکومت کے لئے تڑپے ، اور نہیں تو دعا ہی کرے ، تنہائی میں کہ اللہ !! وہ وقت آئے کہ قرآن چلے سنت رسول چلے ، یہ زندگی سے خالی ہو جائے تو کہاں کا اسلام ؟ اگر ان کتابوں سے بہتر کتابیں ہیں دیوبندیوں کی یا اہل حدیث کی تو دو ، اگر یہ یہی کتابیں ہیں اہل سنت کی جو پڑھائی جاتیں تو کیوں علم پر پردہ ڈالتے ہو ،؟

کیوں ظالموا محمود عباسی کے پیچھے لگے ہو جس ظالم نے خلافت معاویہ اور یزید لکھ کے تم لوگوں کو گمراہ کیا ، جمعہ نہ پڑھے نماز نہ پڑھے ، اس بے ایمان کے پیچھے لگے ہیں جو روسی سفارت خانے کا ملازم تھا ، جس نے یہ فتنہ پھیلایا یزید رحمتہ اللہ علیہ ، وہی کتاب ساروں نے رکھی شیخ الحدیث نے ، نہ کبھی کھول کہ دیکھا کہ یہ حوالے ٹھیک ہیں کہ نہیں ، بے ایمان بڑا اتنا ظالم۔ جس کو دیکھو فیض عالم مردود کے رسالے ، او بھئی عربی کتابیں گھم ہو

گئیں ہیں ؟ حدیث کے ذخیرے ختم ہو گئے ؟ ان کو پڑھو پھر نتیجہ نکالو ، کہ حسینؓ کیا تھے جنت کے نوجوانوں کے سردار ، وہ تو حضور ﷺ کے زمانے میں بچے تھے نہ ہجرت نہ جہاد ، یہ تمغہ اللہ نے کیوں دیا ؟ صرف نواسہ ہونے کی وجہ سے ، نواسہ نہیں جو فرشتے نے حضور ﷺ کو بتایا کہ جو اس نے کیا وہ کوئی نہ کر سکا ، لوگ جنگ لڑتے ہیں فوج کے ساتھ ، اس نے وہ جنگ لڑنی ہے جو س میں معصوم بچے ہوں گے ، پاک دامن خواتین ہوں گیں ، اس نے اس حال میں جنگ لڑنا ہے ، حتی کہ ام المومنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے جانا ہے تو ان بچے عورتوں کو رہنے دے آپؓ نے فرمایا شاء اللہ ان یرانی قتیلاً، وان یراھنّ سبایا اماں !! شاید اللہ کو اب یہی منظور ہے کہ مجھ کو قتل ہوا پائے

اور میری بہنوں کو قیدی دیکھے ، اس کے سوا کوئی چارا نہیں ، امت سو گئی ہے ، ڈنڈے کے زور سے چپ کرادیا ہے ، ان کو ہلانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور واقعی دنیا کا اس کے بعد اٹھی ، بعد پڑھو پھر ان بنو امیہ کا کیا حشر کیا امت نے ۔ قبریں کھود کے ان کی لاشوں کو جلایا ، وقتی طور پر ٹھیک ہے لاش پر گھوڑے دوڑائے ، سر گشت کروایا مگر ان کا حشر بہت برا ہوا ، دنیا میں سزا پایا مرے اور امام عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ ترمذی شریف کی شرح میں لکھتے ہیں ولعذاب الاٰخرۃ اشد کہ دنیا میں جو عذاب آیا کہ بری طرح مارے گئے اور آخرت میں عذاب اس سے بھی زیادہ شدید تر ہے دیکھیے صفحہ ۱۴۵

بنوامیہ کے لئے آخرت میں عذاب شدید تر ہے : تحفة الأحوذي شرح سنن الترمذی الإمام عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ

٣٧٠

حرام اتفاقاً قليله وكثيره ، وقد جزم بأنه يؤذيه مايؤذى فاطمة فكل من وقع منه فى حق فاطمة شىء فتأذت به فهو يؤذى النبي صلى الله عليه وسلم بشهادة هذا الخبر الصحيح ، ولا شىء أعظم فى إدخال الأذى عليها من قتل ولدها ، ولهذا عرف بالاستقراء معاجلة من تعاطى ذلك بالعقوبة فى الدنيا ولعذاب الآخرة أشد

قوله : (هذا حديث حسن صحيح) أخرجه الجماعة .

قوله : (كان أحب النساء) بالرفع أنه اسم كان أو بالنصب على أنه خبرها

اس لئے اہل حدیث بنو، دیوبندی بنو ، سنی بنو ، نہ شیعہ بنو ، مگر ناصبی نہ بنو !! دشمنان اہل بیت نہ بنو۔ یہ شیعہ کا قصور نہیں تمہارا اپنا قصور ہے، تم لوگوں نے چھوڑ دیا ، انہوں نے قابو کرلیا ، لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں کہ ہم امام حسینؓ کو مانتے ہیں ، ان کو دور کرو خود قبضہ کرو ، صحیح بیان کرو کہ تم لوگوں نے کیا مانا ہے ؟ تم لوگ تو ان کے نام پہ روٹیاں کھاتے ہو نیاز پر ، شرابیں پیتے ہو ، نماز نہیں پڑھتے ، تم کیا حسینؓ کو مانتے ہو ؟ اپنے آپ کو ثابت کرو کہ اگر اہل بیت سے کوئی محبت کرتا ہے تو ہم ہیں ، جس طرح اصحاب رسول ﷺ ہمارے سر کے تاج ہیں اسی طرح اہل بیت بھی ہیں۔ یہ مسلک اہل حدیث ہے

یزید ناصبی تھا اور ناصبی کی تعریف دیکھو: سیر اعلام نبلاء امام ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ

جيِّد وكان ناصِبياً(٢)، فَظّاً، غليظاً، جِلْفاً. يتناولُ المُسْكِرَ، ويفعل المُنْكَر.

(١) انظر ص ١٦ تعليق (٤).

(٢) من «الناصبيّة» وهم المنافقون المتديِّنون ببغضة عليٍّ رضي الله عنه، سموا بذلك لأنهم نصبوا له وعادوه.
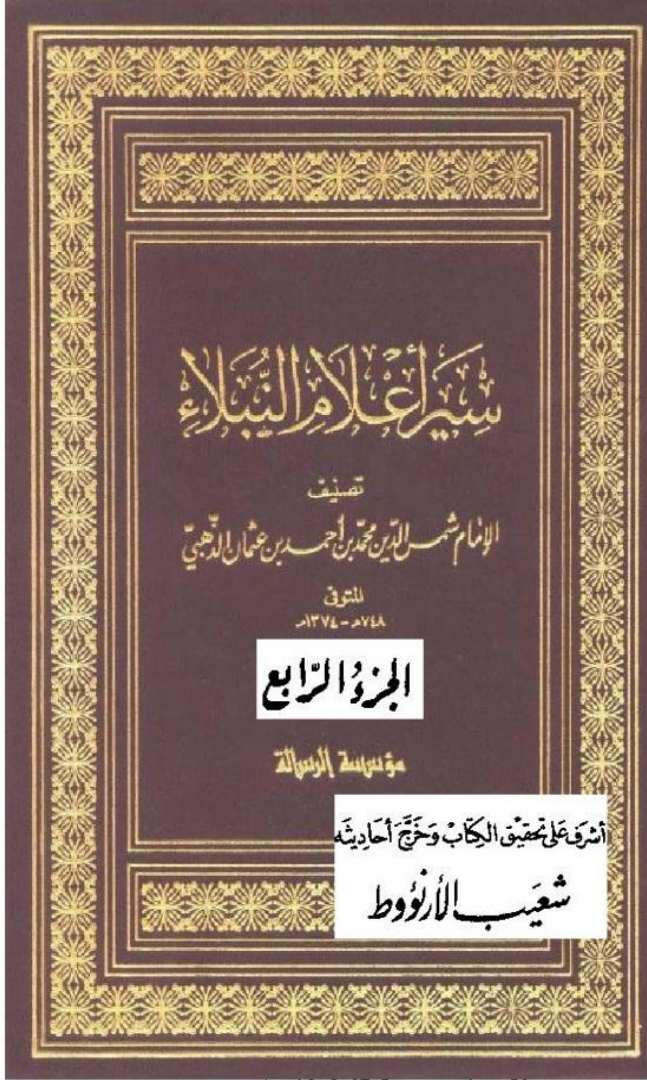
امام ذہبیؒ نے فرمایا: یزید ناصبی تھا

ناصبی کی تعریف سلفی عالم شعیب ارنووط کے مطابق

ناصبی منافقین تھے جن کا دین ہی حضرت علیؓ سے بغض تھا

الزبير قال:

اقْتُلُونِي وَمَالِكاً   وَاقْتُلُوا مَالِكاً مَعِي(٢)

٧- ابنُهُ*

إبراهيم بن الأشتر النَّخعيّ، أحَدُ الأبطال والأشراف كأبيه، وكان شيعيّاً فاضلاً. وهو الذي قتلَ عُبَيْدَ اللهِ بنَ زيادِ بنِ أبيه يوم وقعة الخَازِر(٣). ثم إنَّه كان مِنْ أُمَراء مُصعب بن الزبير، وما علمتُ له رواية. قُتل مع مُصعب في سنة اثنتين وسبعين(٤).

٨- يزيد بن معاوية**

ابن أبي سفيان بن حَرْب بن أُمَيَّة، الخليفة، أبو خالد، القُرَشيّ،

(١) من أمثالهم، ويُروى: «لليدين وللفم» انظر جمهرة الأمثال لأبي هلال ٩٧/٢.

(٢) وذهب مثلاً، يضرب لكل من أراد بصاحبه مكروهاً وإن ناله منه ضرر. وفي رواية للطبري ٥٢٠/٤ أن قائله عبد الرحمن بن عتاب بن أسيد في وقعة الجمل. انظر الفاخر للمفضل بن عاصم ١٦٠ ورواية الوفيات ١٩٥/٧ والنجوم الزاهرة ١٠٥/١:

اقتلاني ومالكاً   واقتلا مالكاً معي

* تاريخ الاسلام ١٢٩/٣، البداية والنهاية ٣٢٣/٨.

(٣) الخازِر: نهر بين إربل والموصل، ثم بين الزاب الأعلى والموصل. انظر معجم البلدان.

(٤) في رواية للطبري في تاريخه ١٥٨/٦ أنه كان قتل إبراهيم سنة إحدى وسبعين مع مصعب في قتاله عبد الملك بن مروان.

** المعارف ٣٥١، تاريخ اليعقوبي ٢١٥/٢، مروج الذهب ٥٦٧/٢، جمهرة الأنساب ١٠٣، تاريخ ابن عساكر ١٩٥/١٨ آ، الكامل في التاريخ ١٢٦/٤، منهاج السنة ٢٣٧/٢، تاريخ الإسلام ٩١/٣، العبر ٦٩/١، البداية والنهاية ٢٢٦/٨، تهذيب التهذيب ٣٦٠/١١، لسان الميزان ٢٩٣/٦، القلائد الجوهرية ٢٦٢، تاريخ الخميس ٣٠٠/٢، شذرات الذهب ٧١/١، رغبة الأمل ٨٣/٤ و ١٢٩/٥.

اسی لئے جو بھی بات کرے پہلے پوچھو ، کہ تم اہل سنت ہو ؟اہل حدیث ہو ؟ نام لو ۱۴۰۰میں کونسے کونسے اہل سنت کے امام گزرے جن کے اندر شیعہ مذھب کے جراثیم نہیں تھے ، وہ گمراہ نہیں تھے ، خالص صحیح عقیدے کے تھے وہ بتاؤ!! اور ان کی کتابیں میدان میں لاؤ ، اگر تیری بات کریں گے کہ یزید رحمتہ اللہ علیہ تو مجھے مولوی اسحٰق کو گھنٹہ گھر میں پھانسی دو ، اور اگر وہ سارے چیختے رہے ، کہ وہ ظالم تھے فاسق تھے ، حسینؓ شہید تھے تو پھر کیوں اپنا مسلک برباد کرتے ہو ؟ شیعہ کا رد کنے کا یہ طریقہ ہے ؟ جس طرح حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ ہمارے بزرگ ہیں اسی طرح حضرت علیؓ ۔اور صرف ایک بندہ مولانا رشید احمد نعمانیؒ فوت ہو گئے وہ اٹھے شیخ التفسیر شیخ الحدیث تھے ، انہوں نے واقعہ کربلا کا پس منظر ، شہدائے کربلا پر افتراء ،یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں جیسی کتابیں لکھیں ، اتنی چوٹی کی کتابیں لکھیں ، کہ یار ۱۴۰۰ سال کا اہل سنت کا مسلک برباد کردیا ؟ اور پردہ ڈالا صحابہ کا دفاع کا ، صحابہ صرف یزید ہے ؟ حضرت علیؓ حضرت حسینؓ صحابی نہیں ؟ یعنی دھوکہ دے کے ان کو چھڑانا چاہتے ہیں ۔اس لئے اس کو سیکھو ، ان کتوبوں کو پڑھو ، یہ مہینہ اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا ہے ، رونے پٹنے کا نہیں ، اٹھو !!!

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ